ماہنامہ

طلسماتی دُنیا

دیو بند

اگست ۲۰۱۰ء AUGUST 2010

مجموعۂ اسم اعظم

معجزہ، شعبدہ اور سحر

ہفتے کے سات موکلوں کی تسخیر

دانش عامری

Rs.20/=

ماہنامہ

طلسماتی دُنیا

دیوبند

اگست ۲۰۱۰ء AUGUST 2010

مجموعۂ اسم اعظم

معجزہ، شعبدہ اور سحر

ہفتے کے سات موکلوں کی تسخیر

دانش عامری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

جلد نمبر ۱۷

شمارہ نمبر ۸

اگست ۲۰۱۰ء

سالانہ زرتعاون ۲۴۰ روپے سادہ ڈاک سے

۳۴۰ روپے رجسٹرڈ ڈاک سے

فی شمارہ ۲۰ روپے

پاکستان سے
زرتعاون سالانہ 9 سو روپے انڈین
غیر ممالک سے
سالانہ زرتعاون 12 سو روپے انڈین
لائف ممبری ہندوستان میں
7 ہزار روپے
لائف ممبری پاکستان میں
15 ہزار روپے انڈین
لائف ممبری غیر ممالک سے
25 ہزار روپے انڈین

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

ایڈیٹر
حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند
موبائل 09358002992

پوسٹنگ منیجر:
ابوسفیان عثمانی
موبائل 09756726786

آفس ہاشمی روحانی مرکز
فون 09359882674
فیکس 224748 (01336)

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

کمپوزنگ:
(عمر الٰہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر
• محلہ ابوالمعالی، دیوبند
فون 09359882674

بینک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ 'ماہنامہ طلسماتی دنیا' کی ملک ہیں اس کے کل یا جزو کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے، خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

ہم اور ہمارا ادارہ
مجرمین قانون اور ملک کے غداروں سے اعلان بے زاری کرتے ہیں

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI DEOBAND 247554

پتہ: ہاشمی روحانی مرکز
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U. P.)

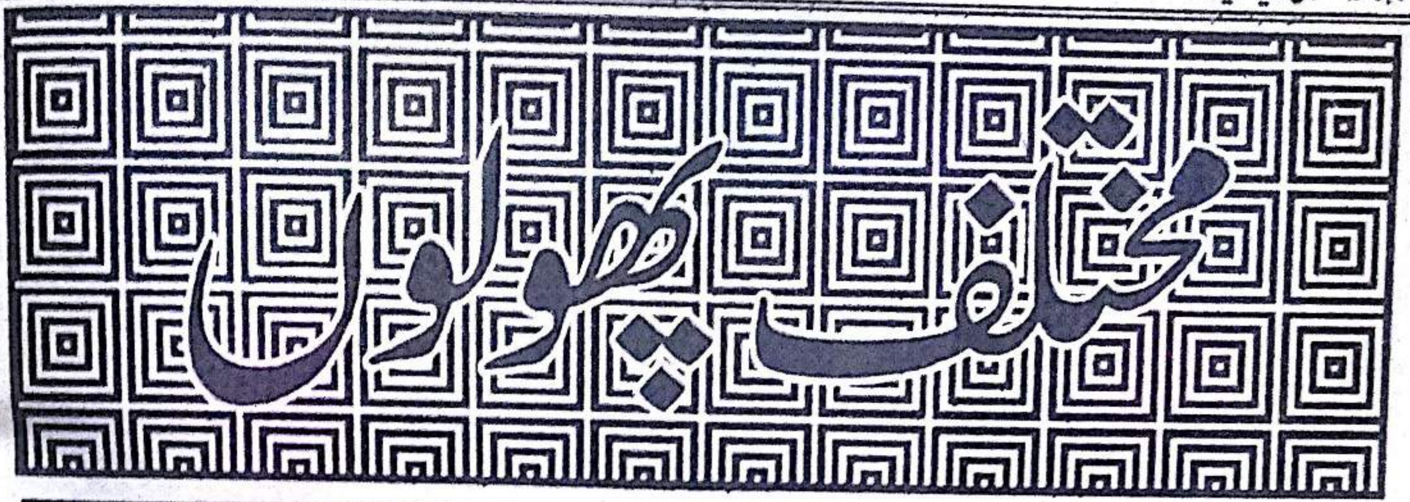
کیا اور کہاں

مقالہ خاص

خیر خواہی کا مہینہ

حق تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک بار پھر ماہ رمضان المبارک ہمارے سروں پر سایہ فگن ہونے والا ہے۔ یہ وہ مہینہ ہے کہ جس کی آمد کا انتظار فرشتوں کو بھی رہتا ہے۔ اس مہینے کی رحمتوں اور برکتوں سے پوری کائنات مستفیض ہوتی ہے۔ اس مہینے کی بے شمار خصوصیات ہیں ان ہی میں سے ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رمضان المبارک کی ہر رات میں آسمان کے کناروں پر ایک منادی کرنے والا یہ منادی کرتا ہے کہ اے خیر کے طالب ہوشیار ہو جاؤ، ایک دوسرے کے ساتھ خیر خواہی کرو، اور اللہ کی رحمتوں اور رزق کی برکتوں کو اپنے دامن میں سمیٹ لو۔ ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ اس کی مغفرت کر دی جائے۔ ہے کوئی رزق مانگنے والا کہ اس کی روزی میں وسعت پیدا کر دی جائے۔ ہے کوئی دعا مانگنے والا کہ اس کی دعا قبول کر لی جائے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ماہ رمضان کی ہر رات میں اللہ تعالیٰ ساٹھ ہزار گناہگاروں کو دوزخ سے رہائی نصیب فرماتا ہے۔ اس حساب سے رمضان کے مہینے میں اٹھارہ لاکھ گناہگاروں کی بخشش کر دی جاتی ہے۔ حدیث پاک کی رو سے رمضان مبارک کا پہلا عشرہ رحمت کا عشرہ ہے، دوسرا عشرہ مغفرت کا عشرہ ہے اور تیسرا عشرہ عذاب دوزخ سے نجات کا عشرہ ہے۔

رمضان مبارک کی کچھ خصوصیتیں یہ ہیں: اس مہینے میں رزق فراخ کر دیا جاتا ہے۔ غریبوں کے دسترخوان پر بھی نعمتوں کے انبار لگ جاتے ہیں۔ روزی میں خیر و برکت ہوتی ہے۔ اس ماہ میں کھانا بھی عبادت کے درجے میں آجاتا ہے۔ ہر عمل پر ستر گنا ثواب ملتا ہے۔ آسمان سے فرشتے ہر رات روزے داروں کی بخشش کے لئے اترتے ہیں۔ سرکش شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے۔ رحمتوں کے دروازے سب کے لئے کھول دیئے جاتے ہیں۔ جنت کے دروازوں کو بھی کھول دیا جاتا ہے اور دوزخ کے دروازوں کو بند کر دیا جاتا ہے۔ ہر رات ساٹھ ہزار گناہگاروں کی مغفرت کا فیصلہ ہوتا ہے اور انہیں عذاب دوزخ سے رہائی نصیب ہوتی ہے اور شب جمعہ کو چار لاکھ بیس ہزار گناہگاروں کی بخشش کر دی جاتی ہے۔ ماہ مبارک کی آخری ساعتوں میں روزے داروں کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ اس ماہ ہر رات جنت کو آراستہ کیا جاتا ہے۔ اس ماہ روزے داروں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور ان کی تمام حاجتوں کو پورا کرنے کے فیصلے ہوتے ہیں۔ روزے داروں کی روحوں کی تطہیر ہوتی ہے، جو عمر بھر کی عبادتوں سے بھی حاصل نہیں ہوتی۔ رمضان المبارک میں جو فرائض ادا کئے جاتے ہیں ان پر ستر گنا اجر حاصل ہوتا ہے اور اس ماہ میں جو نفل ادا کئے جاتے ہیں وہ عام دنوں کے فرضوں کے برابر درجہ رکھتے ہیں۔ یہ مہینہ صرف اللہ کی عبادت کا مہینہ نہیں ہے بلکہ یہ مہینہ اللہ کے بندوں کی خدمت کرنے کا بھی مہینہ ہے۔ اس مہینے کو ایک دوسرے کی خیر خواہی کا مہینہ بھی قرار دیا گیا ہے۔ اس مہینے میں کسی ایک انسان کی مدد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ مدد کرنے والے نے اللہ کے ستر بندوں کی مدد کی۔ اس مہینے میں کسی ایک انسان کو کھانا کھلانے پر اتنا ثواب ملتا ہے جتنا ستر بھوکوں کو کھانا کھلانے پر عطا ہوتا ہے۔ اس مہینے میں اللہ کی عبادت کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ کے بندوں کی خدمت کا بھی اہتمام ہونا چاہئے اور ضرورت مندوں کی مدد زکوٰۃ، صدقات اور دیگر طریقوں سے کرنی چاہئے۔ یہ مہینہ آخرت کے اکاؤنٹ میں زیادہ سے زیادہ نیکیوں کی دولت جمع کرنے کا مہینہ ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اس مہینے میں اپنے رب کو راضی کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اس مہینے میں اپنے اہل خانہ کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرنا چاہئے، ان کی بشری کمزوریوں کو نظر انداز کرنا چاہئے، اپنے ملازمین سے کام کا بوجھ کم کر دینا چاہئے، اپنے رشتے داروں سے صلہ رحمی کرنی چاہئے اور اللہ کے تمام بندوں کے ساتھ بلا تفریق مذہب و ملت محبت اور شفقت کا معاملہ کرنا چاہئے۔ ماہِ مبارک میں نیکیاں کرنے کے ساتھ ساتھ گناہوں اور خطاؤں سے بچنے کی مشق کرنی چاہئے اور یہ یقین رکھنا چاہئے کہ جس کا رمضان قبول ہو جاتا ہے اس کی زندگی سدھر جاتی ہے اور وہ شخص اللہ کے برگزیدہ بندوں میں شامل ہو جاتا ہے۔



جنت الفردوس

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت کس چیز سے بنی ہے۔؟اس کے جواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔

ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک چاندی کی ہے۔اس کا مسالہ (جس سے اینٹیں جوڑی گئی ہیں) تیز خوشبودار مشک ہے،اس کی کنکریاں موتی اور یاقوت ہیں،اس کی مٹی زعفران ہے۔جو شخص جنت میں داخل ہوگا وہ ہمیشہ نعمت میں رہے گا اور کبھی کسی چیز کا محتاج نہیں ہوگا،ہمیشہ زندہ رہے گا اور اسے موت نہ آئے گی،نہ جنتیوں کے کپڑے بوسیدہ ہوں گے نہ ان کی جوانی فنا ہوگی۔

انمول موتی

□ پرندے اپنے پاؤں کے باعث جال میں پھنستے ہیں اور انسان اپنی زبان کے باعث۔خدا ہر بندے کو رزق دیتا ہے مگر اس کے گھونسلے میں نہیں۔

□ غم کا پتہ صرف آنسوؤں کے گرنے سے تھوڑی چلتا ہے،آنسو تو چھوٹی سی خوشی پر بھی نکل جاتے ہیں۔

□ بڑھاپا ایک ایسا مکان ہے جس کی ساری کھڑکیاں ماضی کی طرف کھلتی ہیں۔

□ گمشدہ چیز وہیں ملے گی جہاں کھوئی تھی سوائے محبت کے۔

□ دنیا کی ویران ترین جگہ ریگستان صحرا یا بیابان نہیں بلکہ وہ دل ہے جس میں محبت کا شجر نہیں اُگتا۔

□ زندگی کے رنگ محل میں محبت کا رنگ نہ ہو تو یہ ویران پڑا رہتا ہے۔

اچھی باتیں

□ سقراط اپنے شاگردوں کو نصیحت کیا کرتا کہ تم کتابوں کی باتیں نہ بیان کیا کرو بلکہ اپنے نفس کی اصلی باتیں اور حرکات بیان کیا کرو۔

□ نیک انسان کو زندگی میں یا موت کے بعد کوئی ضرر نہیں پہنچ سکتا۔

□ سقراط سے دریافت کیا گیا ہے کہ تجھے کبھی رنجیدہ یا غمگین نہیں دیکھا،اس نے کہا کہ میں اپنے پاس کوئی چیز نہیں رکھتا،جس کے تلف ہونے کا مجھے غم ہو۔

□ دوستی کی شیرینی کو ایک دفعہ کی رنجش کی یاد ہمیشہ زہر آلود کرتی رہتی ہے۔

□ تحریر ایک خاموش آواز ہے اور قلم ہاتھ کی زبان ہے۔

□ کامل انسان وہ ہے جس سے اس کے مخالف بھی بے خوف ہوں نہ کہ وہ جس سے اس کے دوست بھی خائف ہوں۔

□ خوبصورتی چندروزہ حکومت ہے۔

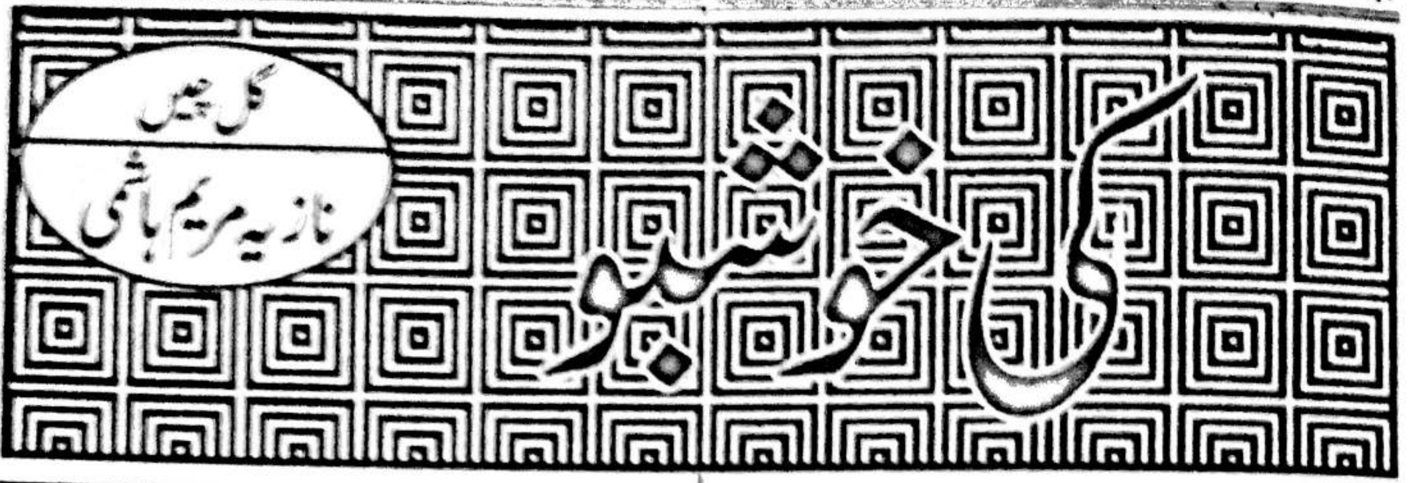
□ جس شخص کو تیرا دل برا خیال کرے اس سے بچتا رہ۔

□ اگر ہم اپنی مصیبتوں کا تبادلہ کر سکتے ہیں تو ہر شخص اپنی پہلی ہی مصیبت کو غنیمت جانتا۔

□ زندگی کا وقفہ نہایت قلیل ہے لیکن اگر مصیبت ہو تو یہ کافی طویل ہے۔

اقوالِ زرّیں

□ اللہ کی ذات پر بھروسہ کرنے والے لوگ ناکام نہیں ہوتے۔



□ دنیا میں کامیابی چاہتے ہو تو ماں باپ کی خدمت کرو۔

□ سچ بات کرنے والے کبھی گمراہ نہیں ہوتے۔

□ نیکی کرنے کا موقع ایک مرتبہ اور برائی کرنے کا موقع سو مرتبہ ملتا ہے۔

□ کمزور شخص تمہاری بے عزتی کرے تو اسے معاف کر دو۔

مہکتی کلیاں

□ بلندیوں کو دیکھ کر مت گھبراؤ کیونکہ یہی ایک دن تمہارے کارناموں کی وجہ سے تمہارے سامنے بہت حقیر نظر آئیں گی۔

□ ہمیں غموں کو اپنا ساتھی بنانا چاہئے کیونکہ کسی بھی سچی خوشی کے حصول کے لئے غم بہت بڑا سہارا ہوتے ہیں۔

□ زندگی میں اکثر مقامات پر ہمیں کانٹے ملتے ہیں مگر ان کی چبھن کو برداشت کرنا ہی پڑتا ہے۔ صرف یہ سوچ کر کہ کانٹوں کے ساتھ ساتھ پھول بھی جنم لیتے ہیں۔

سنہری باتیں

(۱) علم وہ ہے جو تمہیں عمل صالح پر آمادہ کرے۔

(۲) کسی اعلیٰ رتبے کو حاصل کرنے کے لئے ان تھک محنت ضروری ہے۔

(۳) جو شخص اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے وہ رحمت الٰہی کا کیونکر امیدوار ہو سکتا ہے۔

(۴) اگر ظالم اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے تو اللہ اسے لعنت کرتا ہے۔

(۵) دنیا میں کسی سے دشمنی نہ کرو کیونکہ اس سے زیادہ سخت شے اور کوئی نہیں ہے۔

(۶) زیادہ کھانے سے نفس قوی ہوتا ہے اور عبادت الٰہی میں کمی واقع ہوتی ہے۔

(۷) دنیا خواب ہے اور آخرت بیداری۔

(۸) کسی کو فائدہ نہیں پہنچا سکتے تو نقصان بھی مت پہنچاؤ۔

(۹) جو آنکھ کو حرام سے بچاتا ہے اس کی آنکھ کو کبھی صدمہ نہ پہنچے گا۔

(۱۰) انجام کی خرابی ابتدا کی برائی سے ہوتی ہے۔ لہٰذا ابتدا کو اچھا بنا۔

(۱۱) اعتماد ہی زندگی کی متحرک قوت ہے۔

(۱۲) جسے خدا ذلیل کرنا چاہے وہ دولت کی تلاش میں لگ جاتا ہے۔

زاویہ نگاہ

ماں جیسی ہستی دنیا میں کہاں

□ ماں کا پیار سب سے خوبصورت اور بہترین ہے۔
(چارلس ڈکنز)

□ ماں کا پیار کسی کو بتانے اور سکھانے کا نہیں۔ (حضرت لقمان)

□ اس بات سے ہمیشہ ڈرو کہ ماں نفرت یا بددعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ (بوعلی سینا)

□ ایک عورت کی تعلیم کنبے کی تعلیم ہے، اور مرد کی ایک فرد کی تعلیم ہے۔ (نپولین بوناپارٹ)

□ دنیا کی سب سے عظیم ہستی ماں اور صرف ماں ہے۔ (محمد علی جناح)

□ آپ مجھے اچھی مائیں دیں، میں آپ کو اچھی قوم دوں گا۔
(شیکسپیئر)

□ بچے کے لئے سب سے اچھی جگہ ماں کا دل ہے۔ خواہ بچے کی عمر کتنی ہی کیوں نہ ہو۔ (وٹسن)

□ ماں اور پھول میں مجھے کوئی فرق نظر نہیں آتا۔ (نادر شاہ)

□ باپ بے اعتنائی کرسکتا ہے، بھائی دشمن بن سکتا ہے، زن وشوہر میں عداوت پیدا ہوسکتی ہے، دوستی دشمنی میں تبدیل ہوسکتی ہے مگر ماں کی محبت میں کبھی فتور نہیں پڑسکتا۔ (ارونگ)

شمع فروزاں

□ دو چیزوں کو کبھی نہ ٹھکراؤ تحفہ، دعوت۔

□ انسان کو اپنے دشمن سے زیادہ دوست سے ڈرنا چاہئے کیونکہ وہ اگر دشمن ہوگیا تو اس کے پاس کہنے کو اتنا کچھ ہوگا کہ تمہارا دشمن تو ان میں سے کچھ بھی نہیں جانتا ہوگا۔

□ عقل مند وہ ہے جو ہر کام میں میانہ روی اختیار کرے۔

□ احترام آدمی ہی اصل آدمیت ہے۔

□ ہنر انسان کا سب سے بڑا دوست ہے۔

□ شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ والدین کی نافرمانی ہے۔

□ دانا وہ ہے جو کم بولے اور زیادہ سنے۔

□ معافی نہایت اچھا انتقام ہے۔

□ وقت کی قدر کرو یہ واپس نہیں لوٹتا۔

□ دعا عبادت کی جان ہے۔

□ مردے کو دیکھ کر اپنی موت یاد کرو۔

□ دنیا مصائب کا گھر ہے۔

رنگ خیال

□ خیال رکھئے ہمیشہ ان لوگوں کا جنہوں نے آپ کی جیت کے راستے میں اپنا سب کچھ ہار دیا ہے اور یاد رکھئے اس ذات کو جس نے آپ کے لئے آپ سے بڑھ کر سوچا اور آپ کی سوچوں سے بڑھ کر نوازا۔

□ کتے اور انسان میں سب سے بڑا فرق یہ ہے کہ اگر آپ ایک بھوکے کتے کو کھانا کھلا دیں تو وہ آپ کو زندگی بھر نہیں کاٹے گا۔

□ رشتے ضرورتوں سے تو نہیں پہچانے جاتے، نہ یہ ضرورتوں سے بنتے ہیں اور نہ ضرورتوں کی تکمیل سے جڑے رہتے ہیں۔

□ محبت اور خدمت نہ ہو تو ایسی کوئی ایلفی ایجاد نہیں ہوئی جو کسی رشتے کو جوڑ سکے۔

□ خیرات دیا کریں تاکہ آپ کے بچے کبھی بھیک نہ مانگیں۔

□ ہارتے وہی ہیں جو ہارنے سے ڈرتے ہیں اور جیتتے وہی ہیں جنہیں اپنی جیت کا یقین ہوتا ہے۔

انسان تین طرح کے ہیں

(:) وہ لوگ جو دنیا کی وجہ سے آخرت سے غافل ہیں یہ ہلاک وبرباد ہونے والے ہیں۔

(۲) وہ لوگ جو آخرت کی وجہ سے دنیا سے غافل ہیں یہ کامیاب وبامراد ہیں۔

(۳) وہ جو دنیا وآخرت دونوں میں لگے ہیں یہ خطرے والے ہیں۔

تین آدمی تین ہی موقع پر پہچانے جاتے ہیں۔

(۱) حلیم (بردبار) غصے کے وقت۔

(۲) بہادر لڑائی کے وقت۔

(۳) دوست، غربت کے وقت۔

خوشنما نصیحتیں

□ جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے وہ کبھی بدلہ نہیں لیتا۔

□ حسد کرنے والا موت سے پہلے مرجاتا ہے۔

□ کسی پر اعتماد نہ کرو جب تک اسے غصے میں نہ دیکھ لو۔

□ موت کو یاد رکھنا نفس کی تمام بیماریوں سے شفا ہے۔

□ خوشی انسان کو اتنا نہیں سکھاتی جتنا کہ غم سکھاتا ہے۔

□ سچائی ایک ایسی دوا ہے جس کی لذت کڑوی مگر تاثیر میٹھی ہے۔

□ مخلص کی تعریف یہ ہے کہ وہ آپ کے ساتھ اپنے آپ سے زیادہ مہربان ہو۔

□ زندگی کے جواز تلاش نہیں کئے جاتے صرف زندہ رہا جاتا ہے۔

نصیحت آمیز

□ عزت کے موتی پر اگر ایک بار میل آجائے تو ہزاروں دریا بھی اسے دھو نہیں سکتے۔

□ سچی خوشی کا ایک لمحہ دکھوں کے ہزاروں لمحوں پر بھاری ہوتا ہے۔

□ لوہے کا کلہاڑا لکڑی کے جنگل سے ایک پھل کا تک نہیں اتار سکتا جب تک اس کے ساتھ لکڑی کا دستہ نہ ہو۔

□ غیرت اور خودداری کھو دینے کے بعد انسان کے پاس کچھ باقی نہیں رہتا۔

□ دل اور اعتماد کانچ کی طرح ہوتے ہیں جو ٹوٹنے کے بعد جڑ نہیں سکتے۔

□ اپنے آپ کو بہتے پانی کی طرح بناؤ جو اپنا راستہ خود بناتا ہے۔

بیٹیاں

بیٹیاں پھول کی مانند ہوتی ہیں، جو اپنے والدین کے آنگن میں جنم لیتی ہیں، جس طرح پھول فرحت تازگی اور سکون کا باعث بنتا ہے، اسی طرح بیٹیاں بھی والدین کی آنکھوں کا تارا بن کر ان کے لئے سکون وراحت کا سبب بنتی ہیں، جس طرح پھول خوشبو بکھیرتا ہے اسی طرح بیٹیاں بھی پیار ومحبت نچھاور کرتی ہیں اور پھر ایک دن جس طرح پھول اپنی شاخ سے الگ ہوجاتا ہے اسی طرح بیٹیاں بھی اپنے بابل کا آنگن غم والم کے ساتھ چھوڑ کر اور دوسرے آنگن میں اتر کر خوشبوؤں کی پھواریں برسا کر اس آنگن کو ننھی منی کلیوں سے سجاتی ہیں۔

بکھرے ذرے

□ دعا اگر مستجاب ہوجائے تو سفارش بھی ناکام ہوجاتی ہے۔

□ دعا پائیدار اور مستقل ذریعہ کامیابی ہے اور سفارش کمزور اور وقتی۔

□ دلی دعا ہر دکھی شخص کی مستجاب ہوتی ہے، جب کہ سفارش برسر اقتدار کی۔

□ ہر انسان کا وقار اس کا ظرف ہے۔

□ پریشانی کے وقت میں عبادت سکون اور عوام الناس کی گفتگو تکلیف دیتی ہے۔

□ رب کے پاس ہی پریشانی، دکھ و مسائل کا حل ہے، عزیز واقربا تو صرف کمزور لمحات کی تلاش میں ہوتے ہیں۔

مختصرات

□ تمام دنیا سے چھپ جانا ممکن ہے، لیکن خدا سے ممکن نہیں۔

□ دنیا کے دھندوں میں پھنس کر خدا کے قانون کی پاسداری کرنا حقیقی عبادت ہے۔

□ جس چیز میں دنیا بھر کے فائدے ہوں مگر خدا نہ ہو تو اس سے بچیں۔

□ جو شخص خدا اور خلق کے ساتھ اپنا معاملہ درست رکھتا ہے خدا اس کے ساتھ کبھی برا معاملہ نہیں کرتا۔

□ انسان کی سب سے بڑی ذلت یہ ہے کہ وہ کسی کو طاقتور دیکھ کر اس کی غلامی قبول کرلے۔

□ کسی قوم کی اصلی طاقت اس کے پاکیزہ اخلاق، اس کی مضبوط سیرت، اس کے صحیح معاملات اور اس کے خیالات ہوتے ہیں۔

محبت

□ محبت کا ایک گھنٹہ سو برس کی بے محبت زندگی سے بہتر ہے۔
(شیلے)

□ محبت کے نشے میں مرد اور عورت ایک دوسرے کے کردار کا صحیح جائزہ نہیں لے سکتے۔ (گلبرٹ)

□ اگر دنیا میں ایک بھی محبت کرنے والا دل باقی نہ رہے تو آفتاب اپنی حرارت کھو بیٹھے گا۔ (ھیلر)

□ محبت ایسی چیز ہے جو ہر انسان کو مشکل ترین کاموں کے لئے مجبور کرتی ہے۔ (ٹینی سن)

□ محبت معنی والفاظ میں لائی نہیں جاتی۔ (جگر مرادآبادی)

دانش کی باتیں

□ دشمن کے حسن سلوک پر بھروسہ مت کرو، پانی کتنا ہی گرم کیوں نہ ہو آگ کو بجھا دیتا ہے۔

□ اپنے بوڑھے ماں باپ کو جھڑکنے سے پہلے یہ دیکھ لو کہ تمہارا بیٹا تمہاری حرکت دیکھ رہا ہے۔

□ لالچی آدمی سے زیادہ کوئی دوسرا رنج برداشت نہیں کرسکتا۔

□ اگر دوستی مضبوط بنانا چاہتے ہو تو کبھی کبھی ملا کرو۔

□ دوسروں کی خوشی کی خاطر اپنی خوشی قربان کردینا ہی انسانیت کی معراج ہے۔

□ بہتر زندگی گزارنا چاہتے ہو تو قلم کا ساتھ مت چھوڑو۔

☐ بدی کا پھل فوراً اور نیکی کا دیر سے ملتا ہے۔

عورت کے عظیم روپ

عورت کیا ہے۔؟

یہ وہ لوگ نہیں سمجھ سکتے جن کے ناقص دماغ ہیں، ذرا سوچو تو کہ تمہارے وجود نے کہاں پرورش پائی۔؟ کس نے تخلیق کا دکھ اٹھا کر زندگی بخشی۔؟

☐ وہ عورت ہی تو ہے جو اگر ماں ہے تو پاؤں کے نیچے جنت لئے ہوئے ہے۔ بہن ہے تو تمہارے لئے دل میں بے شمار دعائیں لئے ہوئے ہے۔ بیٹی ہے تو تمہاری آبرو بن کر چمکنے والی اور اگر بیوی ہے تو تمہیں مجازی خدا کا رتبہ دینے والی ہے۔

☐ عورت کے وجود اور چاندی میں کوئی فرق نہیں۔ بکھر کر چھا جانیوالی اور کائنات کو روشن کر دینے والی عظیم ہستی عورت ہی ہے۔

بے نظیر باتیں

دل

☐ کسی کا دل نہ دکھاؤ، ہوسکتا ہے کہ وہی آنسو تمہارے لئے سزا بن جائیں۔

☐ انسان کو اپنا دل ایسا رکھنا چاہئے جس پر ہر دکھ اور غم کا کوئی اثر نہ ہو۔

☐ عورت کا دل جتنی نرمی سے پیار کرتا ہے اتنی ہی نرمی سے انتقام بھی لیتا ہے۔

☐ غم، احساس، محسوسات چھپانے کے لئے، دل سے بہتر کوئی جگہ اور نہیں ہے۔

☐ دل ایک عجیب دھات ہے، کبھی پتھر بن جاتا ہے اور کبھی موم۔

☐ دل کی ہزار آنکھیں ہوتی ہیں مگر یہ محبوب کے عیبوں کو نہیں دیکھ سکتا۔

☐ دنیا میں کوئی درخت ایسا نہیں جس کو ہوا نہ لگی ہو اور کوئی دل ایسا نہیں جس نے چوٹ نہ کھائی ہو۔

☐ خوابوں کی دنیا کتنی بھی حسین ہو سچائی پر مبنی نہیں ہوتی۔

☐ چوٹ کھا کر آنسو تو سب ہی بہاتے ہیں لیکن چوٹ کھا کر مسکرانا کسی کسی کو آتا ہے۔

☐ مسکراہٹ انسان کے کردار اور عظمت کی دلیل ہوتی ہے۔

☐ سب سے بڑا انسان وہ ہوتا ہے جس نے انسان کی سب سے زیادہ خدمت کی۔

☐ جس میں ادب نہیں اس میں برائیاں ہی برائیاں ہوتی ہیں۔

☐ ندی کے پانی اور آنکھ کے پانی میں صرف جذبات کا فرق ہوتا ہے۔

منتخب اشعار

برسرِ جنگ رضا آج یہ دنیا ہے مگر
ایک دن تھک کے محبت کا سہارا لے گی

☐

گلشن پرست ہوں مجھے گل ہی نہیں عزیز
کانٹوں سے بھی نباہ کئے جا رہا ہوں

☐

وفا کا حسن ذہانت کا نور ہو جس میں
وہ ایک دلہن کئی نسلیں سنوار دیتی ہے

☐

حسن تدبیر سے بدلتا ہے قوموں کا نصیب
صرف ارمانوں سے تقدیریں نہیں بدلا کرتیں

☐

احساس اگر ہو تو محبت کرو محسوس
ہر بات کا اظہار نہیں لب سے ضروری

☐

وہ آدمی بھی فرشتوں سے کم نہیں جس نے
ہوس کے دور میں کردار کو سنبھالا ہے

☐

برکتیں کیسے ہوں نازل اس کے دسترخوان پر
اک نوالہ بھی کسی کو جو کھلا سکتا نہیں

☐

یاد اتنا ہے اے دوست کہ ہم دوست بھی تھے
اپنا خنجر میرے سینے سے محبت سے نکال



قسط نمبر ۱۳۳

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

سورۂ نبا

قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے سورۂ نبا قرآن حکیم کی ۷۸ ویں سورت ہے۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جس شخص کو نیند نہ آتی ہو اس کو چاہئے کہ ان آیات کو چاندی کے پترے پر کندہ کر کے اپنے تکیے میں رکھ لے۔ انشاء اللہ نیند نہ آنے کی شکایت دور ہو جائے گی۔ آیات یہ ہیں۔ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ○ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ○ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ○ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ○ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ○ انشاء اللہ جب تک اس تکیہ پر سر رہے گا نیند خوب آئے گی۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر بارش نہ ہو رہی ہو تو ان آیات کو لکھ کر درخت پر لٹکا دیں۔ انشاء اللہ کچھ گھنٹوں کے بعد رحمت کی بارش برسے گی۔

آیات یہ ہیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ○ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ○ وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ○ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ○ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ○ ان آیات کا عددی نقش بنا کر اگر سورج کے رخ پر کسی دیوار پر چسپاں کر دیں تو اس نقش کی برکت سے بھی انشاء اللہ رحمت کی بارش برسنے لگے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۱۹	۱۲۲۲	۱۲۲۵	۱۲۱۱
۱۲۲۴	۱۲۱۲	۱۲۱۸	۱۲۲۳
۱۲۱۳	۱۲۲۷	۱۲۲۰	۱۲۱۷
۱۲۲۱	۱۲۱۶	۱۲۱۴	۱۲۲۶

اگر کوئی شخص فحش گوئی اور بدکلامی میں مبتلا ہو تو اس کو اس عیب سے نجات دلانے کے لئے سورۂ نبا کی ان آیات کو چینی کی پلیٹ پر زعفران سے لکھ کر سادے پانی سے دھو کر پلانا مفید ہے۔ ان آیات کو اگر لکھ کر گلے میں بھی ڈال دیں تو ان آیات کی برکت سے فحش گوئی اور بدکلامی سے نجات مل جائے گی۔ آیات یہ ہیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ○ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ○ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ط فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ○

اگر ان آیات کا عددی نقش مربع لکھ کر گلے میں ڈال دیں اور مثلث نقش پانی میں گھول کر اسے مریض کو پلائیں جو فحش گوئی میں مبتلا ہو تو اس سے بھی زبردست فائدہ ہوتا ہے۔ نقش عددی کو بیت الخلا وغیرہ میں پہن کر جا سکتے ہیں۔ لیکن آیات قرآنی کو بیت الخلا وغیرہ میں پہن کر نہ جائیں تو بہتر ہے۔ نقش مربع یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۱۹	۲۳۲۲	۲۳۲۵	۲۳۱۲
۲۳۲۴	۲۳۱۳	۲۳۱۸	۲۳۲۳
۲۳۱۴	۲۳۲۷	۲۳۲۰	۲۳۱۷
۲۳۲۱	۲۳۱۶	۲۳۱۵	۲۳۲۶

مثلث نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۰۹۴	۳۰۸۸	۳۰۹۶
۳۰۹۵	۳۰۹۳	۳۰۹۰
۳۰۸۹	۳۰۹۷	۳۰۹۲

اکابرین نے سورتوں اور آیتوں کے اعداد اخذ کر کے یہی مصلحت بیان کی ہے کہ اس طریقے میں بے ادبی کا احتمال نہیں ہے۔ تعویذات اگر آیات قرآنی پر مشتمل ہوں تو انسان کتنی بھی احتیاط کر لے سوء ادبی کا اندیشہ رہتا ہے۔ ہاں اگر کوئی شخص بیت الخلا میں جاتے وقت یا دوسری ناپاکیوں کے وقت تعویذات اُتارنے کا اہتمام رکھے تو پھر حرفی نقوش کو فوقیت دینی چاہئے۔ اگر احتیاط ممکن نہ ہو تو اعدادی نقوش پر قناعت کرنی چاہئے۔

(باقی آئندہ)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ذرا سوچئے

روزانہ نہ سہی، اکثر نہ سہی، کبھی کبھی سہی، ساری عمر میں ایک بار بھی آپ کو اپنے ہاتھ سے ہل چلانے کا اتفاق ہوا ہے۔؟ کھیت بونے اور جوتنے، دانہ ڈالنے اور فصل کاٹنے کی کبھی بھی آپ کو نوبت آئی ہے۔؟ گیہوں اور چاول، چنا اور جوار، آلو اور اروی، گوبھی اور کدو، پیاز اور لہسن، غلہ ترکاری، ساگ، مسالہ کے بغیر شاید ایک دن بھی آپ نہ گزار سکیں، لیکن آپ کو کچھ بھی علم ہے، کہ زمین سے یہ پیداوار کیونکر حاصل کئے جاتے ہیں، ہر ایک کے لئے کتنا وقت لگتا ہے، کیا کیا محنتیں اور تدبیریں کرنی پڑتی ہیں۔؟ آپ کو یقیناً ان میں سے کسی شئے کا بھی علم نہیں، لیکن آپ اپنی اس بے علمی، اس ناواقفیت، اس جہالت پر ذرا بھی شرمندہ نہیں! آپ عالم ہیں، ذی علم ہیں، شریف ہیں، معزز ہیں، یہ چیزیں سیکھنا، ان پر توجہ کرنا، آپ کے لئے باعث توہین ہے۔! آپ کے مرتبہ علم کے منافی ہیں۔! آپ کی شرافت کے لئے داغ ہے۔!

پکے ہوئے کھانے کے آپ عاشق ہیں، پکی پکائی غذا کے بغیر آپ شاید ایک وقت بھی بہ مشکل بسر کر سکتے ہیں، کھانے کے وقت میں تھوڑی سی بھی دیر ہو جاتی ہے تو آپ کی پیشانی پر بل پڑنے لگتے ہیں مگر یہ ارشاد ہو کہ چولہے کے پاس بھی بیٹھنے کا کبھی آپ کو اتفاق ہوتا ہے۔؟ لکڑی جمع کرنا، موٹی لکڑیوں کو چیرنا، چولہے کو منہ سے پھونک پھونک کر آگ سے جلانا، گیہوں چکی میں پیسنا، آٹا گوندھنا، توے پر روٹی ڈالنا، دیگچی چڑھانا، آب ونمک کا اندازہ رکھنا، گوشت بگھارنا، غرض کچی غذا کو آپ کی میز یا دسترخوان پر آنے تک جو بیسیوں مرحلوں سے گزرنا ہوتا ہے، ان میں سے آپ کتنے مرحلوں کو اپنے دست مبارک سے نباہ سکتے ہیں۔؟ آپ گریجویٹ ہیں، آپ بیرسٹر ہیں، آپ حاکم عدالت ہیں، آپ ڈاکٹر ہیں، آپ رئیس ہیں، آپ کالج کے پروفیسر ہیں، خدانخواستہ آپ رذیل نہیں، آپ کنجڑے قصائی نہیں، آپ باورچی نانبائی نہیں، پھر آپ سے ایسے ذلیل اور حقیر ایسے شرمناک اور قابل تحقیر کام جیسا کہ کھانا پکانا ہے، کی توقع کیوں رکھی جاتی ہے۔؟

کھانے کے بعد سب سے زیادہ پروا آپ کو اپنے لباس کی رہا کرتی ہے، کپڑا اگر اچھا نہ ہوا تو لوگ آپ کی عزت کیوں کر کریں گے، لباس اگر شرفاء کا نہ ہوا تو دنیا آپ کی شرافت کی کیونکر تصدیق کرے گی! بالکل بجا درست! پر گزارش یہ ہے کہ یہ قمیص اور شیروانی، یہ کوٹ اور اچکن، یہ ٹوپی اور یہ پتلون، واسکٹ اور یہ پاتابے، جو آپ کو جان کے برابر عزیز رہتے ہیں، آپ اپنے ہاتھ سے ان کی سلائی پر بھی قادر ہیں، سلائی نہ سہی، بخیہ گری دوزن کاری، قطع وتراش کچھ یہ بھی نہ سہی، اگر یہ پھٹ جائیں، اور فوراً درزی نہ مل سکے تو آپ الٹا سیدھا ان کے ٹانک لینے، پیوند لگا لینے کی بھی اہلیت رکھتے ہیں۔؟ روئی دھنکنا آپ کی نظروں میں قابل مضحکہ، چرخہ کاتنا آپ کے لئے باعث توہین، سوت نکالنے میں آپ کی ذلت، کرگھے پر کپڑا بننے میں آپ کی کسر شان، سوئی لے کر بیٹھنا آپ کی ہتک عزت کے مرادف! آپ امتحان پاس کرنے کے لئے بڑی ہی محنت گوارا کر سکتے ہیں، فرنگیوں کی زبان اور ان کے علوم سیکھنا اپنے لئے باعث فخر وشرف سمجھتے ہیں، معلومات عامہ کا حاصل کرنا، آپ کے علم وفضل، کمال وتبحر کی دلیل! لیکن کیا خدانخواستہ آپ کوئی دھنیے یا جلاہے، بزاز یا درزی ہیں، جو کپڑے کا کاروبار کریں، جو لباس کی تیاری جیسے ننگ شرافت وانسانیت سوز مشغلہ کی جانب توجہ فرمائیں! استغفر اللہ! کھیتی کسانی کرنا، ہل چلانا، بانس ڈالنا، کھیت میں محنت مزدوری کرنا، کھانا پکانا، چولہے کو دھونکنا، کپڑا ابننا، تھان تیار کرنا، کپڑا سینا، اس قسم کے ذلیل وپست مشغلوں کو آپ کے علم وفضل، آپ کی شرافت وعزت سے کیا نسبت!



اسماءِ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی

عظمت وافادیت

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

قسط نمبر: ۵۱

سیدنا الراجف صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صفاتی نام سیدنا الراجف بھی ہے۔ اس کے معانی ہیں اللہ کے خوف سے کانپنے والی اور خوف الٰہی سے لرزنے والی ذات۔ چونکہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوقات میں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والے تھے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ''الراجف'' کہا جاتا ہے۔ اس اسم مبارک کے اعداد ۲۸۴ ہیں۔

□ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ اس کے اندر خوف خدا پیدا ہو اور وہ گناہوں سے محفوظ رہے تو اس کو چاہئے کہ وہ ہر فرض نماز کے بعد ۲۸۴ مرتبہ اس اسم مبارک کا ورد کرے۔

□ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص صبح شام اس اسم مبارک کا ورد پانچ سو مرتبہ کرے گا وہ شیطان کی حرکتوں اور سازشوں سے محفوظ رہے گا۔

□ اس اسم مبارک کا ورد گناہوں سے بچاتا ہے اور انسان کو اللہ کا فرمانبردار بناتا ہے۔

□ اس اسم مبارک کا نقش گناہوں سے بچانے اور نیکی کی طرف رغبت دلانے میں بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ش، ف یا ذ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیں۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۰	۷۴	۷۷	٦۳
۷٦	٦۴	٦۹	۷۵
٦۵	۷۹	۷۲	٦۸
۷۳	٦۷	٦٦	۷۸

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸٦

۹٦	۹۰	۹۸
۹۷	۹۵	۹۲
۹۱	۹۹	۹۴

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت یا ض ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دوزانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸٦

٦٦	۷۲	٦۹	۷۷
۷۸	٦۸	۷۵	٦۳
۷۳	٦۵	۷٦	۷۰
٦۷	۷۹	٦۴	۷۴

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸٦

۹۱	۹۷	۹٦
۹۹	۹۵	۹۰
۹۴	۹۲	۹۸

جن حضرات و خواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کر لے اور ایک ٹانگ اٹھا کر ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۷	۶۳	۷۰	۷۴
۶۹	۷۵	۷۱	۶۴
۷۲	۶۸	۶۵	۷۹
۶۶	۷۸	۷۳	۶۷

مذکورہ حضرات و خواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۹۶	۹۷	۹۱
۹۰	۹۵	۹۹
۹۸	۹۲	۹۴

جن حضرات و خواتین کے نام کا پہلا حرف ر، د، ح، ل، ع، یا غ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کر لے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۳	۶۷	۶۶	۷۸
۶۵	۷۹	۷۲	۶۸
۷۶	۶۴	۶۹	۷۵
۷۰	۷۴	۷۷	۶۳

مذکورہ حضرات و خواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۹۴	۹۹	۹۱
۹۲	۹۵	۹۷
۹۸	۹۰	۹۶

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل اللہ پاک سیدنا المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۸۴ مرتبہ پڑھ کر دم کرے تو ان نقوش کی تاثیر میں کئی گنا اضافہ ہو جائے۔

سیدنا یتیم صلی اللہ علیہ وسلم

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صفاتی نام سیدنا یتیمؐ بھی ہے۔ اس کے معانی یتیم ہی کے ہیں۔ اس اسم مبارک کے اعداد ۴۶۱ ہیں۔

□ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کسی شخص کے کوئی زخم لگ جائے اور اس زخم میں ٹیس یا درد ہوتا ہو تو اس اسم مبارک کو ۹۹ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پانی کو اس زخم پر لگائیں۔ انشاء اللہ اسی وقت ٹیس اور درد ختم ہو جائے گا۔

□ اگر کسی کی والدہ، والد یا والدین دونوں ہی فوت ہو گئے ہوں اور کسی طرح سے صبر اور قرار نہ آتا ہو تو وہ اس اسم مبارک کا ورد کثرت سے کرے انشاء اللہ صبر آ جائے گا۔

□ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ غم اور بےقراری کسی بھی طرح کی ہو اس اسم مبارک کے ورد سے ختم ہو جاتی ہے اور دل کو سکون میسر آ جاتا ہے۔

□ اس اسم مبارک کا نقش دل میں صبر و ضبط اور سکون و قرار پیدا کرنے کے لئے بہت مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات و خواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ف، ش یا ذ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کر لے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۴	۱۱۸	۱۲۱	۱۰۷
۱۲۰	۱۰۸	۱۱۳	۱۱۹
۱۰۹	۱۲۳	۱۱۶	۱۱۲
۱۱۷	۱۱۱	۱۱۰	۱۲۲

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہننے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۵۴	۱۴۹	۱۵۷
۱۵۶	۱۵۳	۱۵۱
۱۵۰	۱۵۸	۱۵۲

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت یا ض ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دوزانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۰	۱۱۶	۱۱۳	۱۲۱
۱۲۲	۱۱۲	۱۱۹	۱۰۷
۱۱۷	۱۰۹	۱۲۰	۱۱۴
۱۱۱	۱۲۳	۱۰۸	۱۱۸

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہننے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۵۰	۱۵۶	۱۵۴
۱۵۸	۱۵۳	۱۴۹
۱۵۲	۱۵۱	۱۵۷

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث، یا ظ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۱	۱۰۷	۱۱۴	۱۱۸
۱۱۳	۱۱۹	۱۲۰	۱۰۸
۱۱۶	۱۱۲	۱۰۹	۱۲۳
۱۱۰	۱۲۲	۱۱۷	۱۱۱

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہننے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۵۴	۱۵۶	۱۵۰
۱۴۹	۱۵۳	۱۵۸
۱۵۷	۱۵۱	۱۵۲

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ر، د، ح، خ، ل، ع، یا غ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۷	۱۱۱	۱۱۰	۱۲۱
۱۰۹	۱۲۳	۱۱۶	۱۱۲
۱۲۰	۱۰۸	۱۱۳	۱۱۹
۱۱۴	۱۱۸	۱۲۲	۱۰۷

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہننے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۵۲	۱۵۸	۱۵۰
۱۵۱	۱۵۳	۱۵۶
۱۵۷	۱۴۹	۱۵۴

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر سیدنا یتیم صلی اللہ علیہ وسلم ۴۶۰ مرتبہ پڑھ کر ان پر دم کردیں تو ان کی تاثیر دگنی ہو جائے۔ عورتوں کو اس بات کی تاکید کریں کہ وہ نقش اپنے بائیں بازو پر باندھیں اور مردوں کو اس بات کی تاکید کریں کہ وہ نقش اپنے دائیں بازو پر باندھیں۔ گلے والے اور بازو والے نقوش کو کالے رنگ کے کپڑے میں پیک کرنے کی تاکید کریں اور کپڑے میں پیک کرنے سے پہلے موم جامہ ضرور کرلینا چاہئے۔ تاکہ پانی وغیرہ سے نقش محفوظ رہے۔ (باقی آئندہ)



مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند





ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

یا خبیر کا عمل

سوال از: عبدالرشید نوری ــــــــــ بھوپال

یَا خَبِیْرُ اور ھُوَ الْخَبِیْرُ کا مکمل عمل، تعداد طریقہ اور فوائد کے ساتھ ماہنامہ طلسماتی دنیا میں شائع کریں۔ تا کہ قارئین مکمل فائدہ اٹھا سکیں۔

جواب

یا خبیر روزانہ ۸۱۲ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں اور کم سے کم اس کے تین چلے ادا کریں۔ اس اسم الٰہی کے پڑھنے سے کشف والہام کی دولت سے آپ سرفراز ہوں گے۔ استخارہ میں بھی آپ کو بھرپور کامیابی ملے گی۔

استخارہ کا طریقہ یہ ہوگا کہ جس رات استخارہ کرنا ہو اس رات عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ پڑھ کر ۳۳ مرتبہ "یا خبیر" پڑھیں اور اپنا مقصد اپنے ذہن میں رکھیں۔ پھر کسی سے بات کئے بغیر سو جائیں۔ انشاء اللہ پہلی ہی رات میں آپ کی خواب میں رہنمائی ہوگی۔ اگر پہلی رات میں کامیابی نہ ہو تو دوسری رات پھر تیسری رات بھی یہی عمل دہرائیں۔ دوسری یا تیسری رات میں یقیناً کامیابی مل جاتی ہے۔ اس عمل میں صرف "یا خبیر" پڑھنے پر اکتفا کریں۔ ہوالخبیر کا اضافہ نہ کریں۔ اگر تین چلوں کے بعد روزانہ سو مرتبہ "یا خبیر" پڑھتے رہیں تا عمر تو بہتر ہے۔ اس اسم الٰہی کے مسلسل ورد سے یہ فائدہ بھی ہوگا کہ آپ کے اندر قوت ارادی پیدا ہو جائے گی اور بہت سی باتوں کا آپ کو کشف ہو جایا کرے گا۔ لیکن کشف والہام سے فیضیاب ہونے کے بعد بہتر یہ ہوگا کہ آپ راز کی باتوں کو راز ہی میں رکھیں اور انہیں طشت از بام کرنے کی غلطی نہ کریں، ہاں اگر کسی بات کا ظاہر کرنا شرعاً ضروری ہو تو وہ ظاہر کردینے ہی میں بہترائی ہے۔

غلط رہنمائی

سوال از: نثار احمد ــــــــــ ــــــ سرینگر

اللہ سے دعا گو ہوں آپ ہمیشہ تندرست وتوانا رہیں تا کہ پریشان اور دکھی لوگوں کو آپ صاحب سے راحت نصیب ہو۔

دیگر احوال یہ ہے کہ آٹھ مہینوں سے میں طلسماتی دنیا کا مطالعہ کرتا آیا ہوں کافی فائدہ مند پایا اور اس میں روحانی ڈاک بھی شائع ہوتا ہے۔

میرا نام نثار احمد ہے، امید کرتا ہوں آپ میرے لکھے ہوئے خط کا بغور مطالعہ کریں گے اور میری پریشانی دور فرما دیں گے۔ میرا مسئلہ ہے کہ میں نے ١٩ ستمبر ٢٠٠٢ء میں شادی کی۔ لیکن شادی کے بعد میری کاروباری حالت بہت خراب ہوئی اور اکثر بیوی مجھ سے جھگڑتی تھی پھر ٢٠٠٥ء میں پہلا لڑکا اور اپریل ٢٠٠٧ء میں لڑکی پیدا ہوئی اور پھر زبردست مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ مالی تنگی ہوئی۔ اور اب مہینوں سے میں روزانہ رات کو خواب دیکھتا ہوں، خواب میں اکثر میں بیت الخلا میں حاجت کرنے کے لئے لیکن جگہ نہیں ملتی اور کبھی کبھی دائیں پیر میں غلاظت لگتی ہے۔ ایک دن میں خود گھر کے اوپری منزل میں صفائی کرتا تھا وہاں میں نے ایک تعویذ پایا۔ پھر میں ایک عاملہ کے پاس گیا اور اس کو وہ تعویذ دکھایا اور کہا یہ شیعہ عامل کا لکھا ہوا تعویذ ہے اور یہ بھی کہا اس تعویذ کا مطلب تا کہ تم برے سپنے دیکھو۔ ساتھ ہی یہ بھی کہا جس جگہ یہ تعویذ ملا وہاں ایک اور تعویذ ہے اس کو ڈھونڈو لیکن بدقسمتی سے نہ مل سکا۔

اب امید کرتا ہوں آپ صاحب سے میرا مسئلہ حل ہو جائیگا کیونکہ

میں روز رات کو برے برے خواب دیکھتا ہوں اور کہیں کامیابی بھی نہیں ہو رہی ہے۔

جواب

اس بات کو اپنے ذہن سے نکال دیں کہ آپ کی پریشانیوں کی وجہ آپ کی شادی ہے۔ آپ کا یہ لکھنا کہ آپ کی پریشانیوں کی شروعات آپ کی شادی کے بعد ہوئی۔ آپ مختلف قسم کے تحصوں میں مبتلا ہو گئے اور آپ کا ذہن ان تحصوں کی وجہ سے پراگندہ رہنے لگا۔ انسان کی زندگی میں نشیب وفراز آتے ہی رہتے ہیں۔ ان سے گھبرانا نہیں چاہئے۔ حالات کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا چاہئے اور ہر حالت میں اپنی جدوجہد جاری رکھنی چاہئے۔ تقدیر کے موسم عام موسموں کی طرح بدلتے رہتے ہیں۔ جس طرح ہر سال کبھی سردی ہوتی ہے، کبھی گرمی، کبھی برسات، کبھی خزاں اور کبھی موسم بہار وغیرہ۔ اسی طرح انسان کی قسمت کے موسم بھی اولتے بدلتے رہتے ہیں۔ زندگی میں سکھ کا زمانہ بھی آتا ہے اور دکھوں کی رت بھی۔ زندگی سکون سے بہرہ ور بھی ہوتی ہے اور انتشار واضطراب سے دوچار بھی ہوتی ہے۔ یہ سب باتیں نظام قدرت کا ایک حصہ ہوتی ہیں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ اپنے حالات کی گردشوں پر یہ غور وفکر کرنا چاہئے کہ پریشانیاں اپنی کسی کوتاہی کی وجہ سے تو نہیں پیش آرہی ہیں۔ جو لوگ اپنی خامیوں کی چھان بین کرتے ہیں اللہ ان کی مدد کرتا ہے اور ان کی رہنمائی کرتا ہے اور جو لوگ اپنے غموں اور اپنی الجھنوں کا بوجھ دوسروں کے کاندھوں پر ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں ان کی منجانب اللہ کوئی مدد نہیں ہوتی دوسروں کو دوش دینے والے سدا پریشان رہتے ہیں۔

آپ کو جو تعویذ ملا تھا اس کو دیکھنے کے بعد کسی عامل کا یہ کہنا کہ یہ شیعہ کا لکھا ہوا ہے ایک غلط قسم کی رہنمائی ہے۔ جو انسان کو مزید بھٹکانے کے لئے ہے۔ پھر عامل صاحب کا یہ فرمانا کہ ایک تعویذ اور بھی ہوگا اس کو تلاش کرو۔ ظاہر ہے کہ وہ ملے گا نہیں اور آپ عمر بھر اس دوسرے تعویذ کے نہ ملنے کی وجہ سے ذہنی طور پر پریشان رہیں گے۔ اس طرح کی باتوں سے عاملین عوام کو نئی نئی پریشانیاں عطا کرتے ہیں اور لوگوں کا ذہن خراب ہوتا ہے۔ اللہ نے جس عامل کو یہ صلاحیت بخشی ہو کہ یہ تعویذ کس کا لکھا ہوا ہے اور اس کو یہ اندازہ بھی ہو جاتا ہے کہ تعویذ گھر میں کتنے رکھے گئے تھے تو پھر وہ عامل یہ بتانے میں ناکام کیوں ہوتا ہے کہ تعویذ کہاں رکھا ہوگا۔؟ جو لوگ زمین کے اندر کی باتیں بتادیتے ہیں وہ زمین کے اوپر کی بات بتانے میں مجبور کیوں ہوتے ہیں۔؟ آج کل عاملین علاج نہیں کر پاتے صرف چمتکار دکھا کر لوگوں کے ذہن کو خراب کرتے ہیں یا غیب کی باتیں بیان کر کے عوام کو متاثر کرتے ہیں اور انہیں کچھ اور پریشانیاں دے کر اپنا الو سیدھا کر لیتے ہیں۔ اکثر عاملین یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ تم پر جادو کسی قریب کے شخص نے کیا ہے۔ اس کے بعد وہ آدمی ہر رشتے دار پر شک کرنے لگتا ہے، حد تو یہ ہے کہ اس طرح کی باتوں سے بیوی بچے بھی مشکوک ہو جاتے ہیں اور علاج پھر بھی نہیں ہو پاتا۔ درحقیقت بازاری قسم کے عاملین ہوائی باتیں کرتے ہیں اور ان ہوائی باتوں کی وجہ سے ان کا اپنا الو تو سیدھا ہو جاتا ہے اور عوام بدگمانیوں اور توہمات کی گلیوں میں بھٹکنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ جو تعویذ آپ کو اپنے مکان کی بالائی منزل سے ملا تھا وہ غلط ہو اور وہ کسی کی شرارت ہو لیکن کسی عامل کا یہ کہنا کہ یہ تعویذ کسی شیعہ کا لکھا ہوا ہے یا اس تعویذ کے ساتھ کوئی اور بھی تعویذ ہوگا محض تکے بازی ہے۔ اور آپ کے ذہن کو گمراہ کرنے کی ایک سازش ہے۔ تاکہ آپ خوفزدہ ہو کر عاملین کے سامنے رکوع کر دیں۔ اور عامل پوری طرح آپ پر سوار ہو جائے۔ جو عامل اپنے گھر بیٹھ کر یہ بتا سکتا ہے کہ یہ تعویذ کس کا لکھا ہوا ہے اور اس تعویذ کے ساتھ دوسرا تعویذ بھی ہوگا تو وہ اس دوسرے تعویذ کو خود کیوں تلاش نہیں کر سکتا۔؟ اور یہ نشاندہی کیوں نہیں کر سکتا کہ دوسرا تعویذ گھر کے کس کونے میں پڑا ہوا ہے۔

آپ بندش کا شکار معلوم ہوتے ہیں اور بندش کا شکار ہو کر کوئی بھی انسان بے دست و پا ہو کر رہ جاتا ہے۔ وہ کچھ کرنا بھی چاہے تو نہیں کر پاتا۔ اس کی کوشش اور جدوجہد بے معنی ہو کر رہ جاتی ہے۔ کبھی کبھی اس کی منزل بہت قریب دکھائی دیتی ہے لیکن پھر بھی اسکے قدم منزل مقصود تک نہیں پہنچ پاتے۔ کبھی کبھی انسان کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اب اس کا دامن خوشیوں سے بھر جائے گا لیکن اس کا دامن خالی ہی رہتا ہے۔ اور اس کی امیدوں کا شجر بار بار کانٹے اگانے لگتا ہے اور اس پر پھول لگنے کی نوبت نہیں آپاتی۔ یہ سب کچھ اس وقت ہوتا ہے جب انسان کی کسی نے بندش کرا رکھی ہو۔ عامل کا فرض یہ ہے کہ وہ اپنے مریض کو بندش کے عذاب سے نکالنے کی کوشش کرے۔ محض بتا دینا اور مریض کو نت نئے شکوک اور توہمات میں مبتلا کر دینا عامل کا فرض نہیں ہے۔ بے شک کسی بیمار کو تندرستی عطا کرنا اللہ کا کام ہے۔ کسی مصیبت زدہ کو راحت عطا کرنا بھی اللہ ہی کا کام ہے لیکن معالج کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ صحیح طریقہ سے علاج کر کے اپنے مریض کو بیماری اور کلفت کی دلدل سے نکالنے کی ہر ممکن کوشش کرے۔ محض باتیں بنانا اور چمتکار دکھانا کسی مرض کی دوا نہیں ہے۔ آپ بندش کے ساتھ ساتھ گردشوں کا بھی شکار معلوم ہوتے ہیں۔ آپ کا

خواب اس بات کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے، آپ کا بار بار یہ خواب دیکھنا کہ آپ قضاء حاجت کے لئے کسی جگہ کی تلاش میں ہیں اور جگہ نہیں مل رہی ہے۔ ستاروں کی گردش کے شکار کو ثابت کرتا ہے اور اس خواب سے یہ بھی مترشح ہوتا ہے کہ جس دن آپ کو قضاء حاجت کے لئے جگہ مل گئی اور آپ اپنی حاجت سے فارغ ہو گئے اسی دن آپ کو مصائب و آلام سے نجات مل جائے گی۔ اور آپ اپنے ہر دکھ اور ہر رنج سے نجات حاصل کرلیں گے۔

آپ روزانہ ''سَلَامٌ قَـوْلاً مِّـنْ رَّبِّ رَّحِيْـم'' دوسو مرتبہ پڑھا کریں۔ نماز فجر کے بعد اور نماز مغرب کے بعد اور جمعہ کے دن نماز جمعہ کے بعد ایک تسبیح درود شریف پڑھنے کا معمول بنائیں۔ نیز روزانہ ''یا سلام'' ۱۳۱ مرتبہ عشاء کے بعد پڑھنے کا بھی معمول بنائیں۔ جب تک کسی صحیح عامل سے رابطہ نہ ہو اس نقش کو لکھ کر اپنے گلے میں ڈال لیں۔ انشاء اللہ آپ کو بندشوں سے بھی نجات مل جائے گی اور گردشوں سے بھی۔

سلام قولا من رب رحیم			
۱۳۱	۱۳۷	۹۰	۴۶۰
۹۱	۴۵۹	۱۳۲	۱۳۶
۴۵۸	۸۸	۱۳۹	۱۳۳
۱۳۸	۱۳۴	۴۵۷	۸۹

مختلف سوالات

سوال از: فضیل الرحمٰن خاں ——— رامپور

کوئی بھی نقش یا وظیفہ کتنے دن کے لئے کارآمد ہے، کچھ سالوں کے لئے یا عمر بھر کے لئے۔

جنتری میں جو وقت دیا ہوتا ہے سورج طلوع و غروب کا و ستاروں کے عروج و زوال کا، رامپور کے وقت میں جنتری کے وقت سے کتنا جوڑنا یا گھٹانا پڑے گا تا کہ صحیح وقت مل سکے۔

میرا اسم اعظم اور اس کو پڑھنے کی ترکیب بتائیں۔ یہ بتائیں کہ جب نقش بازو یا گلے میں ڈالا جاتا ہے تو وہ کتنے دن اپنے پاس رکھنا ہوگا کچھ سال یا عمر بھر۔

مجھے یاحیّ یاقیوم پڑھنے کی اجازت و ترکیب بتادیں تا کہ میری روحانی طاقت میں ترقی ہو سکے۔ کوئی ایسا وظیفہ بھی بتائیں کہ میری مالی پریشانی بھی دور ہو سکے۔ کیونکہ میری تقدیر کا عدد چار ہے۔ اور چار عدد والے ہمیشہ مالی پریشانی میں رہتے ہیں۔

جواب

نقش کی زکوٰۃ بار بار نکالنی نہیں پڑتی۔ اگر ایک بار بھی ادا کردی جائے تو وہ کافی ہوتی ہے۔ البتہ حروف اور اسم الٰہی کی زکوٰۃ اگر زکوٰۃ صغیر ادا کی گئی ہو تو سال بھر کے لئے کارآمد ہوتی ہے۔ اور اگر زکوٰۃ کبائر ادا کردی جائے تو عمر بھر کے لئے کافی ہوتی ہے۔ پہلے زمانہ میں لوگ زکوٰۃ میں قوت پیدا کرنے کے لئے اکبر کبائر کی بھی زکوٰۃ ادا کیا کرتے تھے لیکن موجودہ زمانہ میں انسان کی مصروفیات اور جھمیلے زیادہ ہیں اس لئے اگر زکوٰۃ کبائر ادا کردی جائے تو کافی ہے۔

حروف تہجی کی زکوٰۃ جو ۴۴۴۴ مرتبہ ایک ایک حروف کو پڑھ کر ادا کی جاتی ہے، با موکل ہو یا بے موکل وہ سال بھر تک کارآمد ہوتی ہے۔ لیکن اگر اس زکوٰۃ کو اسی طرح لگاتار ۳ سال تک ادا کردیا جائے تو پھر یہ زکوٰۃ عمر بھر کے لئے کافی ہوجاتی ہے۔

جنتری یا تقویم میں جو وقت دیا جاتا ہے وہ دہلی ٹائم کے مطابق ہوتا ہے۔ غالباً رامپور میں پانچ یا ۶ منٹ گھٹانے پڑیں گے۔ صحیح جانکاری کے لئے آپ اسلامی دوامی جنتری کو دیکھ لیں۔ اس میں یقیناً اس بات کی وضاحت ہوگی کہ دہلی اور رامپور کے طلوع و غروب میں کتنا فرق ہوتا ہے۔

آپ کا اسم اعظم ''یا عزیز'' ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد ۹۴ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔ جو نقش کاغذ پر بنائے جاتے ہیں وہ بالعموم ایک سال تک کارآمد رہتے ہیں۔ اس کے بعد ان کا اثر ختم ہوجاتا ہے اور نقش جب تک فائدہ پہنچائے اس وقت تک تو اس کو گلے میں یا بازو پر رکھنا ہی چاہئے۔ نقش کے بارے میں یہ یقین رکھنا چاہئے کہ وہ باذن اللہ فائدہ پہنچاتا ہے۔ جس طرح دوائیں اور غذائیں فی نفسہٖ موثر نہیں ہوتیں وہ اللہ کے حکم اور مرضی سے فائدہ پہنچاتی ہیں اسی طرح نقش بھی اللہ کے حکم اور مرضی سے فائدہ پہنچاتا ہے۔ اگر نقش کو کوئی فی نفسہٖ موثر سمجھ لے گا تو وہ شرک میں مبتلا ہوجائے گا اور دواؤں، غذاؤں اور دیگر اشیاء خوردنی کے بارے میں بھی کسی کی سوچ یہ ہو کہ وہ فی نفسہٖ موثر ہوتی ہیں تو یہ بھی ایک طرح کا شرک ہے۔

''یَاحَیُّ یَاقَیُّوم'' روزانہ ۴۶۷ مرتبہ پڑھا کریں۔ پہلے چلے میں تو اتنی تعداد رکھیں، دوسرے چلے میں روزانہ کی تعداد روزانہ ۶۹۶ مرتبہ کی رکھیں۔ تیسرے چلے میں روزانہ ۲۷۸۴ مرتبہ پڑھا کریں۔ انشاء اللہ

زبردست روحانیت پیدا ہوگی۔

مالی پریشانیاں دور کرنے کے لئے ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی ۳ مرتبہ الم نشرح، ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ اور ۳ مرتبہ سورۂ قدر پڑھا کریں۔ مغرب کی نماز کے بعد ایک تسبیح روزانہ "یا مغنی" کی پڑھا کریں انشاءاللہ آمدنی میں اضافہ ہوگا اور آمدنی میں خیر و برکت بھی ہوگی۔

رنج و غم کی باتیں

سوال از: (نام و پتہ مخفی)

گزارش خدمت یہ ہے کہ اس سے پہلے میں آپ کو تین خطوط لکھی تھی لیکن ایک خط کا جواب بھی طلسماتی دنیا میں نہیں پائی۔ مولانا میں بہت پریشانی میں یہ خط لکھ رہی ہوں اور اس خط کو اللہ کا واسطہ دے کر لکھ رہی ہوں۔ آپ حضرت سے امید ہے کہ وظائف دے کر مجھے میری زندگی کی ٹینشن سے دور کریں گے۔

مولانا صاحب بات یہ ہے کہ میرے شوہر تاجر چرم ہے، دو بھائی شریک کاروبار ہیں۔ ۱۹۹۹ء میں میرے جیٹھ نے کاروبار میں ایک لاکھ روپے ڈالے تھے جب سے اب تک ایک روپیہ بھی نہیں لگائے۔ میرے شوہر ان سے چھوٹے ہو کر کاروبار کو بڑھانے کے لئے ایک گھر سپلائنگ کمپنی میرے بڑے جیٹھ ان کو ترکہ میں دیئے۔ سو ایک لاکھ قسط وار چھینوں کے چار لاکھ اور میرے زیورات گیارہ تولہ، سب بیچ کر کاروبار میں دس لاکھ روپے ڈالے ہیں اور پھر باہر سے زیورات رکھ کر قرض سود سے بھی لائے ہیں۔ دونوں کی فیملی گیارہ افراد پر مشتمل ہے اور ایک نوکر ہے، حساب کتاب دو گھروں کا ختم چلا تا سود ہے، رقم لانا ان کے ذمہ ہے، میرے جیٹھ پیسہ دیئے تو باہر سے چڑھے لاتے ہیں۔ میرے شوہر ماں باپ کا گھر بھائی کے واسطے چھوڑ کر کیوں کہ ہم دونوں دیورانی جٹھانی میں لڑائی جھگڑے ہورہے ہیں۔ ۲۰۰۲ء میں دوسرے گھر کو آگئے، جب سے اب تک اسی گھر میں ہیں۔ جب سے اس گھر میں آئے ہیں سگریٹ نوشی اور منشیات کے عادی ہو چکے ہیں۔ رات کے دو تین بجے گھر کو لوٹنا اور نشہ کی حالت میں گھر آنا، برے دوستوں خصوصاً غیر قوم کے لوگوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا دوستوں کے بیچ میں ٹھہر کر ضامن قرضہ دلوانا اور وہ لوگ وقت پر نہیں باندھے تو مجبوراً انہیں ہی وہ پیسے باندھنا پڑتا ہے۔

پانچ سال سے ان کی یہی حالت ہے۔ ان کے بھائی کو بلا کر میں نے ان کو گھر میں آکر سمجھ بولتے ہیں۔ مگر بیوی کی باتوں میں آکر گھر خالی کرنے کو تیار نہیں ہے۔ الگ گھر میں گئے تب سے بنا ہی رکھا ہے۔ ان کی بیوی گھر سے نکل کر دوسرے گھر کو جانے کے لئے تیار نہیں ہے ان لوگوں کے پاس دس سال پہلے کچھ بھی نہیں تھا اس وقت ہم ان کا سہارا ہے لیکن آج وہ ہمارے ہی گھر کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ کیونکہ بھائی کے اوپر بھروسہ کر کے میرے شوہر بہت سارا روپیہ ان کے ہاتھ کو دیئے ہیں اور وہی بھائی طوطا چشم ہو گیا ہے۔ اس کے باوجود بھی میرے شوہر کی آنکھ کھل رہی ہے اور میری جٹھانی اگر کاروبار کرنے کو ہاتھ نہیں ہوئے تو کاروبار سے ہٹ جاؤ بول رہی ہے کیا جادو کروائی کہ نہیں معلوم ہے۔ شوہر اتنے نقصان کے باوجود بھی ہٹنے کو تیار نہیں ہے۔ الٹا میرے جیٹھ صاحب آئے تو مجھے ہی ان کے سامنے مارنا گالیاں دینا تو ہین کرنا ان کا یہ رویہ ہے میرے ساتھ اس سے پہلے میں آپ کو لیٹر لکھی تھی۔ میرے جیٹھ کو کاروبار سے ہٹانے کے لئے آپ نماز مغرب کے بعد اول وآخر تین تین مرتبہ درود شریف کے ساتھ یادافع یامانع پڑھنے کے لئے دو سو مرتبہ دیئے تھے۔ وہ میں پڑھ رہی تھی۔ میرے جیٹھ کاروبار کو گئے وقت ان کے پیر کو مار لگ کے گاڑی پر سے گر کر گھٹنے کی ہڈی سرک گئی تھی اور میرے جیٹھ علاج کروائے اور چھ مہینے تک کاروبار کو نہیں آئے۔ میرے شوہر ان کے بھائی کاروبار کو نہیں آنے پر راتوں میں بیٹھ کر رونا شروع کرے اور میری چھوٹی بچی دو سال کی تھی اس وقت اس کے جسم پر اچانک برص کے نشان پیدا ہونا شروع ہوئے۔ مسلسل تین سال سے ۶۰ ہزار کی ادویات استعمال کر رہے ہیں ابھی تک بچی پانچ سال کی ہو گئی ہے، داغ نہیں مٹ رہے ہیں۔

اللہ کی اس میں مصلحت مل کے رہنا ہے، ناچاقیاں اللہ کو پسند نہیں شاید میرے سے غلطی ہوئی سمجھ کر بچی کو برص کے داغ ہونے پر کیونکہ میں کتابوں میں پڑھی تھی کہ کونسی بھی آیات کو ناجائز طور پر نہیں پڑھنا چاہئے اگر پڑھے تو برص یا جذام میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اللہ کو حاضر و ناظر جان کر یہ الفاظ لکھ رہی ہوں کہ میں یہ وظیفہ یادافع یامانع پڑھنے پر میری بچی کو ایسا ہوا شاید سمجھی کہ ورد کرنا چھوڑ دیا۔ اور دونوں ویسے ہی کاروبار کر رہے ہیں اور قرض کا بھرا گھڑا میرے شوہر کے سر پر ہے۔ میں کیا کروں کچھ سمجھ میں نہیں آتا میرے سر پر والد کا سہارا نہیں ہے، میرے شوہر کو سمجھائے تو سمجھتے ہی نہیں۔ مولانا صاحب اب میں یہ چاہتی ہوں کہ میرے شوہر الگ کاروبار کرلیں میرے جیٹھ کے ساتھ شراکت سے ہٹ جائے تو بھی ہمت سے کاروبار کرلے اور ہمارے قرض دور ہوں، برے دوستوں، غیر قوم کے لوگوں سے بچیں اور رات کو جلد گھر لوٹیں خصوصاً پینا چھوڑ دے اور انہیں زر

پرستی کا لالچ بہت ہے اس سے بھی بچیں اور ان کے دل میں بیوی بچوں سے محبت اور عزت پیدا ہو۔

آپ یہ دیکھیں کہ ان پر جادو یا شیاطین کے اثرات وغیرہ ہے کیا۔ اگر آپ ان کا علاج کرنا چاہتے ہیں تو بھائی کو بھیج کر منگاؤں گی یا پوسٹ کے ذریعہ بھیج دیں۔

میں بہت پریشانی میں یہ خط لکھ رہی ہوں جس وقت میں خط لکھ رہی ہوں رات کے ساڑھے بارہ بج رہے ہیں اس وقت بھی میرے شوہر گھر میں نہیں ہے۔ اگر وظائف پڑھے تو کچھ بھی میرا یا میرے جیٹھ کا نقصان نہ ہو۔ کیونکہ میں کسی کے دل میں آہیں نہیں لینا چاہتی بس وہ صحیح سلامت کاروبار سے ہٹ جائیں اور میرے شوہر خود سے کاروبار کرلے جیسی ہمت ان میں پیدا ہو۔ کیونکہ میں مسلسل پانچ سالوں سے سوچ سوچ کر ڈپریشن کا شکار ہو رہی ہوں۔ مجھے میری زندگی کے مسائل سے بچا کر ایک نئی زندگی دیں۔ میں آپ کا احسان عظیم کبھی نہیں بھولوں گی۔ بچی کو برص کے داغ مٹنے کے لئے تعویذ دے کر بھیجیں۔

آپ نے ماہنامہ طلسماتی دنیا میں ۲۰۰۰ء مارچ کے رسالے میں افعال بد یا عادت، چھڑوانے کے لئے از قلم سعید احمد خورجہ کے لکھے ہوئے عمل کو شائع کیا ہے۔ آپ مہربانی فرما کر ان کا ایڈریس دے سکتے ہیں اور فون نمبر بھی، میرے شوہر کے حفظ امان کے لئے بھی ورد دیجئے باہر نکلتے وقت میں ان پر پڑھ کر دم کروں۔

جواب

آج کے دور میں بھائیوں پر حد سے زیادہ بھروسہ کرلینا بھی ٹھیک نہیں ہے۔ بھائیوں کی دل کھول کر مدد کرنی چاہئے۔ لیکن بھائیوں کو کاروبار میں پاٹنر بنانا یا انہیں کاروبار میں شریک کرنا اپنے لئے الجھنیں پیدا کرنے کے برابر ہے۔ جو شراکت زندگی میں غم گھول دے، اس شراکت سے پرہیز ہی بہتر ہے۔ پھر کاروباری شرکت میں جب نفع ونقصان کی اونچ نیچ آتی ہے تو دلوں میں کھٹاس پیدا ہوتی ہے اور آپسی تعلقات خراب ہو کر رہ جاتے ہیں۔ قریبی رشتوں میں جب کاروبار ہوتا ہے تو گھریلو زندگی بھی پامال ہو جاتی ہے اور خواہ مخواہ کی بدگمانیاں گھروں میں نت نئی الجھنیں پیدا کرتی ہیں اس لئے دور اندیشی کا تقاضہ یہ ہے کہ بھائی ایک دوسرے کی دل کھول کر مدد کریں لیکن کاروباری شرکت سے دور رہیں اسی میں بھلائی ہے۔

سود کا لینا دینا حرام ہے اور سود کا لین دین اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اعلان جنگ کرنے کے مترادف ہے۔ اگر سودی لین دین کے بعد کاروبار ترقی بھی کرلے تو کیا فائدہ وہ ترقی جس کی بنیاد اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ناراضگی ہو اس سے بہتر وہ غربت ہے جس میں انسان کا ایمان اور اس کی پرہیزگاری محفوظ رہے۔ مسلمانوں کو سود راس نہیں آتا اور جن مسلمانوں کو سود راس آجاتا ہے ان کی آخرت محفوظ نہیں ہوتی۔

قرآن وحدیث سے ثابت ہے کہ سود کا جس طرح لینا حرام ہے اسی طرح دینا بھی حرام ہے۔ افسوس کی بات ہے کہ آج کل کے مسلمان اپنے کاروبار کو ترقی دینے کے لئے بڑے بڑے قرضے سود کی بنا پر لیتے ہیں بھلا ایسے کاروبار میں کس طرح ترقی ہو سکتی ہے۔ جس کو چار چاند لگانے کے لئے اللہ کی نافرمانی کی راہیں اختیار کی گئی ہیں۔

آپ کے شوہر نے اپنے دل کو بہلانے کے لئے جو وطیرے اپنا رکھے ہیں وہ ان کے لئے اچھے نہیں ہیں۔ کسی بھی مرد کا گئی رات تک گھر سے باہر رہنا اس کے چال چلن پر شبہ پیدا کرتا ہے اور تجربات یہ بتاتے ہیں کہ جو لوگ راتوں کو گھر سے باہر مٹر گشت کرتے ہیں ان کا کردار محفوظ نہیں رہتا۔ حدیث سے ثابت ہے کہ شیاطین کے غول راتوں ہی کو ادھر اُدھر گھومتے ہیں جن کا کام اللہ کے بندوں کو گمراہ کرنا ہوتا ہے ان شیاطین سے محفوظ رہنے کے لئے انسان کو اپنے گھر میں رہنا چاہئے۔ یوں بھی اللہ نے دن جدوجہد کے لئے اور رات آرام کے لئے بنائی ہے۔ جو لوگ دن میں سوتے ہیں اور راتوں کو جاگتے ہیں وہ غیر فطری زندگی گزارتے ہیں اور ان کی غیر فطری زندگی ان کی صحت اور تندرستی کے لئے مضر ثابت ہوتی ہے۔

اس دنیا میں یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ جب کوئی انسان غیر فطری زندگی گزارتا ہے تو اس کے حالات بگڑنے لگتے ہیں اس کی سوچ وفکر آہستہ آہستہ گدلی ہو جاتی ہے اور وہ صحیح فیصلہ کرنے سے محروم ہو جاتا ہے۔

آپ کے شوہر کا بھی یہی حال ہے وہ اپنے بھائی پر اندھا بھروسہ کررہے ہیں حالانکہ ان کا بھائی انہیں نقصان پہنچا رہا ہے لیکن آپ کے شوہر کی آنکھیں ابھی تک بند ہیں اور شاید اس وقت تک بند رہیں گی جب تک وہ آپ کے ساتھ اور اپنے بچوں کے ساتھ انصاف نہیں کریں گے۔ بھائی سے محبت ایک اچھی چیز ہے۔ بھائی کی مدد بھی خونی رشتے کا تقاضہ ہے لیکن جو محبت نقصان دہ ثابت ہو رہی ہو اس سے پہلوتہی کرنا ایک انسان کا فرض ہے۔ آپ اپنے شوہر کی محبت اور توجہ حاصل کرنے کے لئے یالطیف یاودود ۲۰۰ مرتبہ پڑھتی رہیں اور اپنے شوہر اور اپنے جیٹھ کے درمیان میں دوری پیدا کرنے کے لئے ''یامانع یادافع'' بھی روزانہ دو سو

مرتبہ پڑھتی رہیں۔ پہلے وظیفہ میں اول وآخر میں درود شریف ضرور پڑھیں اور دوسرے وظیفے میں اول وآخر میں درود شریف نہ پڑھیں۔

اپنے شوہر کو "یاہادی" سومرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے پلادیا کریں۔ اس پانی کی برکت سے ان میں سدھار پیدا ہوگا اور وہ غیر اقوام کے ساتھ گھومنے پھرنے سے انشاء اللہ محفوظ رہیں گے۔

آپ ان سے محبت بھی کیجئے اور ان کی توجہ حاصل کرنے کے لئے ان کی خدمت بھی کیجئے۔ مرد محبت اور خدمت سے متاثر ہوتا ہے اور محبت اور خدمت اپنا ایک اثر چھوڑتی ہے۔ آپ کے شوہر آپ کے ساتھ کتنا بھی برا سلوک کریں آپ ان سے محبت ہی کیجئے یہ آپ کا فرض بھی ہے اور ایک طرح کی حکمت عملی بھی۔

ہمارے خیال میں آپ کے شوہر پر کسی طرح کا کوئی اثر نہیں ہے، بس یار دوستوں کی غلط صحبت کی وجہ سے ان کے اندر لاپرواہی اور غیر ذمہ داری کے جراثیم پیدا ہوگئے ہیں۔ جس دن ان دوستوں سے خود کو بچالیں گے اس دن یہ خود بخود ہی سدھر جائیں گے۔

آپ نے لکھا ہے کہ آپ کی بچی کو پیروں کی بیماری پیدا ہوگئی ہے۔ آپ اپنی بچی کو روزانہ "یَـا مَـجِیْـدُ" سومرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے پلایا کریں اور یہ نقش بچی کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ برص کی بیماری سے نجات ملے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۴	۱۷	۲۰	۶
۱۹	۷	۱۳	۱۸
۸	۲۲	۱۵	۱۲
۱۶	۱۱	۹	۲۱

آپ نے خورجہ والے جن سعید صاحب کا پتہ مانگا ہے ان کا انتقال ہوگیا ہے۔ دعا کریں کہ اللہ ان کی مغفرت فرمائے اور ان کی بشری کمزوریوں سے درگزر فرمائے۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ رب العزت آپ کے گھر کے تمام مسائل حل کردے۔ آپ کے شوہر کو آپ کی محبت عطا کرے ان کو ہدایت اور عقل سلیم کی دولت سے سرفراز کرے اور انہیں اچھے برے کی تمیز عطا کرنے کے ساتھ انہیں برے دوستوں کی بری صحبت سے نجات عطا کرے آمین۔

سوالات کی بوچھار

سوال از: عبدالشکور حافظی ———— رام گڑھ کینٹ

میں چند مسائل لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہو رہا ہوں۔ امید ہے کہ جواب سے مجھ ناچیز کو نوازیں گے۔

اسلامی کتابوں کا مطالعہ کرنے کا بہت شوق ہے۔ ماہنامہ طلسماتی دنیا مطالعہ کر رہا ہوں ایک روحانی سکون پاتا ہوں۔ ایک دو بچوں کو تعویذ بھی لکھ کر دیا ہوں جس سے کافی فائدہ ہے۔ مجھے خدمت خلق کا بڑا شوق ہے۔ اللہ تعالیٰ سے آپ اور آپ کے آباؤ اجداد کے لئے دعا کرتا ہوں اللہ پاک آپ کی اس کوشش کو قبول فرمائے اور اعمال حسنات جگہ دے۔ آمین۔

مندرجہ ذیل مسائل کو آپ ماہنامہ طلسماتی دنیا میں شائع کردیں تاکہ لاکھوں لوگ اس سے مستفیض ہوں۔ ذاتی طور پر جواب طلب کے لئے اپنا پتہ لکھا لفافہ ارسال خدمت ہے۔

مسئلہ نمبر ایک: حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے گیارہ مریدین کا نام کیا ہے۔؟ آباؤ اجداد کا نام، پیدائشی تاریخ اور وصال کی تاریخ بتادیں نقش اسم غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی عظمت اور افادیت کیا ہے۔ نقش اسم اعظم ماہنامہ طلسماتی دنیا میں شائع کریں۔

مسئلہ نمبر دو: میرے چار لڑکے ہیں۔ محمد ابوظفر، محمد ابوشمس، زبیر احمد اور عبدالرب عرف فصیح الزماں نام ہے۔ ان لوگوں کے نام کے اعداد، راشی، برج، ستارہ اور کونسا نگینہ اور اسم اللہ کیا ہے۔ ان لوگوں کی والدہ کا نام مرحومہ نور جہاں خاتون ہے۔ سب سے چھوٹا لڑکا عبدالرب عرف فصیح الزماں اس کی پیدائش ۲۳ر جنوری ۱۹۸۸ء بروز جمعہ بعد نماز عشاء تقریباً ساڑھے بارہ بجے دن میں ہوئی ہے۔ اس کی والدہ کا نام مرحومہ نور جہاں خاتون ہے۔ اب یہ نوکری کرنا چاہتا ہے۔ کوئی عمل یا وظیفہ یا تعویذ دیں۔ تاکہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوجائے اس کی شادی بھی نہیں ہوئی ہے۔ اچھے گھرانے میں صوم وصلوٰۃ کا پابند ہو، پیغام آئے، لڑکی کی کونسی راشی سے شادی کی جائے۔ تاکہ ازدواج زندگی اچھی طرح گزر سکے۔ عبدالرب عرف فصیح الزماں کے نام کے اعداد، برج، راشی، ستارہ اور نگینہ (پتھر) اور اسم اللہ کیا ہے۔ ستارہ زحل کیا ہے، لوح زحل کی خاصیت بتادیں۔ نحوست زحل سے محفوظ رہنے کے لئے کوئی عمل بتادیں۔

مسئلہ نمبر تین: عبدالشکور حافظی والدہ کا نام مرحومہ مدارن خاتون ہے۔ پیدائشی تاریخ اپریل ۱۹۴۳ء۔ ۶-۱ ہے۔ میں چھ سال سے پریشان

ہوں داہنے پیر کے گھٹنے میں درد رہتا ہے۔ نماز پڑھنے میں بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ بیت الخلا سہارا لے کر جانا پڑتا ہے۔ بیٹھ کر وضو کرنے میں بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ ڈاکٹری علاج کر کے تھک چکا ہوں۔ مجھے شک ہے کہ کسی نے جادو ٹونا کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر بھرسہ کر کے زندگی گزار رہا ہوں۔ نماز قضا ہونے پر بے حد ملال ہوتا ہے۔ آپ سے میری گزارش ہے کہ کوئی عمل، وظیفہ یا تعویذ دیں تا کہ ان بیماری سے سبکدوش ہوسکوں۔

دوسرے عمل ایسا دیں کہ دشمن دیکھ کر سرد ہوجائے اور ظالم کے لئے قہر بن جاؤں اجازت کے ساتھ عمل بتائیے۔ حجاب، اصراف اور حصار تفصیل سے بتادیں، یہ الفاظ ماہنامہ طلسماتی دنیا میں لکھا ہوا تھا میری سمجھ میں نہیں آیا اس لئے حضور سے جانکاری طلب کر رہا ہوں۔

سورۂ فاتحہ کے حروف سبط کے کیا معنی ہیں، طریقہ کیا ہے۔ میں روزانہ نماز عشاء کے بعد ایک وظیفہ پڑھتا ہوں اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف اور ۴۵۰ مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل۔ دوسرا وظیفہ اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف بطفیل حضرت دستگیر دشمن ہوئے زیر۔ ایک سو گیارہ بار یہ دونوں وظیفہ ہمیشہ اپنے عمل میں رکھوں۔

(نوٹ) سورۂ بقرہ اور سورۂ یٰسین کا کیا ہے۔ بتانے کی زحمت گوارہ کریں۔ عین نوازش ہوگی۔

جواب

''غوث اعظم'' حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا لقب ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اولیاء میں ایک ممتاز اور نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ اکثر اکابرین کی رائے کے مطابق آپ درجہ غوثیت پر بھی فائز تھے۔ لیکن دین اسلام نے اللہ کے تمام برگزیدہ بندوں کا ایک خاص مقام متعین کیا ہے اس مقام سے کسی کو فوقیت دینا محض ایک مبالغہ آرائی ہوتا ہے اور مبالغہ آرائی دین اسلام کو پسند نہیں ہے۔ کسی بھی بزرگ کا احترام اور توقیر اس کا حق ہے۔ اور مسلمانوں کا اور عام انسانوں کا فرض ہے کہ وہ بزرگوں کا احترام کریں اور ان کے مقام کو پہچانیں لیکن کسی بھی بزرگ کی تعریف وتوصیف میں مبالغہ بازی کرنا محض ایک نادانی ہے اور محض کم علمی کی دلیل ہے۔ یاد رکھیں کہ کوئی بھی عام مسلمان ولی نہیں ہوتا اور کوئی بھی ولی تابعی کے درجے تک نہیں پہنچتا اور کوئی بھی تابعی صحابی کا مقام حاصل نہیں کرسکتا اور کوئی بھی صحابی درجہ نبوت تک نہیں پہنچ سکتا۔ دین وشریعت کی حدبندیوں کے مطابق وصال ہوجانے کے بعد ''رضی اللہ عنہ'' کے الفاظ صرف صحابہ کے لئے استعمال کرنے چاہئیں۔ آپ نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے لئے ان الفاظ کو استعمال کر کے ایک طرح کی مبالغہ آمیزی کی ہے جو درست نہیں ہے۔ اولیاء اللہ کو وصال کے بعد ''رحمۃ اللہ علیہ'' ''نوراللہ مرقدہٗ'' جیسے کلمات سے پکارنا چاہئے۔ کسی ولی کو وصال کے بعد رضی اللہ عنہ کہنا یا کسی صحابی کو دنیا سے پردہ کرنے کے بعد علیہ السلام کہنا احتیاط کے خلاف ہے۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی ۴۷۰ھ میں مقام گیلان میں پیدا ہوئے اور ۵۶۱ھ میں آپ نے اس جہان فانی سے پردہ فرمایا اس حساب سے آپ نے تقریباً نوے سال کی عمر پائی۔ آپ تمام عمر ذکر وفکر میں مشغول رہے اور آپ نے علم ومعرفت کے جو دریا بہائے اس سے قیامت تک لوگ مستفیض ہوتے رہیں گے۔ آپ نے بے شمار کتابیں لکھیں لیکن آپ کی دو کتابیں ایک فتوح الغیب اور ایک غنیۃ الطالبین معرکۃ الآراء تصانیف ہیں جن کے لاکھوں ایڈیشن دنیا میں شائع ہوچکے ہیں اور آج بھی یہ دونوں کتابیں مقبول عام ہیں۔ اور ان کی ایک ایک سطر میں حق اور حقانیت بکھری ہوئی ہے۔ شیخ عبدالقادر جیلانی کے والد محترم کا اسم گرامی سید ابی صالح اور جد امجد کا نام سید عبداللہ تھا۔ آپ کے خصوصی شاگرد اور مریدوں کی تعداد پچاس سے زیادہ ہے۔ ان کی تفصیل جاننے کے لئے آپ کو حضرت شیخ کی کسی سوانح عمری کا مطالعہ کرنا چاہئے۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی اس خصوصیت پر امت مسلمہ کو نظر رکھنی چاہئے کہ آپ کا مسلک امام احمد بن حنبلؒ کا مسلک تھا۔ لیکن آپ نے اپنی تصانیف میں حضرت امام ابوحنیفہؒ کو امام اعظم لکھا ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ آپ حنبلی ہوتے ہوئے امام ابوحنیفہؒ کو حد سے زیادہ عزت دیا کرتے تھے۔ آج کے دور میں جب امت مسلک کے اختلاف میں بری طرح الجھی ہوئی ہے اور اپنے اپنے رجحانات کے پیش نظر مبالغہ آرائیوں کا اور خواہ مخواہ کی بحثوں کا سلسلہ پورے شباب پر ہے۔ مسلمانوں کو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے طرز فکر سے سبق لینا چاہئے اور ایک دوسرے کے خیالات کو اہمیت دینی چاہئے۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے چاہنے والے آج بھی دنیا میں کروڑوں کی تعداد میں موجود ہیں لیکن ان کے فرمودات کو سب نے فراموش کردیا ہے۔ جب کہ ان کے فرمودات کتاب بندگی کا اہم عنوان ہیں۔ اور ان فرمودات پر عمل کر کے آج بھی ہر مسلمان اپنے تقوے کی نوک پلک درست کرسکتا ہے۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے بعض فرمودات یہ ہیں۔

(۱) اللہ سے ڈرتے رہو اور اس کا حکم ہر حالت میں بجالاؤ۔

(۲) شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی پابندی کرتے رہو اور اس سے سرمو انحراف نہ کرو۔

(۳) اپنے سینوں کو حسد، کینہ اور بغض وعداوت سے پاک رکھو۔

(۴) سخاوت کو اپناؤ، ضرورت مندوں کی مدد کرو، اور لوگوں کی دی ہوئی تکلیفوں کو خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کرو۔

(۵) اپنے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک کرو، دشمنوں کی ریشہ دوانیوں کو نظر انداز کرو اور کمسن بچوں کے ساتھ شفقت کا معاملہ کرو۔

(۶) لوگوں کی حاجتوں کو اپنی حاجتوں پر ترجیح دو۔

(۷) اپنی ضرورتوں کو صرف اللہ وحدہٗ لاشریک کے سامنے پیش کرو اور انسانوں کے سامنے اپنا دامن پھیلانے سے گریز کرو۔

اس طرح کے ہزاروں فرمودات ہیں جو امت کے لئے مستقل ایک رہنما کی حیثیت رکھتے ہیں لیکن افسوس ان کے چاہنے والوں نے ان فرمودات کو یکسر بھلادیا ہے۔ اور یہ لوگ لفظوں کی محبت اور عقیدت میں گرفتار ہیں جب کہ محبت اور عقیدت کا تقاضہ یہ ہے کہ ہم ان کی ایک ایک نصیحت پر عمل کریں اور ان کی ایک ایک ادا کو اپنے مزاج میں ڈھالنے کی کوشش کریں۔

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے اسم اعظم کی تحقیق میں یہ فرمایا ہے کہ جب بندہ دل کی تڑپ کے ساتھ ''اللہ'' کو پکارتا ہے بس وہی اسم اعظم ہے۔ شیخ نے اللہ سے اپنی حاجات اور ضرورےیات پوری کرنے کے لئے کئی اہم فارمولے امت کو عطا کئے ہیں ان میں سے ایک اہم فارمولہ یہ بھی ہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ جب کوئی ضرورت اور حاجت درکار ہو تو نماز تہجد ادا کرنے کے بعد پوری یکسوئی کے ساتھ ''یاحیؔ'' دائیں طرف ضرب لگا کر ایک ہزار مرتبہ پڑھے اور بائیں طرف ضرب لگا کر ایک ہزار مرتبہ ''یاوہاب'' پڑھے۔ چند دنوں ہی میں مقصد میں بھرپور کامیابی حاصل ہوگی۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو اللہ اپنے بزرگوں اور ولیوں کے فرمودات سے استفادہ کرنے کی توفیق عطا کرے۔ بزرگوں کا ذکر کرنا اور مزارات پر حاضری دینا صرف محبت اور عقیدت کا اظہار ہے محبت اور عقیدت کا اصل تقاضہ یہ ہے کہ ہم اپنے بزرگوں اور اولیاء اللہ کے رنگ میں رنگ جانے کی کوشش کریں اور ان کے خیالات اور رجحانات کی حفاظت کریں اور حفاظت زبان سے نہیں عمل سے ہوتی ہے۔ لفظوں کی محبت کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی نہ دین میں نہ دنیا میں۔

آپ کے بیٹے محمد ابوظفر کا مفرد عدد ۳ ہے۔ اس حساب سے ان کے لئے مبارک تاریخیں ۳، ۱۲، ۲۱، اور ۳۰ ہیں۔ اسم اعظم ''یالطیف'' ہے۔ عشاء کے بعد ۱۲۹ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔ دوسرے بیٹے محمد ابوشمس کا مفرد عدد ۶ ہے۔ اس حساب سے ان کی مبارک تاریخیں ۶، ۱۵، ۲۴ ہیں۔ ان کا اسم اعظم ''یاعلیم'' ہے۔ عشاء کے بعد ۱۵۰ مرتبہ اس کا ورد کرنا چاہئے۔

آپ کے تیسرے بیٹے زبیر احمد کا مفرد عدد ۲ ہے۔ اس حساب سے ان کی مبارک تاریخیں ۲، ۱۱، ۲۰ اور ۲۹ ہیں۔ ان کا اسم اعظم یاواسع ہے۔ عشاء کی بعد ۱۳۷ مرتبہ پڑھا کریں۔

ان بیٹوں کی آپ نے تاریخ پیدائش نہیں لکھی اس لئے برج اور ستارے وغیرہ کی نشاندہی نہیں کی جاسکتی۔ آپ کے چھوٹے بیٹے کا نام عبدالرب عرف فصیح الزماں ہے۔ گویا کہ اس بیٹے کے دو نام ہیں۔ ایک عبدالرب جس کا مفرد عدد ۳ ہے۔ دوسرا نام فصیح الزماں ہے۔ اس کا مفرد عدد ۲ ہے۔ ۲ اور ۳ میں بظاہر تو کوئی اختلاف نہیں ہے لیکن دو کی خصوصیات اور ہیں اور ۳ کی خصوصیات اور۔ اس لئے عبدالرب کی شخصیت پر دو اور تین کے اثرات حاوی رہیں گے۔ ان کی مبارک تاریخیں ۲، ۳، ۱۱، ۱۲، ۲۰، ۲۱، ۲۹ اور ۳۰ ہیں۔ ان کے دو اسم اعظم ہیں۔ ''یاواسع'' ۱۳۷ مرتبہ مغرب کے بعد پڑھیں۔ یالطیف ۱۲۹ مرتبہ عشاء کے بعد پڑھیں۔ ان کی تاریخ پیدائش ۲۳؍جنوری ۱۹۸۸ ہے۔ اس حساب سے ان کا برج دلو اور ستارہ زحل ہے۔ زحل کی نحوستوں سے بچنے کے لئے حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل ۴۵۰ مرتبہ روزانہ پڑھا کریں۔ بالخصوص اس زمانہ میں جب زحل حالت رجعت میں ہو۔ عبدالرب کو یاقوت اللہ کے فضل سے راس آئے گا۔ ان کیلئے نیلا اور سبز رنگ مبارک ثابت ہوگا۔ ان کی شادی اس لڑکی سے کرنے کی کوشش کریں جس کی تاریخ پیدائش ۲۱؍جنوری سے ۱۹؍فروری، ۲۲؍مئی سے ۲۱؍جون، ۲۴؍جولائی سے ۲۳؍اگست یا ۲۴؍ستمبر سے ۲۳؍نومبر کے درمیان کی ہو۔

روحانی ڈاک

● کے کالم میں اپنا خط چھپوانے کیلئے چند باتوں کا خیال رکھیں۔
● خط صاف صاف تحریر کریں۔
● خط مختصر ہو۔
● خط کے ساتھ جوابی لفافہ بھی ہو۔
● خط بھیجنے کے بعد جواب کا انتظار کریں۔ (ادارہ)

اعداد کی دنیا

قسط نمبر: ۲

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

(۲) دو

دو کا عدد چاند کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ یہ عدد اپنے اندر ایک طرح کی بے چینی اور اضطراب رکھتا ہے اور چاند کے گھٹنے اور بڑھنے کا اثر اس عدد پر بہت گہرا ہوتا ہے۔ اس عدد کے حامِلین اپنی فطرت میں ایک طرح کا اضطراب اور بے چینی رکھتے ہیں اور ان کا مزاج مختلف اوقات میں مختلف ہوتا ہے۔ اس عدد کو اگر دوستی اور میل ملاپ کا عدد کہا جائے تو شاید غلط نہ ہوگا۔ یہ عدد بہت جلد دوسروں کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور بہت جلد دوسروں کے اثر کو قبول کر لیتا ہے۔

جو لوگ انگریزی ماہ کی ۲، ۱۱، ۲۰، یا ۲۹ کو پیدا ہوئے ہوں وہ دو عدد کے لوگ مانے جاتے ہیں۔ دو عدد کے لوگ بے چین طبیعت کے مالک ہوتے ہیں ان میں کسی بھی وقت کوئی تغیر پیدا ہو سکتا ہے یہ عدد موسیقی کی طرف مائل رہتا ہے اور عوامی سرگرمیوں سے گہری دلچسپی رکھتا ہے، دو عدد کے لوگوں میں مذکورہ خصوصیات اس وقت زیادہ نمایاں ہو کر سامنے آتی ہیں جب ۲ عدد کے لوگوں کی پیدائش ۲۰ر جون سے ۲۷ر جولائی کے درمیان ہوئی ہو۔

دو عدد کے لوگ مزاج کے اعتبار سے مہربان، لوگوں کے ساتھ تعاون کرنے والے اور دوستوں کی بھرپور مدد کرنے والے ہوتے ہیں، ہمدردی اور مدد کر کے ان کو روحانی خوشی ملتی ہے۔ ان کے لب ولہجہ میں نرمی ہوتی ہے ان کے اخلاق کریمانہ ہوتے ہیں، یہ لوگ حد سے زیادہ فرض شناس ہوتے ہیں، دوسروں پر احسان کرنا ان کی فطرت میں شامل ہوتا ہے اور دوسرے لوگ اگر ان پر احسان کریں گے تو یہ اس کی قدر کرتے ہیں اور احسان کا بدلہ احسان سے چکانے کی کوشش کرتے ہیں، یہ اچھی مجلس اور اچھی صحبت کو پسند کرنے والے ہوتے ہیں، انہیں بری صحبتوں سے وحشت ہوتی ہے اور یہ لوگ برے لوگوں کی ہم نشینی کو ہرگز ہرگز گوارہ نہیں کرتے۔

دو عدد کے لوگ امن پسند ہوتے ہیں، یہ صلح پسند بھی ہوتے ہیں اگر انہیں دو فریقین کے درمیان ثالث بنا دیا جائے تو یہ صلح کرانے کے لئے اہم رول ادا کر سکتے ہیں، ان میں کسی قدر آمریت بھی ہوتی ہے لیکن مجموعی اعتبار سے ۲ عدد کے حامل انصاف پسند ہوتے ہیں، ڈکٹیٹری سے خود کو بچاتے ہیں، مصلحت پسندی اور دور اندیشی ان کی ذات کا جزو لاینفک ہوتی ہے۔

دو عدد کے لوگ آزادی کے متوالے ہوتے ہیں وہ خواہ مخواہ کی پابندیوں کو ہرگز ہرگز برداشت نہیں کرتے وہ آزادانہ ماحول میں کھل کر اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے ہیں، وہ نئے علاقے دریافت کرنے اور نئی چیزوں کی کھوج کرنے میں ماہر ہوتے ہیں لیکن یہ اپنے خیالات کو عملی جامہ پہنانے میں پیش قدمی نہیں کر پاتے، ان کی بے چینی اور غیر یقینی والی کیفیت ان کے منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے میں آڑ بن جاتی ہے، ذہنی بیداری کے باوجود ان میں خود اعتمادی کی کمی ہوتی ہے جو انہیں بروقت اقدامات کرنے سے روکتی ہے۔

اگر آپ کی تاریخ پیدائش ۱۱ ہے تو اگرچہ دو عدد کی خصوصیات آپ کے اندر موجود ہوں گی لیکن آپ کی زندگی میں مشکلات کا ایک تانتا سا بندھا رہے گا، قدم قدم پر آپ کو دشواریوں کا سامنا کرنا پڑے گا، لوگ آپ کو فریب دینے میں کامیاب رہیں گے، حاسدوں اور دشمنوں کی ریشہ دوانیوں کی وجہ سے آپ کا سکون غارت رہے گا۔

اگر آپ کسی بھی انگریزی ماہ کی ۲۰ رتاریخ کو پیدا ہوئے ہوں تو آپ خوش نصیب ہوں گے، آپ کے منصوبے بروئے کار آئیں گے اور آپ کو اپنے مقاصد میں کامیابی ملے گی، آپ سیر و تفریح کے دلدادہ ہوں گے، آپ اپنے کاموں میں خود کو مصروف رکھیں گے اور آپ کی مصروفیت آپ کیلئے خوش آئند ثابت ہوگی، آپ کو قدرتی مناظر سے دلچسپی ہوگی اور گھومنا آپ کا فطری ذوق ہوگا، اگر آپ کی تاریخ پیدائش ۲۹ ہوگی تو پیار اور محبت کے معاملے میں آپ کو دکھ اٹھانے پڑیں گے، اگرچہ آپ کے اندر ایک ایسی کشش ہوں گی کہ عورتیں آپ کی طرف خود بخود مائل ہوں گی، لوگ آپ کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھانے میں فخر محسوس کرینگے لیکن محبت اور

دوستی کے راستوں سے آپ کو نئے نئے صدمات برداشت کرنے پڑیں گے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد اگر ۲ ہے تو آپ کو ان لوگوں کی ہم نشینی اور ان لوگوں کا ساتھ راس آئے گا جن کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۸ ہو اور جن لوگوں کی تاریخ پیدائش کا عدد ۵ ہوگا وہ آپ کو ہرگز ہرگز راس نہیں آئیں گے۔ ۲ اور پانچ کا ملن بہت سی مشکلات پیدا کرتا ہے۔ اگر کسی اور وجہ سے ان دونوں عددوں میں ہم آہنگی اور جذباتی قسم کا لگاؤ ہو تو دوسرے مسائل کھڑے ہو جاتے ہیں اور ان کی زندگی میں ایک عجیب طرح کی اتھل پتھل پیدا کر دیتے ہیں، ایسے موقعوں پر ناموں میں تبدیلی پیدا کر لینا مصلحتاً ضروری ہوتا ہے۔ ایسے نام جن کے اعداد ایک دوسرے سے گہری وابستگی رکھتے ہوں اور ایسے وظیفے جن کے ورد سے آسمانی آفات دفع ہو سکتی ہوں ۲ اور ۵ کے ملن کو مستحکم کر سکتے ہیں۔ خوشگوار زندگی گزارنے کے لئے آپ کو احتیاطی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔ کوئی بھی شخص اپنی تاریخ پیدائش میں تبدیلی نہیں کر سکتا۔ لیکن نام، جگہ، اعداد اور حروف وغیرہ میں تبدیلی کر کے خواہ مخواہ کی الجھنوں سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے، بعض حروف میں اور بعض اعداد میں زبردست یگانگت ہوتی ہے اگر ان کو ملحوظ رکھا جائے تو تاریخ پیدائش کے ٹکراؤ کو کافی حد تک کم کیا جا سکتا ہے۔ اگر اعداد کا ٹکراؤ دشواریاں پیدا کر رہا ہو تو آپ کو کسی ماہر اعداد سے مل کر اس کا کوئی مناسب حل نکلوانا چاہئے۔

دو عدد والوں کے لئے یہ رنگ مبارک ثابت ہوتے ہیں

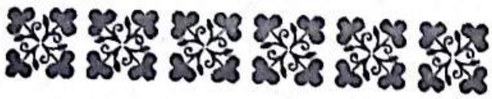
سفید، کریم، گہرے اور سبز رنگ کے تمام شیڈ، لباس، بیڈروم اور آفس کے پردوں نیز گاڑی، ٹیلی فون وغیرہ میں ان رنگوں کو اہمیت دیں۔ ان رنگوں کا انتخاب کرنے سے آپ کو ایک طرح کی خوشی اور سکون انشاء اللہ حاصل رہے گا۔

مبارک نگینے

مون اسٹون، موتی اور یمنی عقیق آپ کو انشاء اللہ راس آئیں گے اور ان پتھروں کے استعمال سے آپ کی زندگی میں اچھا انقلاب آئے گا۔ اگر آپ مرد ہوں تو چاندی میں جڑوا کر پہنیں اور اگر آپ عورت ہوں تو سونے کی انگوٹھی میں یہ نگینے جڑوا کر استعمال کریں۔

دو عدد والے افراد کو ان اسماء حسنٰی کا ورد راس آتا ہے اور ان کو ارضی اور سماوی آفتوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ ان اسماء حسنٰی کا ورد مندرجہ ذیل تعداد کے حساب سے کریں۔

یَاخَالِقُ ۷۳۱ یَارَزَّاقُ ۳۰۸ یَا خَبِیْرُ ۸۱۲ یَا وَاسِعُ ۱۳۷ یَاعَلِیُّ ۱۱۰ یَا مُبْدِیُٔ ۵۶ یَاوَالِیُ ۴۷ یَامُقْسِطُ ۲۰۹ یَامُغْنِیُ ۱۱۰۰ مرتبہ پڑھیں۔ اگر آپ کی تاریخ پیدائش ۱۱، یا ۲۹ ہو اور اگر آپ کی تاریخ پیدائش ۲۰ ہو تو پھر یَاوَدُوْدُ ۲۰ مرتبہ۔ یا پھر یَاھَادِیُ ۲۰ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔ اپنی آسان اور اپنی پسند اور اپنے رجحان کو دیکھتے ہوئے کسی ایک اسم الٰہی کا انتخاب کریں اور اس وظیفے کو عمر بھر عشاء کے بعد پڑھتے رہیں۔ انشاء اللہ بہتر نتائج برآمد ہوں گے اور غیبی امداد حاصل ہوتی رہے گی۔ (باقی آئندہ)



قسط : ۴۰

مخزن العجائب

حسن الہاشمی

برائے ظہورِ اسرار

حروف تہجی کے وہ سات حروف جو سورۂ فاتحہ میں نہیں ہیں یعنی ث، ج، خ، ز، ش، ف، ظ یہ حروف سورۂ انعام کی اس آیت میں موجود ہیں۔ اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَ جَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ.

اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ کوئی خاص راز اس پر ظاہر جائے تو اس کو چاہئے کہ عروج ماہ میں سات دن لگاتار روزے رکھے اور روزے رکھنا اتوار کے دن سے شروع کرے، سحری کے بعد غسل کرے اور نماز فجر سے فارغ ہونے کے بعد اتوار کے دن ایک بار سورۂ یٰسین اور ایک بار سورۂ طٰہٰ اور سورۂ ملک پڑھے، اس کے بعد گیارہ مرتبہ مذکورہ آیت اور سو مرتبہ "یَاخَبِیْرُ" پڑھے، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ روزانہ کا معمول یہی رہے گا لیکن روزانہ اسماءِ حسنیٰ بدلتے رہیں گے۔ اسماءِ حسنیٰ اس ترتیب سے پڑھیں۔

اتوار کے دن "یَاخَبِیْرُ" ۱۰۰ مرتبہ

پیر کے دن "یَاشَکُوْرُ" ۱۰۰ مرتبہ

منگل کے دن "یَارَحِیْمُ" ۱۰۰ مرتبہ

بدھ کے دن "یَاظَاھِرُ" ۱۰۰ مرتبہ

جمعرات کے دن "یَاثَابِتُ" ۱۰۰ مرتبہ

جمعہ کے دن "یَاجَلِیْلُ" ۱۰۰ مرتبہ

ہفتہ کے دن "یَافَتَّاحُ" ۱۰۰ مرتبہ

آخری دن یعنی ہفتے کے دن ۱۰۰ مرتبہ سورۂ فاتحہ بھی پڑھے۔ اس کے بعد دعا مانگے انشاء اللہ چند دن میں وہ راز عامل پر منکشف ہو جائے گا۔

کسی کا حال دریافت کرنا

اگر کوئی شخص اپنے کسی رشتے دار کا یا کسی مفرور کا حال دریافت کرنا چاہے کہ وہ کس حال میں ہے تو نصف شب کے بعد اَلْھَادِیْ الْخَبِیْرُ الْمُبِیْنَ ایک ہزار مرتبہ پڑھے اور سو کی تعداد ہونے پر ایک بار یہ پڑھے اِھْدِنِیْ یَاھَادِیْ اَخْبِرْنِیْ یَاخَبِیْرُ بَیِّنْ لِیْ یَامُبِیْنُ.

اس کے بعد کسی سے بات کئے بغیر سو جائے اور اپنے مقصد کو ذہن میں رکھے۔ انشاءاللہ خواب میں اس شخص کا حال معلوم ہو جائے گا۔

عملِ فتوحات

جو شخص اس بات کا خواہش مند ہو کہ وہ جس کام میں بھی ہاتھ ڈالے اس میں اس کو فتح و کامرانی نصیب ہو اور غیب سے اس کی مدد ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ کلمہ طیبہ مع بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اس طرح پڑھے: نوچندی اتوار سے اس عمل کی شروعات کرے۔

نمازِ فجر کے بعد ۷۰ مرتبہ پڑھے۔ پیر کے دن ۶۰ مرتبہ، منگل کے دن ۵۰ مرتبہ، بدھ کے دن ۴۰ مرتبہ، جمعرات کے دن ۳۰ مرتبہ، جمعہ کے دن ۲۱ مرتبہ، سنیچر کے دن ۱۱ مرتبہ، اس طرح ایک مہینے میں ۲۸۲ مرتبہ پڑھے۔ اول و آخر ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ ہر مہینے سات دن یہ عمل کرنا ہے۔ اس طرح لگاتار ے مہینے تک یہ عمل کرنا ہے۔ انشاء اللہ غیب سے زبردست مدد ہوگی۔ فتح و کامرانی کی دولت سے عامل سرفراز ہوگا اور ہر طرح کی رکاوٹوں اور بندشوں سے نجات ملے گی۔

مستجاب الدعوات بننے کے لئے

جو شخص اس بات کا خواہش مند ہو کہ وہ مستجاب الدعوات بن جائے، اس کی دعائیں قبول ہوں اور اس پر اسرارِ الٰہی منکشف ہوں تو اس کو چاہئے کہ نماز کی پابندی رکھے اور جھوٹ، غیبت، تہمت اور فضول باتوں سے اپنی زبان کو محفوظ رکھے اور چالیس دن تک یہ عمل کرے۔ مکمل تنہائی میں بیٹھ کر سورۂ یٰسین کی تلاوت کرے اور ہر مبین پر سات مرتبہ سورۂ فاتحہ اور ۷۲ مرتبہ "یَابَاسِطُ" پڑھے۔ سورۂ یٰسین کے اول و آخر ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ انشاء اللہ ۴۰ دن کے بعد اس کی دعائیں قبول ہوں گی اور اس پر اسرارِ الٰہی منکشف ہوں گے۔

۴۰ دن کے بعد روزانہ ایک مرتبہ سورۂ یٰسین مبین در مبین پڑھنے کا معمول رکھے۔

لڑکی کی شادی کے لئے

جس لڑکی کی شادی نہ ہوتی ہو اس کو چاہئے کہ عشاء کی نماز کے بعد ۴۱ مرتبہ سورۂ مزمل کی تلاوت کرے۔ اول و آخیر ۲۱، ۲۱ مرتبہ درود شریف پڑھے اور ۲۱ دن تک اس عمل کو جاری رکھے۔ انشاء اللہ ۲۱ دن کے اندر اندر اچھا رشتہ موصول ہوگا، بات بن جائے گی اور شادی کے لئے راہیں کھل جائیں گی۔

دشمن کو زیر کرنا

اگر کسی کو دشمن کی طرف سے نقصان پہنچنے کا ڈر ہو اور دشمن کسی بھی طرح صلح کی طرف مائل نہ ہو اور وہ ہر وقت نقصان پہنچانے کے منصوبے بناتا ہو جس کی وجہ سے یہ اندیشہ ہو کہ دشمن کا کوئی وار کارگر نہ ہو جائے تو ایسی صورت میں روزانہ نماز عشاء کے بعد ۲۵ مرتبہ سورۂ کوثر پڑھ کر اللہ سے دعا کرے۔ انشاء اللہ ۲۱ دن کے اندر اندر دشمن مغلوب ہو جائے گا اور ایسے ایسے مصائب میں مبتلا ہو جائے گا کہ ادھر سے اس کو غافل ہونا پڑے گا۔

پھانسی سے رہائی کے لئے

اگر کسی کو ناحق پھانسی کا حکم سنا دیا گیا ہو تو مسجد میں بیٹھ کر پانچ ہزار سات سو چھیاسی مرتبہ سورۂ ناس پڑھیں اور سجدے میں جا کر اللہ سے دعا کریں کہ اس کی سزا معاف کر دی جائے، اس عمل کو لگاتار ۲۱ دن تک کریں، اول و آخیر ۲۱ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ اس کی سزا منسوخ ہو جائے گی اور اس کو رہا کر دیا جائے گا۔ اس عمل کو اس وقت کریں جب یقین ہو کہ ملزم بے قصور ہے اور اس کو ناحق پھانسی کی سزا سنائی گئی ہے۔

تمام جانور مطیع ہوں

اگر کوئی چاہے کہ جنگل کے تمام جانور اس کے مطیع ہوں مثلاً شیر، ہاتھی، ریچھ، سانپ اور بچھو وغیرہ اس کو دیکھ کر ڈر جائیں اور اس کا رعب ان جانوروں پر قائم ہو جائے اور یہ جانور اس کی اطاعت کرنے پر مجبور ہوں تو اس کو چاہئے کہ روزانہ گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص اور ۷۰ مرتبہ اللہ الصمد پڑھیں اور اس عمل کو مستقل جاری رکھیں۔ انشاء اللہ تمام جانور مطیع ہوں گے اور اس کو کبھی نقصان نہیں پہنچ سکے گا۔

برائے حصول روزگار

اگر کسی شخص کی روزی کا کوئی ذریعہ نہ ہو اور کاروبار کرنے کے لئے کوئی سرمایہ نہ ہو تو اس کو چاہئے کہ نوچندی جمعہ سے یہ عمل شروع کرے۔ روزانہ ۱۴۱ مرتبہ سورۂ اخلاص اور سو مرتبہ یا رزاق نماز فجر کے بعد پڑھے، اول و آخیر ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھے اور روزانہ اللہ سے دعا کرے نیز اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالے۔ انشاء اللہ بہت جلد اس کو روزگار نصیب ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۵۰	۲۵۳	۲۵۶	۲۴۳
۲۵۵	۲۴۴	۲۴۹	۲۵۴
۲۴۵	۲۵۸	۲۵۱	۲۴۸
۲۵۲	۲۴۷	۲۴۶	۲۵۷

بحق یا رزاق

رجوع خلائق کے لئے

اگر کوئی یہ چاہتا ہو کہ وہ دنیا والوں کی نظروں میں مقبول ہو جائے اور دنیا والے بھی اس کی عزت و احترام کرنے پر مجبور ہوں اور لوگ اس کی اطاعت سے روگردانی نہ کریں، وہ جہاں بھی جائے اس کی بات کا وزن رہے اور دنیا والے اس کی رائے کو فوقیت دیں تو اس کو یہ عمل کرنا چاہئے۔ اس عمل کی شروعات نوچندی جمعرات سے کرے اور روزانہ مغرب کی نماز کے بعد ۱۱ مرتبہ درود شریف ۱۴۱ مرتبہ آیت الکرسی اور ۴۵۰ مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْل پڑھے، اس کے بعد پھر ۱۴۱ مرتبہ آیت الکرسی اور ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھ کر عمل ختم کر دے۔ اس عمل سے پہلے آیت الکرسی اور چاروں قل ایک ایک مرتبہ پڑھ کر اپنا حصار کر لے اس عمل کو لگاتار ۴۱ دن تک جاری رکھے۔ ۴۱ ویں دن یہ نقش تیار کر کے ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لے۔ انشاء اللہ دنیا والے مسخر ہوں گے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰۵	۱۱۸	۱۱۵	۱۱۲
۱۱۶	۱۱۱	۱۰۶	۱۱۷
۱۱۰	۱۱۳	۱۲۰	۱۰۷
۱۱۹	۱۰۸	۱۰۹	۱۱۴

چور کا اندازہ کرنے کے لئے

اگر کسی شخص کا مال یا کوئی چیز چوری ہوگئی ہو اور وہ یہ اندازہ کرنا چاہتا ہو کہ چور کون ہے تو اس کو چاہئے کہ نمازِ مغرب کے بعد دو رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ شمس سات بار اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ واللیل سات بار پڑھے سلام پھیرنے کے بعد ایک سو مرتبہ درود شریف پڑھے اور اس کے بعد ۴۵۰ مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْل پڑھے۔ آخر میں ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھے اور یہ نقش تکیہ کے نیچے رکھ کر سو جائے۔ انشاء اللہ وہ چور کو خواب میں دیکھ لے گا یا کوئی بزرگ آکر اس کے نام کی نشاندہی کریں گے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ا	ل	م	ص
م	ص	ا	ل
ص	م	ل	ا
ل	ا	ص	م

ہر مقصد میں کامیابی کے لئے

اس عمل کو ایسے افراد کریں جو انتہائی مشکل میں گرفتار ہوں یا وہ سماج میں کسی وجہ سے بے عزت ہوگئے ہوں یا وہ افراد جو یہ چاہیں کہ ان کو سماج میں کوئی مقام ملے اور ان کی وقعت ہو۔ اللہ تعالیٰ اس عمل کی بدولت مشکلات اور مصائب سے نجات دے گا، لوگوں کی نظروں میں مقبولیت ہوگی، کھویا ہوا وقار دوبارہ حاصل ہوگا، تمام مقاصد حسنہ میں کامیابی ملے گی۔ اگر کوئی شخص اس عمل کو روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ چالیس روز تک پڑھے تو وہ اس عمل کا عامل بن جائے گا۔ اس کے بعد جس مقصد کے لئے بھی وہ اس عمل کو ۷ مرتبہ پڑھے گا وہ کام ہو جائے گا اور اگر سات مرتبہ پڑھنے سے کوئی کام نہ ہوگا تو عشاء کی نماز کے بعد ۱۲۵ مرتبہ پڑھ لے انشاء اللہ وہ کام ہو جائے گا۔ عامل کو چاہئے کہ عمل کی زکوۃ شروع کرتے وقت مندرجہ ذیل نقش گلاب و زعفران سے لکھ کر اپنے ایک بازو پر باندھ لے اور اس کے بعد اس نقش کو مستقل باندھے رکھے۔ اس عمل اور اس نقش کی برکت سے قدم قدم پر کامیابی ملے گی اور عزت و وقار میں اضافہ ہوگا۔ عمل یہ ہے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. بِسمِ اللّٰهِ بَابُنا تبارك حِيْطَانُنا يٰس سَقفُنَا كٓهٰيٰعٓصٓ كِفَايَتُنَا حٰمٓعٓسٓقٓ حِمَايَتُنَا فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ.

اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

نقش یہ ہے۔

ک	ہ	ی	ع	ص	ح	م	ع	س	ق
ہ	ی	ع	ص	ح	م	ع	س	ق	ک
ی	ع	ص	ح	م	ع	س	ق	ک	ہ
ع	ص	ح	م	ع	س	ق	ک	ہ	ی
ص	ح	م	ع	س	ق	ک	ی	ی	ع
ح	م	ع	س	ق	ک	ی	ع	ع	ص
م	ع	س	ق	ک	ع	ع	ص	ص	ح
ع	س	ق	ک	ع	ص	ص	ح	ح	م
س	ق	ک	ع	ص	ح	ح	م	م	ع
ق	ک	ع	ص	ح	م	م	ع	ع	س
ک	ع	ص	ح	م	ع	ع	س	س	ق

موذی جانوروں سے حفاظت کے لئے

اگر کوئی شخص روزانہ گیارہ مرتبہ نمازِ فجر اور نمازِ عشاء کے بعد اس عمل کو پڑھنے کا معمول بنائے تو وہ سانپ، بچھو اور دوسرے زہریلے جانوروں سے محفوظ رہے اور اگر خدانخواستہ کوئی موذی جانور کاٹ بھی لے تو اس شخص پر کوئی اثر نہیں ہوگا۔ عمل یہ ہے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَ رَبِّكُمْ مَامِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ.

رجعت دکان وکاروبار

اگر کوئی شخص کسی رجعت کا شکار ہو اور یہ رجعت کسی عمل کی وجہ سے یا کسی عمل میں غلطی کی وجہ سے ہوگئی ہو اور اس کی وجہ سے صحت پر مضر اثرات پڑ رہے ہوں اور کاروبار بھی بند ہوگیا ہو تو اس سے نجات حاصل کرنے کے لئے مکمل تنہائی میں پاک وصاف چٹائی یا کپڑے پر بیٹھ کر قبلہ رو ہوکر کالی روشنائی سے سورۂ فاتحہ مع بسم اللہ لکھے۔ ۳ نقش تیار کرے اور اس نقش کو پانی میں پکا کر اس پانی کو نہانے کے پانی میں ملا کر اس سے نہالے اور اس طرح نہائے کہ پانی زمین میں جذب ہوجائے۔ نالی وغیرہ میں نہ جائے، اس کے بعد مندرجہ ذیل ۴ عدد نقش لکھ کر اپنے مکان یا اپنی دوکان کے چاروں کونوں میں دفن کردے۔ انشاء اللہ رجعت سے نجات ملے گی۔ اگر صحت بھی متاثر ہوگئی ہو تو ایک نقش لکھ کر اپنے گلے میں ڈال لے۔

۷۸۶

ھوالقاھر	ھوالقادر	ھوالقادر	ھوالقادر	ھوالقادر	ھوالقادر
ھوالقادر	ھوالقادر	ھوالقادر	ھوالقادر	ھوالقادر	ھوالقادر
ھوالقادر	ھوالقادر	ھوالقادر	ھوالقادر	ھوالقادر	ھوالقادر
ھوالقادر	ھوالقادر	ھوالقادر	ھوالقادر	ھوالقادر	ھوالقادر
ھوالقادر	ھوالقادر	ھوالقادر	ھوالقادر	ھوالقادر	ھوالقادر
ھوالقادر	ھوالقادر	ھوالقادر	ھوالقادر	ھوالقادر	ھوالقادر

کاروبار شروع کرنے سے پہلے

اگر کوئی شخص کوئی دکان کھولے اور اس کو اس بات کا اندیشہ ہو کہ دکان چلے گی یا نہیں تو اس کو چاہئے کہ دکان تیار ہوجانے کے بعد یا کرائے پر لینے کے بعد ۱۹ اگربتی لے اور ہر اگربتی پر ۱۹ مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر دم کردے، اس کے بعد اگربتیوں کو دکان میں جلادے اور اس نقش کو دروازے کے سامنے لگادے۔ انشاء اللہ دکان خوب چلے گی۔

اللہ	اللہ	اللہ	اللہ
اللہ	الصمد	الصمد	اللہ
اللہ	الصمد	الصمد	اللہ
اللہ	اللہ	اللہ	اللہ

رکاوٹیں دور ہوں

بعض لوگ دنیاوی الجھنوں اور مسائل ومصائب میں اس طرح پھنس جاتے ہیں کہ ان کے سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ اس کی وجہ کیا ہے؟ اور بعض مرتبہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ کام بنتے بنتے بگڑ جاتا ہے۔ بعض لوگ کسی عمل کی رجعت کا شکار ہوجاتے ہیں۔ بعض لوگ سحر اور بندش کی وجہ سے مسائل کا شکار ہوجاتے ہیں۔ بعض لوگوں پر گردش کا اثر ہوتا ہے اور بعض لوگ حسد اور ہائے ہائے کا شکار ہوتے ہیں۔ ان تمام صورتوں میں ذیل کے عمل سے نجات حاصل کی جاسکتی ہے۔ جو لوگ اس طرح کی آفتوں، الجھنوں اور مسئلوں کا شکار ہوں وہ اس عمل کو لکھ کر اپنے پاس رکھیں، اپنے بازو پر باندھیں یا اپنی جیب میں رکھیں اور اس عمل کو روزانہ مغرب کے بعد ایک بار اس وقت تک پڑھتے رہیں جب تک مصائب سے نجات نہ مل جائے۔ عمل یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَادَائِمَ العِزِّ وَالْبَقَاءِ وَ يَاوَاهِبَ الْجُوْدِ وَالعَطَاءِ وَ يَاوَدُوْدُ ذُوالْعَرْشِ الْمَجِيْدُ فَعَّالٌ لِمَّا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِاَوَّلِنَا وَ آخِرِنَا وَ اٰيَةً مِنْكَ وَارْزُقْنَا وَ اَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ. بحرمة تنكفيل بحقِ يَاصَمَد الْغفَّار عَلٰى خَلْقِهٖ بِلُطْفِهٖ يَاصَمَدْ.

رکاوٹ سے نجات کے لئے

رکاوٹ کسی بھی طرح کی ہو، بندش کی وجہ سے ہو، سحر کی وجہ سے یا ستاروں کی گردش کی وجہ سے یا اپنی کسی غلطی کی وجہ سے ہو اس نقش کو لکھ کر اپنے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ ہر طرح کی رکاوٹ سے نجات مل جائے گی۔

۷۸۶

سلام علیٰ نوح فی العٰلمین			
۳۲۲	۶۴	۱۱۰	۱۳۱
۱۰۹	۱۳۲	۳۲۱	۶۵
۱۳۳	۱۱۲	۶۲	۳۲۰
۶۳	۳۱۹	۱۳۴	۱۱۱

شادی کی راہ میں رکاوٹ کے لئے

بعض مرتبہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی لڑکی کی شادی میں رکاوٹیں پڑتی ہیں اوراس کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔ اس طرح کی رکاوٹ سے نجات پانے کے لئے نوچندی جمعرات کوکسی دریا سے پانی لائیں اوراس پانی پرسومرتبہ چاروں قل پڑھ کردم کرلیں پھراس پانی کوصبح کو کھانے پینے سے پہلے۔ سات دن تک غسل کریں۔ اس پانی دریا سے لاکرمٹی کے برتن میں جیسے مٹکا وغیرہ اس میں رکھے اوراس پانی میں تھوڑا ساپانی لے کراس میں دوسرا پانی ملالے لیکن اگر سارادریا کا ہو توجلد اثر ہوتا ہے۔ ۷ دن کے بعد مندرجہ ذیل نقش گلے میں ڈال لے۔ انشاءاللہ تمام رکاوٹیں دورہوجائیں گی اورشادی کے لئے راہیں کھل جائیں گی۔

۷۸۶

۴۷۱۹۹	۴۷۲۱۳	۴۷۲۱۰	۴۷۲۰۶
۴۷۲۱۱	۴۷۲۰۵	۴۷۲۰۰	۴۷۲۱۲
۴۷۲۰۴	۴۷۲۰۸	۴۷۲۱۵	۴۷۲۰۱
۴۷۲۱۴	۴۷۲۰۲	۴۷۲۰۳	۴۷۲۰۹

ڈراورخوف سے نجات کے لئے

اگرکوئی شخص کسی طرح کے ڈراورخوف میں مبتلا ہواور بظاہراس کی کوئی وجہ بھی نہ ہولیکن اس کادل اس قدرکمزورہوگیا ہوکہ ہرچیز سے اس کوڈرلگتا ہوتواس نقش کولکھ کرگلے میں ڈال لے۔ انشاءاللہ ہرطرح کے ڈراورخوف سے نجات ملے گی۔

۷۸۶

بسم	اللہ	الرحمٰن	الرحیم
بسم	اللہ	الشافی	الحمد للہ
بسم	اللہ	الکافی	سبحان اللہ
بسم	اللہ	المعانی	فلاں ابن فلاں

فلاں ابن فلاں کی جگہ مریض کا نام مع والدہ لکھیں

جادو کے اثرات سے نجات کے لئے

اگرکسی گھرمیں سے کوئی چیز ایسی مل جائے کہ اس پر جادو کا شبہ ہو، وہ چیز زمین کھودنے پرملی ہو یا گھرمیں پڑی ہوئی ملی ہوتو اس کی نحوست اور اثرات سحر کو دفع کرنے کے لئے مٹی کا ایک گھڑا لیں اور اس میں سادہ پانی بھرلیں، پھراس پر سومرتبہ چاروں قل پڑھ کردم کردیں۔ اس کے بعد وہ چیز جوگھر سے ملی ہے اس کو اس گھڑے میں ڈال دیں اوراس گھڑے کو چلتے پانی میں چھوڑ دیں۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل نقش کوکالی روشنائی سے لکھ کراس کو پانی میں پکا کراس پانی کوگھر کے سب کونوں میں چھڑکیں اورتعویذ کا کاغذ گھرکی دہلیز میں دبا دیں۔ انشاءاللہ جادو کے اثرات سے نجات ملے گی اور جادواس کی طرف لوٹ جائے گا جس نے جادوکروایا تھا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

الحق	الموجود	الحق	الموجود	الحق
الموجود	الحق	الموجود	الحق	الموجود
الحق	الموجود	الحق	الموجود	الحق
الموجود	الحق	الموجود	الحق	الموجود
الحق	الموجود	الحق	الموجود	الحق
الموجود	الحق	الموجود	الحق	الموجود
الحق	الموجود	الحق	الموجود	الحق

نظرِ بد سے نجات کے لئے

نظرِ بد سے محفوظ رہنے اورنظرِ بد سے نجات پانے کے لئے مندرجہ ذیل آیات لکھ کرتعویذ بنا کراس میں ایک سیاہ مرچ رکھ لیں اور تعویذ کو کالے کپڑے میں پیک کرکے اپنے گلے میں ڈال لیں۔ انشاء اللہ نظربد سے محفوظ رہے گا اوراگرنظربد کا شکار ہوگا تو اس سے نجات مل جائے گی۔

آیت یہ ہیں: بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم. الشَّیْطَانُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ وَاللّٰہُ یَعِدُکُمْ مَّغْفِرَۃً مِّنْہُ وَفَضْلًا. وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ. یُّؤْتِی الْحِکْمَۃَ مَنْ یَّشَآءُ. وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَۃَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا. وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّا اُولُو الْاَلْبَابِ.

ہردلعزیز بننے کے لئے

اگرکوئی شخص یہ چاہتا ہوکہ وہ ہردلعزیز بنے اوردیکھنے والے اس

کو محبت کی نظروں سے دیکھیں تو روزانہ مغرب کی نماز کے بعد اس آیت کو ایک مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں اور اول و آخر ایک مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ ہردلعزیزی کی دولت سے سرفراز
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۸۸۶	۱۹۰۰	۱۸۹۷	۱۸۹۳
۱۸۹۸	۱۸۹۲	۱۸۸۷	۱۸۹۹
۱۸۹۱	۱۸۹۵	۱۹۰۲	۱۸۸۸
۱۹۰۱	۱۸۸۹	۱۸۹۰	۱۸۹۶

برائے خیر و برکت

اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی دکان میں خوب خیر و برکت ہو تو مندرجہ ذیل نقوش کو سو کے نوٹ پر آگے پیچھے ہری روشنائی سے لکھ کر اور ان دونوں نقوش کو ہری پنسل سے لکھ کر دکان میں فریم کر کے آویزاں کرے۔ انشاء اللہ اس قدر خیر و برکت ہوگی کہ عقل حیران ہوگی۔ اور اگر ان دونوں اسماءِ الٰہی کی ایک ایک تسبیح دکان میں بیٹھ کر پڑھ لیا کریں تو سونے پر سہاگہ ہوگا۔

نقش یہ ہیں۔

۷۸۶

ل	ط	ی	ف
ف	ل	ی	ط
ط	ف	ی	ل
ل	ط	ی	ف

۷۸۶

ف	ت	ا	ح
ح	ف	ا	ت
ت	ح	ا	ف
ف	ت	ا	ح

دشمن کو مغلوب کرنا

اگر کوئی شخص روزانہ مندرجہ ذیل کلمات کو عشاء کی نماز کے بعد ۱۰۰ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائے تو اس کے دشمن اور حاسد اس کے سامنے سرنگوں رہیں گے اور اگر اس کے خلاف کوئی بھی حاسد اور دشمن اپنا قدم اٹھائے گا تو خود منہ کی کھائے گا، ان کلمات کو ۴۰ دن تک روزانہ ۱۰۰ مرتبہ پڑھیں پھر ہمیشہ ۲۱۰ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔ انشاء اللہ ایسے فوائد سامنے آئیں گے کہ پڑھنے والے کو خود حیرت ہوگی

اور اس کا دبدبہ اور رعب دشمنوں پر قائم رہے گا۔ کلمات یہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم یا کریم کرم کر یا رحیم رحم کر حسد والوں کو نرم کر ہر مشکل کو آسان کر برحمتک یا ارحم الراحمین

جسمانی تکالیف سے شفایابی کے لئے

اگر کوئی شخص جسمانی درد یا تکلیف میں مبتلا ہو تو مندرجہ ذیل نقش کو تانبے پر کندہ کرا کر اس کو زیتون کے تیل میں ڈال لے اور اس تیل سے اس جگہ مالش کرے جہاں درد ہوتا ہو اور اسی نقش کو کالی روشنائی سے کاغذ پر لکھ کر اپنے گلے میں ڈالے اور اسی نقش کو گلاب و زعفران سے لکھ کر پانی میں ڈال دے اور اسی پانی کو صبح شام سات دن تک پئے۔ انشاء اللہ ہر تکلیف اور ہر طرح کے درد سے نجات ملے گی۔
نقش یہ ہے

۷۸۶

لا الہ	الا انت	سبحانک	انی کنت
من	الظالمین	لا الہ	الا انت
سبحانک	انی کنت	من	الظالمین
لا الہ	الا انت	سبحانک انی	من الظالمین

میاں بیوی کی محبت کے لئے

اگر میاں بیوی میں سے کوئی ایک شخص اپنی شریک حیات سے بیزار ہو اور اس کی حق تلفی کرتا ہو تو اس کے دل میں محبت پیدا کرنے کے لئے اس عمل کو کریں اور پانی پر دم کر کے پلائیں۔ انشاء اللہ اس کے دل میں محبت پیدا ہوگی اور ایسی محبت پیدا ہوگی کہ وہ ایک لمحہ کے لئے اپنی شریک حیات سے غفلت نہیں برتے گا، اس کے حقوق ادا کرے گا اور اس کی محبت میں گرفتار رہے گا۔

اس عمل کو چینی کی پلیٹ پر گلاب و زعفران سے لکھیں اور پانی سے دھو کر پلائیں۔ ہر جمعرات کو یہ عمل کریں اور سات جمعراتوں تک کریں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم یا اللہ یا اللہ یا اللہ لا الہ الا اللہ العلی العظیم یا اللہ یا اللہ یا اللہ یا اللہ لا الہ الا اللہ بدیع السمٰوٰت والارض برحمتك یا ارحم الراحمین فلاں ابن فلاں علی حب فلاں ابن فلاں (اس جگہ پہلے مطلوب کا نام مع والدہ پھر طالب مع والد کا نام لکھیں)

عملیات حروف صوامت

مولانا حسن الہاشمی
فاضل دار العلوم دیوبند

قسط نمبر: ۲۹

برائے آسانی از مشکلات

حروف صوامت کے کچھ حیرت انگیز عملیات قارئین کے لئے نقل کئے جارہے ہیں۔ ان عملیات میں ان اسماء الٰہی کے ذریعہ روحانی مدد حاصل کی جائے گی جو حروف صوامت پر مشتمل ہوں۔ طریقہ کار یہ ہے کہ طالب کے نام اور اس کی والدہ کے نام کے نقطے والے حروف وضع کرنے کے بعد جو حروف باقی رہیں گے ان کے اعداد میں اسم الٰہی کے اعداد شامل کریں گے اور نقش خالی البطن تیار کریں گے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ کل اعداد کو ۱۲ سے تقسیم کردیں گے۔ حاصل تقسیم کو نقش کے پہلے خانہ میں لکھیں گے اس کے بعد ہر خانہ میں اتنے ہی اعداد کا اضافہ کرتے رہیں گے۔ اگر ۱۲ سے تقسیم کے بعد کچھ بچے تو ان اعداد کو خانہ ۶ میں بڑھادیں گے۔ اس کے بعد حسب قاعدہ ہر خانہ میں پہلے والے خانہ کے اعداد کا اضافہ کرتے رہیں گے۔ نقش صحیح بن جائے گا اور ہر سطر کی میزان برابر آئے گی۔ نقش کے پیٹ میں طالب کا نام مع والدہ اور مع مقصد لکھیں گے۔ نقش دو عدد بنیں گے، ایک طالب کے گھر میں لٹکے گا اور ایک نقش طالب کے سیدھے بازو پر بندھے گا۔ دونوں ہی نقش فیروزی یا نیلے رنگ کے کپڑے میں پیک ہوں گے۔ مثلاً شریف احمد ابن خالدہ بیگم کیلئے برائے نجات از مشکلات نقش تیار کرنا ہے۔ تو اس طرح کریں گے۔ شریف احمد کے نام میں ۳ حرف نقطے والے ہیں باقی حروف مع اعداد یہ ہیں۔

ر، ا، ح، م، د۔ اعداد۔ ۲۱۳

خالدہ بیگم میں ۳ حروف نقطے والے ہیں، باقی حروف مع اعداد یہ ہیں ا، ل، د، ہ، گ، م۔ اعداد ۱۰۰

اسم الٰہی "یا مُسَہِّلُ" (آسانی پیدا کرنے والے) اعداد ۱۳۵

میزان
۲۱۳
۱۰۰
۱۳۵
۴۴۸

۱۲)۴۴۸(۳۷
۳۶
۸۸
۸۴
۴

۴۴۸ کو ۱۲ سے تقسیم کیا۔

حاصل تقسیم ۳۷ ہے۔ تقسیم کے بعد ۴ باقی رہے، ۳۷ کو خانہ اول میں رکھ کر ہر خانہ میں ۳۷ کا اضافہ کرتے رہیں گے لیکن چونکہ کسر واقع ہو رہی ہے اس لئے چھٹے خانہ میں بجائے ۳۷ کے ۴۱ عدد کا اضافہ کرینگے نقش کی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۳	۸	۱
۷		۵
۲	۴	۶

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۱۱	۳۰۰	۳۷
۲۶۳	الٰہی شریف احمد ابن خالدہ بیگم کے لئے آسانی فرمادیں	۱۸۵
۷۴	۱۴۸	۲۲۶

دیکھئے ہر طرف کی میزان ۴۴۸ ہی ہے۔

دوسری مثال محمد ندیم ابن سلطانہ۔ اسم الٰہی یا واصل (بچھڑے ہوئے سے ملانے کے لئے) نقطے والے حروف وضع کئے۔

م، ح، م، د، م، اعداد ۱۳۶
س، ل، ط، ا، ہ، اعداد ۱۰۵
اسم الٰہی، یا واصل، اعداد ۱۲۷
میزان ۳۶۸

۱۲)۳۶۸(۳۰
۳۶
×۸

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۹۰	۳۳۰	۳۰
۲۱۰	الٰہی محمد ندیم ابن سلطانہ کو بچھڑے ہوئے سے ملادے	۱۵۰
۶۰	۱۲۰	۱۸۸

ایک منہ والا رودراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا رودراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ایک منہ والے رودراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا رودراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔اس کو پہننے سے بھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔جس کے گلے میں ایک منہ والا رودراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا رودراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا رودراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے،ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے۔جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے۔ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے۔یہ اللہ کی ایک نعمت ہے اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہو۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند

شائقین اس نمبر پر رابطہ قائم کریں۔ 9897648829

قسط نمبر: ۵۲

کرشماتِ جَفر

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

مقدمات میں کامیابی، ترقی رزق، محبت و تسخیر، فتوحات اور مقبولیت عامہ کے لئے ایک نادر تحفہ

رزق میں خیرو برکت، آمدنی میں زبردست اضافے، باہمی تعلقات میں پختگی، لوگوں میں مقبولیت اور فتوحات عامہ کے لئے ایک ایسا طریقہ قارئین کے لئے پیش کیا جارہا ہے جو روحانی تجربات کی کسوٹی پر پورا اُترتا ہے اور جس کو کرنے کے بعد حیرت انگیز نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

یہ طریقہ پوشیدہ اور مخفی خزانوں کا ایک خاص حصہ ہے جسے افادیت عامہ کے لئے نقل کیا جارہا ہے۔ اس روحانی طریقہ کی ۲۸ قسطیں پیش کی جائیں گی۔ اب تک ۷ قسطیں پیش کی جاچکی ہیں۔ اس ماہ آٹھویں قسط قارئین کی نذر کی جارہی ہے۔ ان تمام قسطوں سے اپنے نام کے پہلے حرف کے مطابق استفادہ کریں۔ قارئین اس مضمون کی ہر قسط کو پوری گہرائی کے ساتھ پڑھیں تاکہ استفادہ کرتے وقت کوئی بھول چوک نہ ہوجائے۔ طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے طالب اپنے نام والدہ کے نام کے اعداد برآمد کرے۔ مثلاً طالب کا نام ذکی اور والدہ کا نام انیس فاطمہ ہے۔ ذکی کے اعداد ۷۳۰، انیس فاطمہ کے اعداد ۲۵۶ اور دونوں کے مجموعی اعداد ۹۸۶ ہیں۔ چونکہ طالب کے نام کا پہلا حرف ذ ہے۔ اس لئے قرآن حکیم میں حرف ذ جتنی بار استعمال ہوا ہے اس کو ۷ سے ضرب دیں گے۔ ضرب کے بعد جو تعداد آئے گی اس کو شامل کریں گے۔ قرآن حکیم میں حرف ذ ۴۶۷۷ بار استعمال ہوا ہے اس کی ۷ گنی تعداد بنتی ہے۔ ۳۲۷۳۹ قرآن حکیم میں صرف ایک صورت ایسی ہے جس کا نام حرف ذ سے شروع ہوتا ہے۔ وہ سورۃ ہے سورہ الذاریات۔ اس کے کل اعداد ۱۹۵۴۴ ہیں۔ اسماء حسنیٰ میں سے صرف ایک اسم الٰہی ذ سے شروع ہوتا ہے وہ ہے۔ یا ذوالجلال والاکرام اس کے اعداد ۱۱۰۰ ہیں۔

ان سب کی مجموعی تعداد یہ بنتی ہے۔

نام طالب مع والدہ	۹۸۶
حرف ذ کی تعداد ۷ سے ضرب دے کر	۳۲۷۳۹
سورۂ ذاریات کے اعداد	۱۹۵۴۴
اعداد اسم الٰہی	۱۱۰۰
ٹوٹل	۵۴۳۶۹
ان میں سے وضع کئے	۶۰۰

۴)۵۳۷۶۹(۱۳۴۴۲
۴
۱۳
۱۲
۱۷
۱۶
۱۶
۱۶
×۹
۸
۱

تقسیم کے بعد حاصل قسمت ۱۳۴۴۲ آیا اور ایک باقی رہا۔ نقش کے پہلے خانہ میں ۱۳۴۴۲ رکھ کر ہر خانہ میں ۲۰ کا اضافہ کریں گے۔ نقش میں چونکہ کسر آرہی ہے اس لئے ۱۳ ویں خانہ میں ۲۰ کے بجائے ۲۱ کا ضافہ کریں گے۔ نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۳۵۸۲	۱۳۶۴۲	۱۳۷۰۳	۱۳۴۴۲
۱۳۶۸۳	۱۳۴۶۲	۱۳۵۶۲	۱۳۶۶۲
۱۳۳۸۲	۱۳۷۴۳	۱۳۶۰۲	۱۳۵۴۲
۱۳۶۲۲	۱۳۵۲۲	۱۳۵۰۲	۱۳۷۲۳

وکفیٰ باللہ شہیدا محمّد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم

دو نقش تیار کئے جائیں گے، ایک نقش طالب کے گلے میں ڈلے گا اور دوسرا نقش طالب کے گھر میں لٹکے گا۔ دونوں نقش ہرے کپڑے میں ہوں گے۔ ان دونوں نقش کو اگر اتوار کے دن تیار کریں تو بہتر ہے ورنہ کسی بھی دن شمس کی ساعت میں تیار کریں۔ اگر نوچندی اتوار یا نوچندی جمعرات کو ساعت شمس میں تیار کریں تو ان کی تاثیر انشاءاللہ دگنی ہوجائیگی۔

(باقی آئندہ)

ضروری اعلان

اعلامیہ نمبر-۲۱

مولانا حسن الہاشمی کے مندرجہ ذیل شاگردوں کی تفصیل موصول ہوچکی ہے۔ دیگر شاگردوں سے گذارش ہے کہ وہ جلد از جلد ایک پوسٹ کارڈ پر اپنی تفصیل روانہ کریں۔ ہاشمی روحانی مرکز، دیوبند ایک ڈائرکٹری شائع کرنے کا پروگرام بنا رہا ہے اس کے لئے ہر شاگرد کی تفصیل ہمیں موصول ہوجانی ضروری ہے۔ ڈائریکٹری میں ہر شاگرد کا مکمل پتہ اور فون نمبر بھی چھاپا جائے گا اس لئے اپنا مکمل پتہ، فون نمبر یا موبائل نمبر بھی ضرور لکھیں۔ اگر چہ ریکارڈ دفتر میں تمام شاگردوں کا موجود ہے لیکن دوبارہ ان کے پتے اور فون نمبر اس لئے منگا رہے ہیں تاکہ پتے اور فون نمبر میں اگر کوئی تبدیلی ہوگئی ہو تو واضح ہوجائے۔ جن شاگردوں کا نام ابھی تک اگر لسٹ میں نہیں چھپا ہے تو وہ فوراً ایک پوسٹ کارڈ روانہ کریں۔ ہاشمی روحانی مرکز سے جو ڈائریکٹری شائع ہوگی اس میں سب شاگردوں کے نام اور پتے ہونے ضروری ہیں۔ یہ ریکارڈ سب شاگردوں کو دائمی فائدہ پہنچائے گا۔ یہ ڈائریکٹری تمام شاگردوں کو بھی بھیجی جائے گی۔

نمبر	نام	علاقہ	T. No.
603	محمد اسماعیل	مکہ محلّہ، چامراج نگر، کرناٹک	T/642/09
604	محمد صدیق عالم قاسمی	سلاوٹوں کا محلّہ، سجان گڑھ، چورو	T/643/09
605	مولانا محمد مسلم قاسم	مدرسہ جامع الاسلام ضلع گریڈیہ	T/644/09
606	محمد عرفان	اے آ گز کلیانی شاہ پیٹ بیجاپور	T/645/09
607	عبدالعزیز عمر جی پٹیل	لکشمی ٹاور، یوجانگر ایسٹ تھانہ ممبئی	T/6648/09
608	محمد مظفر انصاری	سمنپورہ، بی وی کالج، پٹنہ، بہار	T/6149/09
609	محمد آصف	جی ٹی بی نگر، کریلی الہ آباد یوپی	T/61653/09
610	محمد عرفان	محلّہ اندر پور قصبہ سنسپور ہریدوار	T/654/09
611	ظہور الاسلام	کری باغ، چندورہ بڑگام، کشمیر	T/655/09
612	محمد کمال الدین	اچھے ریڈی نگر، فلک نما حیدرآباد	T/656/09
613	انیس احمد	گلی نمبر ۱۸ اولڈ برج پوری، دہلی	T/659/09
614	محمد عاقل	گاؤں ادماہی، پوسٹ کوٹا، ناگل	T/660/09
615	مفتی طاہر	چاندنی چوکی، رویوار پیٹ کولاپور	T/661/10
616	آفاق احمد	دبیر الدولہ پھاٹک والی مسجد، لکھنؤ	T/662/10
617	محمد نوشاد	ملن سائیکل اسٹور پناسہ، کھنڈوا	T/663/10

نمبر	نام	علاقہ	T. No.
618	شیخ عبداللہ	مدنی آیورویدک فارمیسی، گنگور	T/664/10
619	حمیرہ فردوس عرف ہما	واٹر ٹینک، گاندھی پارک عادل آباد	T/665/10
620	ضمیر	گروار پیٹ، ضلع ستارا ایم ایس	T/666/10
621	پٹیل عرفان	آشیانہ نگر، کنتھاریہ ضلع بھروچ	T/667/10
622	محمد مسعود	فروٹ مرچنٹ، آئی ڈی ہلی ٹمکور	T/668/10
623	سید احمد باشا	سی این اے روڈ پڈور، ونیمباڑی	T/669/10
624	محمد عابد	ینا پٹھی، تحصیل سردھنا، ضلع میرٹھ	T/670/10
625	محمد الیاس نعیمی	درگاہ شریف تحصیل ٹانڈہ، رامپور	T/671/10
626	عبدالستار	ٹبہ روڈ، گلابیباغ، لدھیانہ، پنجاب	T67210
627	انوار حسین	سورج نگر، ایسٹ ٹیوگوریہ کولکاتا	T/673/10
628	ٹی وی محمد انصار	اونچی اسٹریٹ، ونیمباڑی، تمل ناڈو	T/674/10
629	عزیز الرحمٰن انصاری	فرحت نگر، دبیر پورہ، حیدرآباد	T/675/10
630	ضیاء اللہ	مادھوپور، رائے گنج ضلع اتر دیناجپور	T/675/10
631	اشرف علی خان	شیخ پورہ،، آباد پور، کٹیہار، بہار	T/677/10
632	ناٹامکر محمد سلیم باشا	عیدگاہ روڈ محمود آباد، ویلور، تملناڈو	T/678/10

جن شاگردوں کا ٹی نمبر ابھی تک جاری نہیں ہوا ہے وہ بھی اپنا نام ، پتہ وغیرہ بھجوادیں۔ انہیں ٹی نمبر بھیج دیا جائے گا۔

نام ______ ولدیت ______ ٹی نمبر ______ مکمل پتہ ______ فون/موبائل نمبر ______

شاگرد اپنا شناختی کارڈ (پہچان پتر) یا راشن کارڈ ضرور روانہ کریں، اس کے بغیر ڈائریکٹری میں اندراج ممکن نہیں ہے۔

(جن شاگردوں کی تفصیل موصول ہوجائے گی ان کے نام رسالے میں شائع کردیئے جائیں گے تاکہ ان کو بھی اطمینان ہوجائے)۔

ہمارا پتہ : ہاشمی روحانی مرکز، محلّہ ابوالمعالی، دیوبند، ضلع سہارنپور، یوپی، پن کوڈ نمبر 247554

معجزہ، شعبدہ اور سحر

احمد غزالی شہیدی

A.Lehmann کا نظریہ ہے کہ سحر اوہام سے پیدا ہوتا ہے اور اس کی سیر حاصل تصریح اور توضیح اوہام کی اصطلاحات کے تحت ہی ممکن ہے۔ سحر اور معجزہ کا تقابل کرتے ہوئے دوسرے مقام پر وہ اپنی کوتاہ نظری کا مظاہرہ ان الفاظ میں کرتا ہے۔

It is all question of stand point. Aaron Performing miracles while his egyptian rivals are mere magicians"

یہ کہتے ہوئے A.Lehmann سے صریح غلطی سرزد ہوئی ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کے مدمقابل جو ساحرین تھے انہوں نے trick یا شعبدہ دکھایا، جب کہ موسیٰ علیہ السلام سے اللہ کی مدد سے سچا معجزہ صادر ہوا تو گویا دو واقعات کا ظہور مختلف بنیادوں پر ہوا۔ انسانوں کا stand Point اس معاملے میں بے حقیقت ہے۔ دونوں کی نوعیت سراسر مختلف ہے۔ مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ لکھتے ہیں۔

(قصص القرآن اول دوم۔ ص ۴۲۹)

پس معجزہ دراصل براہ راست خدائے تعالیٰ کا فعل ہے۔ جو بغیر اسباب کے ایک صادق کی صداقت کے لئے وجود میں آتا ہے اور وہ کسی اصول اور قوانین پر مبنی نہیں ہوتا کہ ایک فن کی طرح سیکھا جائے اور نبی ہر وقت اس کے کردکھانے پر قادر ہو، تاوقتیکہ مخالفین صداقت کے سامنے بطور تحدی (چیلنج) اس کو دکھانے کی ضرورت پیش نہ آجائے۔ سو جب وہ اہم وقت آتا ہے اور نبی خدا سے رجوع کرتا ہے تو خدائے تعالیٰ کی جانب سے اس کو کردکھانے کی قوت عطا ہوجاتی ہے۔ بخلاف سحر اور جادو کہ وہ "فن" ہے کہ جس کو اس کے اصول وقوانین کی پابندی کے ساتھ ہر فن داں ساحر ہر وقت کام میں لاسکتا۔ اس کے اسباب اگرچہ عام نظروں سے پوشیدہ ہوتے ہیں لیکن اس فن کے تمام واقف کار اس سے واقف ہوتے ہیں۔ اسی لئے وہ دوسرے علوم وفنون کی طرح مدون ومرتب فن ہے، جس کو مصریوں، چینیوں اور ہندیوں نے بہت فروغ دیا اور حد کمال کو پہنچایا۔ یہ مسئلے کی علمی حیثیت ہے کہ جس سے معجزہ اور سحر کی حدود قطعاً جدا اور متمائز ہوجاتی ہیں، رہا حس اور مشاہدہ کا معاملہ تو "معجزہ" اور "سحر" میں فرق یہ ہے کہ ساحر کی عام زندگی خوف، دہشت، ایذارسانی اور بدعملی سے وابستہ ہوتی ہے اور لوگ اس نظر سے ساحر سے خوف کھاتے ہیں یا اس سے مرعوب ہوجاتے ہیں، بخلاف نبی اور رسول کے کہ اس کی تمام زندگی صداقت، خلوص، مخلوق خدا کی ہمدردی، غم گساری، تقویٰ اور طہارت سے وابستہ ہوتی ہے اور اس کا کیریکٹر بے داغ، صاف اور روشن ہوتا ہے اور وہ معجزے کو پیشہ نہیں بناتا بلکہ خاص اہم مواقع پر صداقت، اور حق کی حمایت میں اس کا مظاہرہ کرتا ہے اور وہ ایسے وقت میں معجزہ دکھاتا ہے کہ دشمن بھی اس کی عصمت، صداقت اور کردار کی پاکیزگی کے پہلے سے معترف ہوتے ہیں، مگر اس کی دعوت کو شک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور یا جحود وانکار کے نقطہ نظر سے اور پھر اس معجزہ کے طالب ہوتے ہیں نیز اگر سحر اور معجزے کا مقابلہ آن پڑے تو معجزہ غالب رہے گا اور اعلیٰ سے اعلیٰ سحر بھی مغلوب وعاجز اور اس کا عکس محال اور ناممکن ہے، چنانچہ ساحرین اور انبیاء ورسل کے مقابلے کی تاریخ اس کی شاہد عدل ہے۔

(۱۳) سحر اور کرامت میں فرق

آٹھویں صدی ہجری کے ایک کامل ولی حضرت یافعی یمنی علیہ الرحمہ اپنی تصنیف روضۃ الریاحین میں لکھتے ہیں۔ "میں کہتا ہوں کہ اگر کوئی پوچھے کہ کرامات اور سحر میں کیا فرق ہے۔ ہمیں تو بظاہر کوئی فرق معلوم نہیں ہوتا تو جواب اس کا یہ ہے کہ محققین عازمین نے فرمایا ہے کہ کرامت اور سحر میں بڑا فرق ہے۔ دیکھو سحر تو فاسق، فاجر، بددین، کفار اور جو احکام شریعت اور متابعت سنت سے روگردانی کرنے والے ہیں سب کوئی کرسکتے ہیں اور کرامات ظہور اولیاء اللہ کے ہاتھوں ہوتا ہے اور اولیاء کی شان یہ ہے کہ وہ احکام اور آداب شرعیہ میں بڑے درجے پر پہنچے ہوئے ہوتے ہیں۔

(روضۃ الریاحین۔ ص ۴۳۔)

کرامت اور سحر میں بڑا فرق یہ ہے کہ سحر کا رد ہوسکتا ہے اور کرامت کا رد نہیں ہوسکتا اور وہ وائل اور منجانب اللہ ہے۔" (۲ رضا حسین)

کرامت کا صدور صالح انسان سے مقصد خیر کے لئے اور کرم خداوندی کے طفیل ہوتا ہے۔ کرامت خدا کی عظمت ثابت کرنے کے لئے اور رد تبدیل اللہ ہوتی ہے۔ اس کے برعکس سحر کا موجب ایک گناہوں میں لت پت انسان بنتا ہے۔ جو مقاصد شر کے لئے اور تھوڑا اس فن کو فروخت کرتا ہے۔ کرامت کی توفیق چونکہ منجانب اللہ ہے اس لئے غیر اختیاری ہے اور اس کے لئے صاحب ایمان اور متقی ہونا شرط ہے۔ مگر سحر ایک اختیاری فن ہے اور ایمان اور سحر یکجا نہیں ہو سکتے۔

(۱۴) روحانی علاج

روحانی علاج بھی دعاؤں کی ایک قسم ہے۔ مگر ہر دعا میں اثر نہیں ہوتا اسی طرح ہر عامل کامیاب نہیں ہوتا۔ وہ کون ہے، جس کی دعاؤں میں اثر اور جن کے وظائف بامراد ہوتے ہیں۔ وہ ایسا شخص ہے جس میں یاد الٰہی کی concentration مسلسل برقرار رہتی ہے، گویا جب وہ اللہ کو پکارتا ہے اس وقت کوئی اور اس کے حاشیہ خیال میں نہیں ابھرتا۔ قرآن کریم میں تو یہ ارشاد ہوا ہے۔

اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ (سورۃ المومن:۶۰)

تم دعا کرو میں تمہارے لئے دعا قبول کرتا ہوں۔

حضرت میاں جی قدس اللہ روحہ فرماتے ہیں۔ اُدعونی چونکہ صرف خدا کے لئے ہے اس لئے دعا کرتے وقت کسی غیر کا خیال آئے اور کوئی اندیشہ سر اٹھائے تو ایسی دعا کا اثر نہیں ہوتا۔

وظیفہ کرتے ہوئے کسی لمحے یاد خدا سے غافل نہ ہوا جائے اور نہ ہی غیر کا خیال قریب آنے دیا جائے کیونکہ اللہ کے حضور میں بندگی کرتے ہوئے اور اسے پکارتے ہوئے ایسا کرنا ادب کے منافی اور شرک ہے۔ جن کی پاداش یہ ہوتی ہے کہ مانگنے والے کو اس کا مقصود نہیں دیا جاتا اور وہ بے مراد رہ جاتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَاذْکُرْ رَبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ (سورۃ الکہف: ۲۴) اور جب آپ بھول جائیں تو اپنے رب کا ذکر کیا کریں۔

یہاں بھول جانے والا پہلو وہی لمحہ ہے جب خیال غیر یکسوئی میں دراڑ ڈال کر اندر داخل ہوتا ہے۔ لہٰذا کثرت ذکر سے اس damage کو repair کر کے یکسوئی اور محویت کو برقرار رکھنا ضروری ہے۔ تب دعائیں انشاء اللہ مستجاب ہونے لگیں گی اور وظائف اور عملیات کے ذریعہ گوہر مقصود ہاتھ آنے لگے گا۔ اس کا ایک factor جو تسلسل کو توڑتا ہے وہ دھیان کا بھٹکنا ہے۔ لیکن اگر اسکے باوجود ذکر الٰہی جاری رکھا جائے تو وظائف میں اس قوت عمل سے برکت پیدا ہو جاتی ہے۔

(۱۵) شجر وجود اور شجر ایمان کا آفات سے تحفظ

شجر ہائے وجود ایمان کو آفات و منتر سے کس طرح محفوظ کیا جائے۔ حضرت قاسم نانوتوی کی تقریر میں اس سوال کا شافی جواب ملتا ہے۔ حضرت قاسم نانوتوی کی تقریر کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔

"یہ ایک فطری اور عام دستور ہے کہ باغ میں جب کوئی پودا زمین کو شق کرتا ہوا تخم سے باہر نکل آتا ہے تو باغبان یا مالی اس کے تحفظ میں پوری کوشش اور ہمت صرف کر دیتا ہے اور جب تک وہ جملہ آفات سے ارضی و سماوی سے محفوظ ہو کر اپنے حد کمال کو نہیں پہنچ جاتا ہے اس وقت تک بہت زیادہ تردد اور عرق ریزی کرنا پڑتی ہے۔

اب غور کرنا چاہئے کہ پودے کی زندگی کو فنا کر دینے والی یا اس کے ثمرات کے تمتع سے مالک کو محروم بنا دینے والی وہ کون کونسی آفات ہیں، جن کے شر اور مضرت سے بچا لینے میں باغبان کو اپنی مساعی کے کامیاب بنانے کی ہر وقت دھن لگی رہتی ہے۔ ادنیٰ تامل سے معلوم ہو جائے گا کہ ایسی آفات اکثر چار طرح سے ظہور پذیر ہوتی ہیں۔ جن کے انسداد کے لئے باغبان کو چار امور کی اشد ضرورت ہے۔ (اول) ایسے سبزہ خور جانوروں کے دندان و دہن کو اس پودے تک پہنچنے سے روکا جائے۔ جن کی جبلت اور خلقت میں سبزہ و گیاہ کا کھانا داخل ہے۔ (دوسرے) کنوئیں، نہر، بارش کا پانی، ہوا اور حرارت آفتابی (غرضیکہ تمام اسباب زندگی و ترقی) کے پہنچنے کا پورا انتظام ہو۔ (تیسرے) اوپر سے برف اور اولے وغیرہ جو اس کی حرارت عزیزیہ کے اختنقان کا باعث ہو، اس پر گرنے نہ پائے کیونکہ یہ چیز اس کی ترقی اور نشو و نما کو روکنے والی ہے۔ (چوتھے) مالک باغ کا دشمن یا کوئی اور حاسد اس پودے کی شاخ و برگ وغیرہ کو نہ کاٹ ڈالے یا اس کو جڑ سے اکھاڑ کر نہ پھینک دے اگر ان چار باتوں کا خاطر خواہ بندوبست باغبان نے کر لیا تو خدا سے امید رکھنا چاہئے کہ وہ پودا بڑا ہوگا پھولے پھلے گا اور مخلوق اس کی پرمیوہ شاخوں سے استفادہ کرے گی۔ ٹھیک اسی طرح ہم کو خالق ارض و سما سے (جو رب الفلق اور فالق الحب والنویٰ اور چمنستان عالم کا حقیقی مالک و مربی ہے۔ اپنے شجر وجود اور شجر ایمان کے متعلق ان ہی چار قسم کی آفات سے مانگنا چاہئے جو اوپر مذکور ہوئیں۔)"

(۱۶) افسوں گری اور ایمان یکجا نہیں ہوتے

ساحرہ (ڈائن) ایک بار کلمۂ شہادت پڑھ لے تو اس کی افسوں گری کی تمام مذموم قوتیں دم زدن میں ختم ہوکر اس کے جسم سے نکل جاتی ہیں۔ اس کی ایک مثال ملفوظات حضرت غوث علی شاہ پانی پتی علیہ الرحمہ سے نقل کی جاتی ہے۔

ایک روز ارشاد ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک عورت تھی، جس کو اپنے شوہر سے بدرجہ غایت محبت تھی۔ لیکن شوہر کو نہایت نفرت۔ ہرطرح کی تدبیریں کیں، کوئی کارگر نہیں ہوئی۔ اس نے سنا کہ مدینہ منورہ میں ایک عورت بڑی ساحرہ ہے، ناچار اس کے پاس گئی اور اپنا دردِ دل ظاہر کیا۔ اس نے کہا اچھا میں تجھے سلطان ساحرین کے پاس لے چلتی ہوں وہ کچھ علاج معقول کردے گا۔ رات کے وقت دونوں مدینہ طیبہ سے باہر نکلیں دیکھا، دو جانور سیاہ رنگ (گدھے کے برابر) کھڑے ہیں۔ دونوں سوار ہوکر روانہ ہوئیں۔ آناً فاناً ملک عراق کے اندر چاہ بابل کے کنارے جااتریں، جہاں ہاروت ماروت آویختہ ہیں۔ وہ ساحرہ کنوئیں کے اندر گئی اپنے ساتھ والی کی سفارش کی۔ وہ دونوں سیدھے ہوکر بیٹھ گئے اور کہا بلاؤ۔ عورت گئی اور اپنا تمام ماجرا بیان کیا۔ پہلے تو اسے سمجھایا کہ تو جادو نہ سیکھ، اہل اسلام کو یہ بات زیبا نہیں مگر اس عورت نے اصرار کیا، ہاروت ماروت نے کہا خیر تیری خوشی، باہر ایک تنور ہے جا اس میں پیشاب کر۔ وہ عورت گئی اور یونہی بیٹھ کر چلی آئی۔ پیشاب نہ کیا واپس آئی تو پوچھا کہ کیا دیکھا ہے اس نے کہا کچھ بھی نہیں۔ انہوں نے کہا معلوم ہوتا ہے پیشاب نہیں کیا پھر جا اور پیشاب کر، اس نے دوسری بار بھی ایسا ہی کیا۔ تب فرشتوں نے کہا جب تک پیشاب نہ کرے گی مطلب حاصل نہ ہوگا۔ ناچار تیسری بار اس نے پیشاب کیا اور دیکھا سفید چیز جسم سے نکلی اور سیاہ چیز داخل ہوگئی۔ ان سے یہ کیفیت بیان کی۔ کہا کہ جا اب تو پوری ساحرہ ہوگئی ہے۔ جس طرح گئیں تھیں دونوں رخصت ہوکر واپس چلیں، لیکن اس عورت کا تردد نہ گیا۔ پہلی ساحرہ نے پوچھا اب کس لئے پریشان ہے۔ اس نے کہا مجھ کو کیا تشفی واطمینان کیا خاک ہو، نہ کوئی جنتر نہ منتر، نہ پڑھت، نہ تعلیم نہ تلقین۔ میں تو جیسی تھی ویسی اب بھی ہوں۔ اس نے جواب دیا کہ یہاں پڑھنے پڑھانے کی کچھ حاجت نہیں۔ شاید تجھ کو اپنی سحر آموزی پر یقین نہیں ہوا۔ ذرا اس درخت کی طرف جو سامنے ہے، بنظر خشک دیکھ۔ اس نے جو دیکھا تو درخت فی الفور خشک ہوگیا کہا اب بنظر رحمت دیکھ، رحمت کی نظر ڈالی تو معاً سرسبز ہوگیا۔ کہا اب بھی تجھ کو یقین آیا کہ نہیں۔ بس تیرے ارادے پر موقوف ہے جو چاہے گی ہوجائے گا، تب اس عورت کو اطمینان ہوگیا۔ گھر میں آئی شوہر کو نظر محبت دیکھا۔ اسی وقت مطیع و فرمانبردار ہوگیا۔ ایک دن اظہار محبت کے لئے اپنے شوہر سے یہ تمام ماجرا کہہ دیا کہ تمہارے واسطے ایسی مشقت اٹھائی۔ جادو سیکھ کر تم کو بس میں کیا اور طرح طرح کے جادو اور طلسم اس کو سکھائے۔ وہ شخص نہایت حیران و پریشان ہوا۔ جب صبح ہوئی تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں اس کو لے گیا اور تمام حال اس کا بیان کیا۔ آپؓ نے غسل کا حکم دیا، پھر فرمایا اب کلمۂ شہادت پڑھ۔ اس نے کلمۂ توحید پڑھا۔ کچھ معلوم نہ ہوا۔ آپؓ نے فرمایا کہ اب کلمۂ شہادت پڑھ۔ غرض تیسری دفعہ اس نے کلمۂ شہادت پڑھا۔ اس وقت ایک سیاہ چیز اس کے جسم سے نکلی اور ایک سفید چیز داخل ہوگئی۔" (تذکرہ غوثیہ، ملفوظات حضرت سید غوث علی شاہ پانی پتیؒ۔ ص ۳۲۸ ماخوذ از تفسیر سحر الرائق کشف والبیان)

(۱۷) سحر کا سہارا نہ لو

اس بات کی اجازت نہ ہے کہ سحر کو معاملات سنوارنے یا حسب منشا نپٹانے کے لئے بروئے کار لایا جائے، جو لوگ اس کے برعکس عمل کرتے ہیں ان پر جنت حرام کردی جاتی ہے۔ وعن ابی موسیٰ الاشعری ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ثلاثه لا تدخل الجنة مدمن الخمر وقاطع الرحم ومصدق بالسحر۔ (رواہ احمد)

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تین شخص جنت میں داخل نہ ہوں گے، ہمیشہ شراب پینے والا، قطع رحمی کرنے والا اور سحر کا یقین کرنے والا۔"

(روایت کیا اس کو احمد نے)

(۱۸) روحانی وظائف میں تسلسل

اکمال الشیم میں تحریر ہے۔"ذکر میں حضور نہ ہونے کے سبب ذکر کو نہ چھوڑ کیونکہ اثناءِ ذکر میں غفلت ہونے کے بہ نسبت نفس ذکر سے غفلت کا ہونا زیادہ سخت ہے اور کچھ بعید نہیں ہے کہ تجھ کو اللہ تعالیٰ ذکر غفلت آمیز سے ذکر بیداری تک اور ذکر بیداری سے ذکر حضور تک اور ذکر حضور سے اس ذکر تک جس میں ماسوا مذکورہ حقیقی جل وعلا کے سب سے غنیمت ہوجائے۔ بلند فرمادیوے اور اللہ تعالیٰ پر کچھ دشوار نہیں ہے۔"

یادِ خدا میں continuiy روحانی معالجین کے لئے ناگزیر ہے۔ کاملین کو یہ ہمہ وقت حاصل ہوتی ہے۔ کاروبار دنیا ہوں یا لمحات ابتلاء، کسی گھڑی ان کے دل عشق الٰہی کی سرمستی سے خالی نہیں ہوتے۔ یہی بات ان کو کامل بناتی ہے۔ مگر کاملین سے کم درجے پر فائز عاملین کو کم از کم تکمیل وظیفہ تک اس continuity کو قائم رکھیں۔ درمیان میں کوئی factor توجہ کے تسلسل کو نہ توڑے، یکسوئی اگر قوت ہے تو جہاں کہیں اس میں خلل پیدا ہو وہ اس قوت میں کمی کا موجب بنتا ہے، لہٰذا ایسے خلل سے جہاں تک بچا جائے بہتر ہے۔ یکسوئی کی حفاظت کے لئے بہت سی داخلی اور خارجی تدابیر ہیں جو علم تصوف میں بیان ہوئی ہیں۔

(۱۹) عطیۂ خداوندی

اللہ پاک انسانوں کی بہتری کے لئے روحانی علاج کے طریق کبھی کبھی دلوں میں ڈال دیتے ہیں جیسا کہ حدیث ذیل سے ثابت ہوتا ہے۔

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک سفر میں تھے، میں نے ایک مارگزیدہ کو صرف سورۂ فاتحہ سے جھاڑا (وہ اچھا ہوگیا) اور جو معاوضہ میں سو بکریاں ٹھہری تھیں وہ وصول کرلیں پھر ہم نے (باہم) کہا کہ ابھی (ان بکریوں کے بارے میں) کوئی نئی بات (تصرف وغیرہ) مت کرنا، یہاں تک کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر شرعی حکم دریافت کرلیں سو ہم جب حاضر ہوئے ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (تعجب سے) فرمایا کہ تم کو کیسے خبر ہوگئی کہ سورۂ فاتحہ جھاڑ بھی ہے۔ (پھر ان کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ ان بکریوں کو تقسیم کرلو اور میرا بھی حصہ لگانا)

(یہ اس لئے فرمایا کہ اس کے حلال ہونے میں شبہ نہ رہے)

روحانی معالجین spiritual Healers کا معاوضہ مقرر کرنا، یا قبول کرنا، بلا جواز اور بزرگی کے منافی نہیں ہے۔'' بشرطیکہ وہ عمل خلاف شرع نہ ہو اور اس قسم کا خدع نہ ہو جس کی تفصیل رسالہ التقنی میں لکھ دی ہے۔ (۱۔۲ التکشف۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی ص ۵۶۹، ص ۵۷)

علاوہ ازیں روحانی معالج اگر نا آموز ہے تب بھی اسے کام میں ہاتھ نہیں ڈالنا چاہئے۔ کیونکہ وہ ہر وقت ہجوم عوام میں گھرے رہنے سے اپنی یکسوئی concentration کھودے گا، جو اس کی روحانی ترقی کی راہ میں حائل ہوگی اور اس کے باعث healing effect بھی بتدریج کم ہوجائے گا۔ نوری کلام کے ذریعہ توانائی کو فرد کی طرف مبذول کیا جاتا ہے۔ یہ توانائی reflection کے وسیلے سے مبذول کی جاتی ہے۔ اس کے برعکس کالا علم بتاتا ہے کہ اس توانائی کو کس طرح activist force سے منقطع کرنا ہے۔ ایسی صورت میں نوری علم اس کارروائی سے shield کرنے کا کام دیتا ہے۔ اگر نوری کلام سے پوری طور پر ہدف کو بچایا جانا ممکن نظر نہ آئے تو عامل polarity پیدا کرکے توانائی کے دھاروں کو تقسیم کرنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ زیادہ قوی شعاعوں سے فائدہ اور زیادہ مضر شعاعوں، لہروں سے بچاؤ کی صورت نکالنا آسان ہوجائے۔ جسم کی طبعی قوت کو بحال کرنا ہوتا ہے۔ بسا اوقات روحانی طور پر مضبوط ایک فرد کا جسم اگر دوسری طرف کے کمزور انسان پر توجہ مبذول کرے تو material polarities اعتدال پر آجاتی ہیں۔

(۲۰) عالم ابتلاء کا حسب مرتبہ ہونا

سحر کے حملوں سے دل برداشتہ نہیں ہونا چاہئے، بسا اوقات متقی اور نیک لوگ اس آزمائش میں مبتلا ہوجائیں تو سوچنے پر مجبور ہوجاتے ہیں کہ ان کے ساتھ ایسا کیوں ہوا ہے۔ دراصل اطمینان کی صرف ایک بات ہے اور وہ ہے کسی شخص کا تعلق باللہ۔ یہ ایک سیدھا راستہ ہے جہاں کوئی خطرہ نہیں۔ شیخ ابوطالب بن حارثؒ المکی تحریر کرتے ہیں کہ اپنے مقام کا اندازہ کرنا ہے تو آسودگی اور راحت کی مقدار سے نہ کر کیونکہ انسانوں کو حسب مرتبہ ہی ابتلا ہوتا ہے۔

(قوت القلوب، جلد دوم، ترجمہ محمد منظور الوحیدی، ص ۹۶)

یہ جان لینا چاہئے کہ انسان کا مرتبہ و مقام حق پر مداومت کرنے میں ظاہر ہوتا ہے نہ کہ اس بات سے کہ اسے کوئی ایذا نہ پہنچے اور دنیوی مشکلات اس کا کچھ نہ بگاڑ سکیں یا سرے سے اس کی زندگی میں وارد ہی نہ ہوں۔ صاحب مرتبہ لوگوں کو بھی کبھی سحر کے زیر اثر پاکر اسی لئے ناقدین طرح طرح کی باتیں کرتے ہیں کہ جان لیں کہ ابتلا صرف کمزوروں کے لئے نہیں ہے۔

شیخ ابوطالب بن حارثؒ المکی اپنی کتاب میں ایک حدیث نقل کرتے ہیں۔

''ہم انبیاء کے گروہ کا تمام لوگوں سے زیادہ سخت ابتلا (امتحان) ہوتا ہے پھر بدرجہ بدرجہ مشابہ ہو، بندے کا امتحان اس کے ایمان کی مقدار پر ہوتا ہے اگر اس کا ایمان مضبوط ہو تو اس پر ابتلا بھی سخت آتا ہے اور اگر اس کا ایمان کمزور ہو تو اس پر ابتلا بھی ہلکا ہوتا ہے۔ جیسے کہ تم سونے کو آگ

میں جانچتے ہوتو بعض خالص سونا نکلتا ہے اور بعض اس سے کم درجہ کا ہوتا ہے اور بعض سیاہ جلا ہوا نکلتا ہے۔

اہل بیت کے طریق سے ایک حدیث نقل ہوئی آتی ہے۔

"جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اسے ابتلا میں ڈالتا ہے اب اگر اس نے صبر کیا تو چن لیتا ہے اور اگر راضی ہو گیا تو اسے برگزیدہ بنالیا۔"

(۲۱) سحر یکسوئی عمل اور کلام کا مرکب

امام محمد غزالیؒ سحر کی حقیقت سے پردہ اس طرح اٹھاتے ہیں اور اسی طرح یکسوئی کے ہونے سے استفادہ اور سحر میں اثر ہوتا ہے۔

(بادشاہ بننا چاہتے ہو یا ولی ص۔۶۰)

سحر عمل اور کلام دونوں سے مرکب ہے، جس کو اوقات معلومہ اور طوالع مفید میں طلسمات کے ساتھ تعبیر کیا جاتا ہے۔

(بادشاہ بننا چاہتے ہو یا ولی سر العالمین دوسرا حصہ)

(۲۲) مقصود عمل ہی حقیقت عمل ہے

مخلوق خدا کا برا چاہنا سحر کا مقصود ہے۔ اس مقصد کے حصول کی خاطر جو طریقے اختیار کئے جاتے ہیں وہ ثانوی ہیں۔ برائی کی نیت اور ارادہ ہی فعل کی نوعیت کو طے کرتا ہے۔ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔"اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔" اور فرمایا ہر شخص کے لئے وہی کچھ ہے جس کی وہ نیت کرتا ہے۔ اسی طرح ارادے کی اہمیت اور عمل پر اس کا تفوق ظاہر کرنے کے لئے یوں ارشاد فرمایا۔ مومن کا ارادہ اس کے عمل سے بہتر ہے۔" (صحائف الملوک۔عبدالسمیع ضیاء۔ص،۱۹)

(۲۳) جادوگر شب برأت کی برکتوں سے محروم

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔"حضرت جبرائیل علیہ السلام شعبان کی پندرہویں رات کو میرے پاس آئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آسمان کی طرف سر اٹھائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، میں نے پوچھا یہ رات کیا ہے۔؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا۔ یہ وہ رات ہے جس میں اللہ تعالیٰ رحمت کے دروازوں میں سے تین سو دروازے کھولتا ہے اور ہر اس شخص کو بخش دیتا ہے جو مشرک نہ ہو، البتہ جادوگر، کاہن، عادی شرابی، بار بار سود کھانے والے اور زنا کار کی بخشش نہیں ہوتی جب تک توبہ نہ کرلیں۔ (غنیۃ الطالبین اردو مولانا محمد صدیق ہزاروی، شب برات کا تحفہ، ص ۴۴۹)

(۲۴) جادوگر کا توڑ کیا جائے

(۱) بخاری علیہ الرحمہ میں حضرت قتادہ علیہ الرحمہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت سعید بن میتب علیہ الرحمہ سے پوچھا کہ اگر کسی شخص پر جادو یا ایسا ٹونہ کردیا جائے جس سے وہ اپنی بیوی کے پاس جانے کے قابل نہ رہے تو اس کے جادو ٹونے کا اتار "نشرہ" کرنا جائز ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ اس سے اصلاح واحوال مقصود ہے اور جو چیز مفید ہو اس سے منع نہیں کیا گیا۔

(کتاب التوحید۔ص۲۴۵)

(۲) حضرت امام حسن بصری علیہ الرحم سے منقول ہے کہ جادو کو جادوگر ہی دور کرسکتا ہے۔ اس کی شرح کرتے ہوئے سید شبیر احمد تحریر کرتے ہیں۔" دوسرا طریقہ وہ ہے جس میں جادو کا علاج کرنے کے لئے ایسے وظائف، تعویذوں، دواؤں اور دعاؤں سے کام لیا جاتا ہے، جو خلاف شرع نہیں ہیں۔ یہ طریقہ جائز ہے۔ (اور اسی طریقے کی اجازت حضرت سعید بن المسیبؒ نے دی ہے۔)

(کتاب التوحید۔ص۱۴۲)

(۲۵) ہلاکت آفریں بھی اور شرک بھی

(الف) وہ اعمال جن سے دوسروں کو نقصان پہنچایا جائے ان کا مرتکب ہونے والا احرام اور گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرنے والا ہے۔ قرآن عزیز میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے واقعہ میں مذکور ہے۔

(قصص القرآن ص،۴۲۶،۴۲۷)

وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ق (سورۃ البقرہ:۱۰۲) اور سلیمان علیہ السلام نے کفر نہیں کیا لیکن شیطان نے کفر کیا۔ سکھاتے تھے وہ لوگوں کو سحر۔

(ب) حدیث مبارکہ میں درج ہے۔

انّ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قَالَ اجتنبوا الموبقات الشرك باللّٰه واسحر۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مہلک باتوں سے بچو یعنی شرک اور جادو سے۔ اور حافظ ابن حجرؒ "حدیث سحر" پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

نووی کہتے ہیں عمل سحر حرام ہے اور وہ بالا جماع کبائر میں سے ہے

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سات مہلک چیزوں میں سے شمار کیا ہے اور سحر کی بعض صورتیں کفر ہیں اور بعض کفر تو نہیں ہیں مگر سخت معصیت ہیں، پس اگر سحر کا کوئی منتر یا کوئی عمل کفر کا مقتضی ہے تو وہ کفر ہے، ورنہ نہیں بہر حال سحر کا سیکھنا اور سکھانا قطعاً حرام ہے۔ (فتح الباری جلد ۱۰ ص، ۱۸۳)

(ج) ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سات ہلاک کردینے والی باتوں سے بچنا ضروری ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ان سات چیزوں کی تفصیل دریافت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

(۱) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ماننا۔

(۲) جادو کرنا۔

(۳) شرعی جواز کے بغیر کسی انسان کو ظلماً قتل کرنا۔

(۴) یتیم کا مال (ناجائز طریقہ سے) کھانا۔

(۵) میدان جنگ میں پیٹھ دکھانا۔

(۶) پاک دامن مومن عورتوں پر تہمت لگانا۔

(۲۶) شیطانی سرگوشی

حضرت قبیصہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ''عیافہ'' ''طرق'' اور ''طیرہ'' سب جادو کی اقسام ہیں۔ جناب عوفؒ کہتے ہیں ''عیافہ'' پرندے کو اڑا کر فال لینا ہے اور طرق، زمین پر کچھ خطوط کھینچ کر فال لینا (یعنی رمل) ہے اور ''جبت'' کے بارے میں حسن بصریؒ کہتے ہیں کہ یہ شیطانی سرگوشی ہے۔''

(۲۷) ساحر سخت ترین سزا کا مستوجب

(۱) حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جادوگر کی قانونی سزا یہ ہے کہ اسے تلوار سے قتل کردیا جائے۔ یہ روایت امام ترمذیؒ نے بیان کی ہے اور کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے۔ (مرفوع نہیں ہے)

(۲) ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے یہ بات صحیح روایت سے ثابت ہے کہ انہوں نے اپنی ایک لونڈی کو جس نے آپ پر جادو کیا تھا، قتل کرنے کا حکم دیا تھا اور اسے قتل کردیا گیا۔

(۳) حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے بھی اسی قسم کا واقعہ پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے۔

(۴) امام احمد فرماتے ہیں کہ تین صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے بارے میں یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ انہوں نے جادوگروں کو قتل کیا تھا۔

(۲۸) اچھا شگون لیا جائے

''بخاری علیہ الرحمہ اور مسلم علیہ الرحمہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھوت چھات کا توہم اور بدشگونی دونوں منع ہیں، البتہ فال (نیک شگون لینا) مجھے پسند ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ فال سے کیا مراد ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اچھی بات سے مبارک شگون لینا اور سنن ابوداؤد علیہ الرحمہ میں صحیح سند سے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں شگون لینے کا ذکر آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیک شگون لینا اچھی بات ہے اور بدشگونی مسلمان کو اس کے ارادے سے باز نہیں رکھ سکتی۔

(۲۹) دعا اور دوا کا حکم

ہر معاملے میں دوا اور دعا کا حکم ہے۔ سحر کے حملے بھی چونکہ ضرر رساں نباتات اور مادّوں کے کھلانے اور ایذا رساں منتروں کے پڑھنے کے ذریعہ کئے جاتے ہیں اس لئے ان دو ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے دوسرے مواقع کی طرح دوا اور دعا سے سحر کے تحت بگڑی ہوئی صورت حال کا مقابلہ کرنا ضروری ہے۔ امام احمد ترمذی اور ابوداؤد نے اسامہ بن شریک سے روایت کیا ہے۔ قال قالوا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم انتدری قال نعم یا عباد اللہ تدا وو افان اللہ لم یضع دآء الا وضع لہ شفآء غیر دآء واحد الھرم۔ ترجمہ: یعنی اسامہ نے کہا کہ بعض صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم دوا کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اے اللہ کے بندوں دوا کرو اس لئے کہ نہیں رکھی اللہ نے کوئی بیماری مگر مقرر کی اس کے واسطے شفاء سوا ایک بیماری کے کہ وہ بڑھاپا ہے۔

دعا بھی مفید ہے۔ institution ہے۔ وہ دعائیں جن کی بشارت صحائف آسمانی میں اور وہ دعائیں جو مقربین بارگاہ صمدی نے ترتیب دیں، دونوں کے نفع رساں ہونے کی طرف احادیث میں اشارہ ملتا ہے۔ ترمذی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلم ان الدعآء ینفع مما نزل ومما لم ینزل فعلیکم عباد اللہ بالدعآء۔

یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک دعا نفع کرتی ہے اس چیز سے جو اتری اور اس چیز سے جو نہیں اتری پس لازم کرو اپنے او پر اے اللہ کے بندو دعا۔

ہفتے کے سات مؤکلوں کی تسخیر

غلام سرور شباب
(ماہر علوم مخفی)

ہفت ایام سے منسوب مؤکلات کو ملوک سبعہ کہا جاتا ہے۔ ملوک سبعہ کرۂ ارض پر امورِ زندگی پر حکمراں ہیں۔ ہر ایک مؤکل اپنی نوعیت کا سردار عظیم ہے۔ ان کے بے شمار قبیلے ہیں۔ ان کی اولادیں ہیں۔ عامل کے معاون بن جائیں تو شعبہ ہائے زندگی کے تمام امور بازیچۂ اطفال بن کر رہ جاتے ہیں۔ ملوک سبعہ ایک براعظم سے دوسرے براعظم تک کا کام منٹوں میں کر دیتے ہیں۔ سات سمندر پار کی خبر فوراً لاتے ہیں۔ حتیٰ کہ روئے زمین پر کوئی بھی کام ہو پلک جھپکنے سے قبل کرتے ہیں۔ اللہ پاک نے ان ملوک کو بے پناہ قوت عطا فرمائی ہے۔

یاد رہے کہ ملوک سبعہ سے ہر ملک منسوب ہے، ایک خاص دن سے۔ ایک خاص حرف سے۔ اللہ تعالیٰ کے خاص اسماء سے اور ایک خاص سیارہ سے۔ ملوک سبعہ کی تمام منسوبات ایک جدول میں درج کر رہا ہوں۔ جدول مندرجہ ذیل ہے۔

حروف	طلسم	ستارہ	دن	اسم الٰہی	اسم سریانی	مؤکل علوی	مؤکل سفلی	اعوان ارضی	بخور	مزاج
ف	۞	شمس	اتوار	فرد	للطهطيل	روقیائیل	ابوعبداللہ	المذہب	سندروس	گرم خشک
ج	اآا	قمر	پیر	جبار	مهطهطيل	جبرائیل	ابوالانور	مرۃ الابیض	کبابہ	سرد خشک
ش	م	مریخ	منگل	شکور	قهطيطيل	سمسمائیل	ابومحرز	الاحمر	صندل احمر	گرم خشک
ث	#	عطارد	بدھ	ثابت	فهطيطيل	میکائیل	ابوالعجائب	برقان	جاوی	گرم خشک
ظ	IIII	مشتری	جمعرات	ظہیر	نهطهطيل	صرفیائیل	ابوولید	شمہورش	مصطگی	گرم تر
ج	ھے	زہرہ	جمعہ	خبیر	جهلططيل	عینیائیل	ابوالحسن	زوبعہ ابیض	قرنفل	سرد تر
ز	ہ	زحل	ہفتہ	زکی	لخهططيل	کسفیائیل	ابونوح	میمون	رال	سرد خشک

قدیم اساتذہ عظام، عاملین وکاملین نے ملوک سبعہ اور ان کی ذریات الفاریت کی تسخیر کو خدمت حاصل کرنے کا نام دیا ہے۔ راقم الحروف بھی اسی نام سے اعمال درج کرتا ہے۔ مصحف خفی الرموز، شموس الانوار، تاج الملوک ومنیۃ المالک والمملوک، تسخیر الشیاطین، سحر ہاروت وماروت، العفاریت الجن، المندل وخاتم السلیمانی، سحر العجیب، سحر بار نوخ، السحر الاحمر، سحر الکہان، اغاثۃ المظلوم، الجواہر الملماعۃ فی استحضار ملوک الجن، منبع اصول الحکمۃ، وقایۃ الانسان من الجن والشیطان، جامع الفوائد فی اسرار المقاصد، مفاتیح الاسرار، کنوز الاسرار اور غایت الحکیم جیسی بلند پایہ کتب کے مصنفین نے کسی نہ کسی صورت میں ان اعمال کا ذکر کیا ہے۔ راقم السطور نے ان تمام کتب اور دیگر بے شمار قلمی بیاضوں کے عمیق مطالعہ اور تحقیق کے بعد جو استفادہ کیا، آپ کی خدمت میں پیش کر دیا ہے، ملوک سبعہ اور اس قبیل کے دیگر اعمال کے لئے مندرجہ ذیل شرائط پر عمل کرنا ضروری ہے۔

(۱) لباس پاکیزہ۔ (۲) اکل حلال۔ (۳) خلوت نشینی (۴) عمل کو مقررہ تعداد کے مطابق پڑھنا اور تعداد میں کمی بیشی نہ کرنا۔ (۵) دوران ریاضت لوگوں سے نہ ملنا۔ (۶) بلاسخت نیند کے نہ سونا۔ (۷) بخور متعلقہ روشن کرنا۔ (۸) وضو ٹوٹنے پر فوراً نیا وضو کرنا۔ (۹) ہر روز غسل کرنا۔ (۱۰) عبارت عمل کو درست ادائیگی سے خاص توجہ اور یکسوئی سے پڑھنا۔ (۱۱) ایک وقت میں ایک ہی عمل کی ریاضت کرنا۔ (۱۲) نیت کا عمل کے مطابق ہونا۔ (۱۳) عمل یقین واعتقاد کے ساتھ پڑھنا، اگر دل میں شک پیدا ہوگا تو عمل کامیاب نہ ہوگا۔ یعنی اگر آپ نے شک رکھتے ہوئے عمل کیا تو مقصد پورا نہ ہوگا۔

طالبان روحانی علوم اور مشتاقان تسخیر ارواح کے لئے ضروری اور لازم ہے کہ ان شرائط پر عمل پیرا ہوں، پھر کسی ریاضت کا انتخاب کریں۔ جو احباب شرائط کی پابندی نہ کریں گے وہ اپنے مقصد کو حاصل کرنے میں ناکام رہیں گے۔ ایک بات کی اور وضاحت کرتا چلوں کہ تسخیر ارواح کا فن ایک خطرناک، مشکل جان لیوا فن ہے، بغیر سوچے سمجھے اس بحر بے کنار میں کود پڑنا کہاں کی عقل مندی ہے، یہ فن بڑا صبر آزما ہے، اسے حاصل کرنے کے لئے آپ کو اپنی عمر عزیز کے کئی برس ضائع کرنا پڑیں گے۔ یہ بھی اس صورت میں جب آپ کامل اساتذہ سے اجازت و راہنمائی حاصل کر کے ریاضتیں کریں۔

ابوعبداللہ کی خدمت حاصل کرنا

اتوار کا دن شمس سے منسوب ہے اور اس کے مؤکل علوی کا نام "روقیائیل" ہے اور مؤکل سفلی کا نام ابوعبداللہ ہے اور منسوبی حرف (فاء) ہے اور بخور اس کا سندرس، صندل سرخ ہے۔ اس عمل میں صرف گوشت ہمہ قسم کھانا ترک کر دیں۔ دودھ، انڈا، دہی، گھی وغیرہ کھا سکتے ہیں۔ اتوار کے دن ساعت شمس میں عمل شروع کریں اور پڑھتے وقت بخور متعلقہ روشن کریں۔ عمل الگ خلوت کی جگہ کریں اور بلاناغہ چالیس یوم تک کریں۔ روزانہ عمل کی عبارت کو ۲۸۴ مرتبہ پڑھیں۔ عبارت عمل یہ ہے۔

اَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ یَا اَبُوْ عَبْدُاللّٰہِ بِالرُّوْقِیَائِیْلِ بِحُرْمَةِ الْفَرْدِ اَحْضَر اَحْضَر اَحْضَر اَحْضَر اَلْعَجِلْ السَّاعَة اَلْوَحَا۔

انشاءاللہ تعالٰی چالیسویں دن ابوعبداللہ حاضر ہوگا اور جو حکم دیں گے تعمیل کرے گا مگر خلاف شرع اور خلاف قانون کوئی کام نہ کرے گا، ہر وقت ساتھ نہ رہے گا۔ جب اس کو بلانا ہو تو تین مرتبہ یہی عمل پڑھیں وہ حاضر ہو جائے گا۔

تسخیر ملکہ غندور بنت ملک عبدالنور

تسخیر ملکہ غندور کا یہ عظیم عمل اسرار مخفیہ سے ہے۔ عبدالفتاح السید الطوخی تحریر فرماتے ہیں کہ تین ہزار برس قبل کے ماہرین تسخیر ارواح کی کتب میں سے جو کچھ حاصل ہوا اس کا بہت سے لوگوں نے تجربہ کیا اور درست پایا۔ اور ایسے اعمال نااہل سے پوشیدہ رکھنے کا تحریر کیا ہے۔

موصوف تحریر فرماتے ہیں کہ یہ عمل ہر خیر و شر کے لئے اکسیر الاحمر ہے۔ اگر آپ نے اس کا غلط اور ناجائز استعمال کیا تو روز قیامت آپ سے مطالبہ کیا جائے گا۔ اس لئے اس عمل کا غلط استعمال کرنا گویا ایسے ہے جیسے اپنے آپ کو ہلاک کرنا۔ عمل یہ ہے۔

حُضُوْرٌ حُضُوْرٌ اَیَّتُهَا الْمَلِکَةُ غَنْدُوْرِ وَشَمِّی الْبُخُوْرَ یَا بَدْرَ الْبُدُوْرِ بِحَقِّ وَقَاضِیَ الْاُمُوْرِ بِحَقِّ شَمْشَاغ زَرْ غَمَالِیْش بَرْطَش غَارِ بَرْطَش غَارِسُوْ فَانَس سُوْفَانَس عَمَزْ سَاغَاش عَمَرْ سَاغَاش حَمْیَلَتْحَفْ سَاغَاش عَمَرْ مَاغَاش حَمْیَلَتْحَفْ حَمْیَلَتْحَفْ جَرْفَجَلَدْفَان جَرْفَجَلَدْ فَان اُحْضُرِیْ اَیَّتُهَا الْمَلِکَةُ غَنْدُوْرِ اِلٰی هٰذَ الْمَکَانِ حَتّٰی اَرَاكِ بِعَیْنِیْ وَاَسْمَعُكِ بِاُذُنِیْ وَتُعْطِیْنِیْ اَلْعَهْدَ بِالطَّاعَةِ فِیْ قَضَآءِ جَمِیْعِ حَوَائِجِیْ بَارَكَ اللّٰهُ فِیْكِ وَفِیْ اَبِیْكِ اَلْوَحَا اَلْوَحَا اَلْعَجِل العجل الساعة الساعة۔

عمل کی عبارت آہستہ آہستہ درست تلفظ سے پڑھیں، اگر غلط پڑھا گیا تو عمل فاسد ہو جائے گا۔

ترکیب عمل: جب آپ تسخیر ملکہ غندورہ کا ارادہ کریں تو اول خلوت کی جگہ جس کا صحن کھلا ہو تلاش کریں، عمل پڑھتے وقت بخور تفاح الجان، کندر اور سندروس کا روشن کریں۔ عمل نصف رات کے وقت شروع کریں اور ننگے سر کھلے آسمان کے نیچے بیٹھ کر کریں اور چاند پر آپ کی نظر ہو۔ چاند پر اس طرح ٹکٹکی باندھ کر عمل پڑھیں کہ لمحہ بھر کے لئے بھی اول سے آخر تک چاند سے نظر نہ ہٹے اور آپ کا خیال بھی ملکہ غندور کی تسخیر میں رہے ملکہ غندور بڑی غیرت والی ہے عمل ہر ماہ تین رات کرنا ہے۔ یعنی چاند کی ۱۳، ۱۴، ۱۵، ہر ماہ تین راتوں سے زیادہ عمل نہ پڑھیں اور ہر ماہ ان تاریخوں میں ہی عمل پڑھیں۔ چند ماہ میں ہی ملکہ غندور تسخیر ہو جائے گی۔ ہر رات عمل پڑھنے کی تعداد ۳۱۴ مرتبہ ہے۔ اس تعداد میں کمی بیشی نہ کریں۔ عمل پورا ہونے کی چند علامات یہ ہیں۔ آنکھوں سے آنسو بہنا دل کی دھڑکن تیز ہونا اور چاند سے آپ کی طرف کچھ چیزیں اترتی ہوئی محسوس ہوں گی۔

یہی علامات کامیابی کی علامات ہیں۔ اگر ان علامات سے کوئی اثرات ظاہر نہ ہوں تو پھر عمل از سر نو شروع کریں اور تمام شرائط کی پابندی کریں۔ اگر عمل کی شرائط میں پابندی نہ کی تو کامیابی ممکن نہیں۔ اگر مکمل پابندی کے ساتھ عمل کیا جائے تو تیسری رات میں ہی کامیابی نصیب ہوگی۔ اور آپ کے پاس چاند سے اترتی ہوئی ملکہ غندور آئے گی گویا کہ چودھویں رات کا چاند اتر آیا ہے۔

پس جب ملکہ حاضر ہو جائے تو آپ اس کے احترام میں کھڑے ہو جائیں اور عمل کی تعداد مکمل کرنے کے بعد پھر دوبارہ گیارہ مرتبہ پڑھیں پھر اس سے گفتگو کا آغاز کریں اور سب سے پہلے دوستی اور حاضر ہونے کا اس سے عہد لیں۔ پس وہ اپنا ہاتھ آپ کی طرف بڑھائے گی۔ یہ اس کی رضامندی کی علامت ہے۔ پھر آپ اس کا شکریہ ادا کریں اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کریں کہ آپ کامیاب ہوئے۔

اس کے بعد جب کبھی آپ اس کی ضرورت محسوس کریں اعمال خیر وشر میں تو عمل سات مرتبہ پڑھیں اور پڑھتے وقت بخور روشن کریں پس ملکہ غندور حاضر ہو جایا کرے گی اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ کی معاون ہوگی مگر آپ کے لئے لازم ہے کہ ناجائز امور میں کبھی بھی اس سے مدد حاصل نہ کریں اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں اور ہمہ وقت اسے اپنے پاس نہ رکھیں بلکہ مقصد حاصل ہونے پر اسے واپس کریں ایک مرتبہ سورۂ زلزال پڑھ کر۔ پس وہ چلی جایا کرے گی اور دوبارہ طلب کرنے پر حاضر ہو جایا کرے گی۔

خدمت مرۃ الابیض

سوموار کے دن کا سیارہ قمر ہے اور بخور کبابہ اور لوبان ہے۔ منسوبی حرف (جیم) ہے اور سفلی مؤکل ''مرۃ الابیض'' ہے۔ اس سے خدمت لینے کا عمل تحریر ہے۔ پڑھنے کی عبارت یہ ہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا مَرَۃَ الْاَبْیَضْ بِالْجِبْرَائِیلِ بِحُرْمَۃِ الْجَبَّارِ اُحْضِرْ اُحْضِرْ اَلْعَجَلْ اَلسَّاعَۃُ اَلْوَحَا۔

سوموار کے دن ساعت اول میں عمل شروع کریں اور روزانہ دو سو چھ مرتبہ پڑھا کریں۔ گوشت ہمہ قسم سے پرہیز کریں۔ چالیسویں روز مؤکل سفلی مرۃ الابیض حاضر ہوگا اور عہد و پیمان اطاعت کرے گا اور جب لوبان کی دھونی سلگا کر تین مرتبہ پڑھیں گے تو ابیض حاضر ہو جایا کرے گا، اس سے کوئی کام خلاف شرع اور خلاف قانون نہ لیں کیونکہ وہ خود قانون شریعت اور قانون وقت کا پابند ہے۔

خدمت ملک ابیض

یہ ملک ابیض کی خدمت حاصل کرنے کا عمل ہے۔ اس طریق پر کہ چالیس یوم روزے رکھیں اور سحری وافطاری حلال کھانے سے ہو۔ ان ایام میں عورت کے نزدیک تک نہ جائیں بلکہ خلوت نشین رہیں اور ہر نماز کے بعد ایک سو مرتبہ عزیمت پڑھیں اور سورۂ جن تین تین مرتبہ اور پڑھنے والی عزیمت یہ ہے۔

اَقْسَمْتُ عَلَیْکَ اَیُّھَا الْمَلِکُ الْاَبْیَضُ اَقْبِلْ اَنتَ وَخُدَّامُکَ بِحَقِّ مَشْرَبُوْعِ وَشَامُوْلِ وَدَرُوْطِ اِفْعَلْ مَااَمَرْتُکَ نَوْدَحِ وَسَرْبَلَیْطِ وَشَرْھَامِ ۔ خلوت گاہ میں لوبان روشن کر کے حصار کے اندر مندرجہ بالا عمل پڑھیں۔ بلا ناغہ چالیس یوم تک۔ یہاں تک کہ آپ کی خلوت گاہ میں ایک لشکر عظیم حاضر ہوگا جس میں سالار لشکر ملک ابیض ہوگا۔ اس سے عہد و پیمان لیں اور دوبارہ حاضری کا طریقہ بھی پوچھ لیں۔ تمام امور دنیا میں معاونت کرے گا۔ خلاف شرع کوئی کام نہ لیں اور اس عظیم قوت کے حاصل ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔

(نوٹ) عمل کا آغاز سوموار کے دن کریں۔

شمس القمر امید بنت ملک ابیض کی خدمت کا عمل

یہ ملوک سبعہ کی بیٹیوں میں سے ایک جنی عورت ہے۔ جب آپ اس کو حاضر کرنے کا ارادہ کریں تو خالص اللہ تعالیٰ کے لئے کسی تنہائی کی جگہ جہاں آوازیں نہ جائیں گوشہ نشین ہو کر بارہ روزے رکھیں اور سوائے جو کی روٹی اور روغن عود کے اور کسی چیز سے افطار نہ کریں اور روزانہ غسل کریں اور بخور بھی

سلگائیں اور روزانہ ہر نماز کے بعد ستر مرتبہ یہ عزیمت پڑھیں۔

اَقْسَمْتُ بِالْقَسَمِ السُّرْيَانِي عَلٰى مَلِيحَةِ الْقَدِّ وَالْمَنظَرْ ذَاتِ الْحُسْنِ وَالْجَمَالِ الَّتِي اِذَا اَسْبَلَتْ شَعْرَ وَلَا لَهَا سَتْرَ ذَاتِهَا وَاِذَا ابْتَسَمَتْ خَرَجَتْ مِنْ فِيهَا عَمُوْدٌ كَالنُّوْرِ اَقْبِلِي لِمُحَبَّتِي وَخِدْمَتِي اَيَّتُهَا الْفَاضِلَةُ الطَّائِرَةُ اَيْنَ صَوْصِبْلَكْ كَمِيْمُوْنَةَ وَيَا قُوْقَةَ وَزَوْبَلَةَ وَفَاطِمَةَ السَّحَابِيَّةِ وَرُقَيَّةَ بِنْتَ الْاَحْمَرِ يَالُوْشَةَ بِنْتُ سَمُرُوْيَانْ اَقْبِلُوْا اَيْ بَنَاتِ مُلُوْكِ الْجِنِّ شَمْعَاطَ وَدَبْنَهُوْ وَبَرْغُوْث اِنْيُوْنَ مَزْجَلِ تَرْكَلْ اِفْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ۔

آخری رات جب پڑھنے کی تعداد پوری ہوجائے گی تو ایک اژدہا آپ کے سامنے آئے گا اس سے خوف نہ کھائیں وہ آکر گردن میں لپٹ جائے گا آپ کے لئے لازم ہے کہ اس وقت عزیمت اور زیادہ پڑھتے رہیں یہاں تک کہ وہ چلا جائے۔ آخری رات سے قبل بھی ایسے مشاہدات ہوسکتے ہیں۔ پھر بنات جن (جنات کی عورتیں) ظاہر ہوں گی۔ ہر ایک سرخ ریشم اور یاقوت پہنے ہوگی اور ان کے ہاتھوں میں سونے چاندی سے بھرے ہوئے طباق ہوں گے۔ وہ سب آپ سے کہیں گی کہ ہم میں سے کسی ایک کو قبول کرلو۔ مگر آپ ان کو کسی بات کا جواب نہ دیں۔ وہ چلی جائیں گی۔ ان کے بعد ایک سفید رنگ کی پورے قد کی عورت بڑے ناز سے چلتی ہوئی اپنی چوٹی سینہ پر ڈالے ہوئے اور ہاتھوں میں کنگن سونے کے اور پاؤں میں زمرد کے جھانجن جن کے اندر سرخ اور سبز یاقوت جڑے ہوں گے، پہنے ہوئے آئے گی اور اس کے ساتھ بہت سی خدمت گارائیں ہوں گی۔ ایسی خوبصورت کہ آنکھیں بند ہوتی ہوں گی وہ اپنی مخدومہ کے لئے فرش بچھائیں گی پھر وہ آپ کو سلام کرے گی اور اس کی نرم آواز آپ کو سنائی دے گی۔ پھر وہ نکاح کرنے کی درخواست کرے گی اگر آپ نے اس سے نکاح کرلیا تو پھر دنیا کی کسی عورت، مرد کی شرم گاہ تک نہ پہنچ سکو گے اس لئے اس شرط سے معذرت کرلیں اور کوئی دوسری شرط طے کرلیں اور دوبارہ حاضری کا طریقہ بھی پوچھ لیں۔ اگر کوئی دنیاوی مقصد ہو تو پورا کرنے کی درخواست کریں وہ مقصد فوراً پورا کردے گی۔

تسخیر ملک احمر

یہ ملک احمر صاحب روز منگل کی خدمت کا عمل ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ اپنے کپڑے اور بدن پاک کریں اور آبادی سے دور کسی تنہائی کی جگہ چلے جائیں اور اٹھائیس یوم تک روزے رکھیں اور ہر نماز کے بعد اٹھائیس مرتبہ عزیمت پڑھیں۔ جب اٹھائیس دن پورے ہوجائیں تو عزیمت کو سرخ کاغذ میں رکھ کر اپنے سامنے رکھیں اور ایک ریشم کے دھاگے میں اس کو لٹکادیں۔ یہ انتیسویں دن ہوگا اور حسب سابق عزیمت پڑھیں۔ اس روز ملک احمر سرخ گھوڑے پر سوار آئے گا اور اس کے ہمراہ لشکر عظیم ہوگا اور وہ حاضر ہوکر سلام کرے گا۔ آپ اسے سلام کا جواب دیں۔ پھر وہ پوچھے گا اے اللہ کے بندے! تمہاری کیا حاجت ہے۔؟ آپ اسے کہیں کاغذ کی چاندی بنانا، عورتوں کو کھینچ لانا، لوگوں کو بیمار کرنا، اور دلوں کی کشش اور محبت، حصول سحر جادو نیز دفینوں کا نکالنا میری حاجتوں میں شامل ہے۔ وہ کچھ شرائط آپ کے سامنے رکھے گا اگر آپ ان کو پورا کرنے کی ہمت رکھتے ہوں تو عہد کرلیں بصورت دیگر شرائط میں نرمی پیدا کرنے کو کہہ دیں۔ وہ تمہاری شرط قبول کرلے گا۔ پھر اس سے دوبارہ حاضری کا طریقہ بھی پوچھ لیں۔ مذکورہ بالا تمام امور میں آپ کی معاونت کرے گا۔

روزانہ عشاء کے بعد پڑھنے والی عزیمت یہ ہے۔

سَرْكُوْدِ وَطَيُوْدِ وَطَادُوْعِ رَقَّا دُوْغ اَقْبِلْ يَا اَحْمَرْ اَنْتَ وَجُنُوْدُكَ اِلٰى خِدْمَتِيْ وَاِلٰى مَجْلِسِي بِحَقِّ وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ○ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ○ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ○ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ○ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ○ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ الْكَوَاكِبِ ○ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ○ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ○ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ○ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ○ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ (سورہ صافات آیت ۱ تا ۱۱) وَنُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ○ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ○ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ○ (یٰسین آیت ۵۱ تا ۵۳) وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ

زیغ ومن یزغ عن امرنا نذقہ من عذاب السعیر○ (سورۂ سبا آیت ۱۲)

خدمت برقان العفریت

بدھ کے روز سے منسوب ہے۔اس کا عمل بہت مختصر ہے۔جس کی ترکیب یہ ہے کہ سات دن روزے رکھیں اور مہینہ کی پہلی تاریخ بدھ کا دن گزار کر شام کو عمل کی ابتدا کریں مگر روزہ صبح سے ہی رکھنا ہوگا۔عزیمت اپنی ہتھیلی پر لکھا کریں اور ہر نماز کے بعد اس عزیمت کو ایک ہزار مرتبہ پڑھا کریں۔ساتویں روز اس کا خادم باریک سانپ کی صورت میں آپ کے پاس حاضر ہوگا۔جب ظاہر ہو تو عطارد سے منسوب بخور روشن کریں اور اس سے دوستی اور بھائی چارے کا عہد لیں اور دوبارہ حاضری کا طریقہ پوچھ لیں۔خادم جب باریک سانپ کی صورت میں ظاہر ہوگا تو اس وقت بخور روشن کر کے اس پر عزیمت پڑھ کر پھونک دیں تو وہ ایک سیاہ غلام کی شکل میں ظاہر ہو جائے گا۔

"برقان العفریت" آپ کی جادو کو حاضر کرنے میں مدد کرے گا۔مرد وعورت میں مرض پیدا کرنے اور خون جاری کرنے اور دشمن بیمار کرنے اور دفینہ وغیرہ نکالنے میں مدد کرے گا اور اس جیسے دوسرے کاموں میں بھی معاون ثابت ہوگا۔

عزیمت یہ ہے۔اَلِیْنُوت بَرْھِیًا اِصْحِیْنِ نَھْشِ اَقْبِلْ یَا بُرْقَانُ الْعِفْرِیْتِ وَیَا مَیْمُوْنَ الْاَزْرَقِ۔

استحضار کحلۃ بنت برقان

"تسخیر الشیاطین" کے مصنف تحریر فرماتے ہیں کہ برقان العفریت کی بیٹی کحلۃ کی حاضری کا عمل کرنا چاہیں تو بدھ کے روز عشاء کی نماز کے بعد اپنے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر نقش لکھیں جو یہ ہے۔

نقش بنے گا۔

اور بخور لوبان، مقل ارزق، سندرس، ہینگ کا روشن کریں اور عزیمت بارہ مرتبہ پڑھیں تو آپ کے پاس کحلۃ بنت برقان ایک انتہائی خوبصورت عورت سنہری بالوں والی کے روپ میں حاضر ہوگی اور آپ سے جماع کی طلب گار ہوگی۔آپ اس سے جماع کریں گے تو وہ داشتہ بن کر رہے گی اور آپ کی ہر حاجت کو پورا کرے گی۔پڑھنے والی عزیمت یہ ہے۔

ھَیْمِشِ بَھْمَشْشِ بَھْرَا شِیْشِ ھَارِشِ مَمِیْرَشِ بَرْدَاشِ طَارَشِ مِیْحَطْرُوْشِ اَقْبِلِیْ یَا کَانِیْح یَا کُحْلَۃِ بُرْقَانِ بِحَقِّ شِرْدَاشِ مَرْدَاشِ سَیْدَاشِ اِنَّہٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِیْم○

قاضی الجنات کی تسخیر

یہ جمعرات کے دن سے منسوب ہے۔جس کا سیارہ مشتری ہے اور اس کے مؤکل کا نام شمہورش ہے اور یہ جنوں کا قاضی ہے۔چنانچہ اسے قاضی الجن کہتے ہیں۔اس کو تسخیر کرنے کی عزیمت یہ ہے۔

اَقْسَمْتُ عَلَیْکُم یَا شَمْھُوْرِش قَاضِیُ الْجِنْ بِالصَّرْفِیَائِیل بِحُرْمَۃِ یَا ظَھِیْرُ اُحْضُرْ اُحْضِرْ اُحْضِرْ اُحْضِرْ الْعَجَلُ السَّاعۃ الْوَحَا۔سفید پاکیزہ لباس زیب تن کر کے تنہائی کی جگہ سفید مصلی بچھا کر قبلہ کی طرف رخ کر کے جمعرات کے دن سورج نکلتے ہی مندرجہ بالا عزیمت کو گیارہ سو پندرہ مرتبہ پڑھیں۔پھر روزانہ رات کو عشاء کے بعد اسی تعداد کے مطابق پڑھتے رہیں۔چالیس یوم تک بلاناغہ انشاء اللہ تعالیٰ شمہورش حاضر ہوگا۔حاضری ہونے پر عہد لیں اور دوبارہ حاضری کا طریقہ بھی پوچھ لیں۔دوران ریاضت بخور بھی روشن کریں۔انشاء اللہ تمام دنیاوی مسائل میں معاونت کریگا۔شرع کے خلاف کوئی کام نہ کرے گا۔واضح رہے کہ قاضی الجن حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہے اور اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کرنے کا شرف بھی حاصل

ہے۔اس لئے نہایت ادب سے بات کریں۔

تسخیر خادم بہ شکل سگ

یہ خادم خفیہ چیز کو ظاہر کرتا ہے۔جادو کی حاضری،کسی پر بخار مسلط کرنا،جگہ اور گھر خالی کرنا،وصل وفراق پیدا کرنا،خون جاری کرنا،کسی پر بیماری مسلط کرنا،ایسے تمام کاموں میں عامل کی مدد کرتا ہے۔اس کی خدمت حاصل کرنا چاہیں تو دس دن بلا ناغہ اللہ تعالیٰ کے لئے روزے رکھیں اور آغاز جمعۃ المبارک سے کریں۔جو کی روٹی اور کشمش سیاہ سے سحری وافطاری کریں،پانی پی سکتے ہیں۔باقی سب چیزوں سے پرہیز کریں اور ہر نماز کے بعد ایک سو چالیس مرتبہ یہ عزیمت پڑھیں اور ہر رات کو سوتے وقت جمعہ سے منسوب بخور قرنفل سلگائیں اور یہی عزیمت تین ہزار مرتبہ پڑھیں تو خادم حاضر ہوگا۔اس سے عہد لے کر دوبارہ حاضری کا طریقہ بھی پوچھ لیں،عزیمت یہ ہے۔

سَرْبُوْدِ بَنُوْحٍ مَاجُوْلٍ وَطَمِیُوْلٍ یَا اَبَا لْکَلْبِ وَافْعَلْ مَا اَمَرْتُکُمْ بِحَقِّ ھٰذِہِ الْاَسْمَآءِ السُّرْیَانِیَۃِ وَاِنَّہٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِیْمٌ۝



نومسلموں کی کہانی

نومسلموں کی زبانی

طیب بھائی، رام ویر (مظفرنگر، اترپردیش)

"میں نے اسلام میں امن وسلامتی پائی۔ میں اسلام سے پہلے گھر کے سائے سے محروم تھا۔ لوگوں کو ستاتا، جنگلوں میں رہنا، لڑنا، مار دھاڑ کرنا میرا کام تھا۔ اب مسلمان ہونے کے بعد جس کے گھر میں جاتا ہوں مجھے پیار ملتا ہے۔ لوگ میرا اکرام کرتے ہیں۔ شاید میں ایسا مسلمان ہوں کہ اسلام قبول کرنے کے بعد میں نے کوئی پریشانی نہیں جھیلی۔ میرے ہندو خاندان کی طرف سے میری مخالفت کے بجائے میری عزت ہوئی۔ اب وہ میری بات عزت سے سنتے ہیں۔ مجھ سے مشکل معاملات میں مشورہ لیتے ہیں۔"

میرا پورا نام رام ویر ولد عجب سنگھ تھا۔ ہم سات بھائی بہن تھے۔ دو کا انتقال ہوگیا۔ اب تین بھائی اور دو بہنیں بچی ہیں۔ میں کاکڑا ضلع مظفرنگر (یوپی) کا رہنے والا ہوں اور راشٹریہ انٹر کالج شاہ پور سے میں نے ہائی اسکول کیا ہے۔ میرے والد ایک شریف اور بھلے کسان ہیں مگر ہمارا خاندان بہت دھارمک (مذہبی) ہندو خاندان ہے، ہندو جاٹ برادری سے میرا تعلق ہے۔

میرے اسلام قبول کرنے کا بھی عجیب اتفاق ہے۔ میرے ذہن میں تو اسلام قبول کرنے کی کوئی بات نہیں تھی۔ اور پڑھائی چھوڑنے اور بیوی کو طلاق دینے کے بعد زندگی بالکل خراب ہوگئی تھی۔ ہر وقت جنگل میں رہنے اور لوگوں کو پریشان کرنے کے ساتھ نشے کا عادی ہو چکا تھا۔ میرا تعلق علاقے کے بدمعاشوں سے ہوگیا تھا اور میں جانور سپلائی کرنے والوں کو راستے میں روک کر پیسے چھین کر زندگی بسر کرتا تھا۔ گھر اور محلے والے مجھ سے بہت پریشان تھے۔ گھر والوں نے عاجز آکر مجھے گھر سے نکل جانے کو کہا، مگر میں نے گھر سے نکلنے سے منع کردیا اور ٹیوب ویل لگا کر کھیتی کرنے کا فیصلہ کیا۔ ہمارے کھیت کے برابر میں ایک یٰسین انصاری ہیں، ان کا پرانا ٹیوب ویل بند پڑا تھا۔ میں نے اس کو صحیح کرنے میں رات دن محنت کی، بالآخر وہ صحیح ہوگیا اور کام کرنے لگا۔ پھر میں نے اپنے ٹیوب ویل کے لئے موٹر اور پنکھا ادھار لئے اور چوری سے لائٹ کا کنکشن لیا، لیکن میرے ٹیوب ویل نے پانی نہیں اٹھایا میں نے اسے چلانے کی بہت کوشش کی۔ ٹریکٹر سے بھی پمپ چلوایا، لیکن میں کامیاب نہ ہوسکا۔ بالآخر میں پنڈت کے پاس پہنچا اس نے ٹیوب ویل پر چڑھاوا چڑھانے کو کہا۔ میرے پاس کچھ نہیں تھا۔ آخر میرے دل میں یہ آیا کہ دیوتا بھنگ سے خوش ہوتے ہیں۔ میں نے بھنگ مسل کر اس پر چڑھا دی، پھر بھی پانی نہیں آیا۔ ایک مرتبہ رات میں برابر کے کھیت والے یٰسین انصاری بھی میرے پاس ہی تھے۔ ہم دونوں ٹیوب ویل کے پاس مٹی پر ہی لیٹے ہوئے تھے۔ یٰسین کہنے لگے کہ اگر آج اس نے پانی اٹھایا تو میں دو رکعت نماز پڑھوں گا، میں نے کہا کہ تم دو کی بات کرتے ہو، میں چار پڑھوں گا۔ اکثر رات کو ساڑھے دس بجے بجلی آجاتی تھی لیکن اس رات کو بارہ بج کر پینتالیس منٹ پر لائٹ آئی۔ میں نے یٰسین سے کنکشن کرنے کو کہا۔ وہ کہنے لگے کہ تم ہی کرلو، مجھے تو بجلی سے ڈر لگتا ہے، میرے کنکشن کرتے ہی ٹیوب ویل نے تقریباً ڈھائی میٹر دور پانی پھینکنا شروع کردیا اور ٹیوب ویل کے سامنے والی سڑک پر پانی گرنے لگا۔ سوکھی مٹی ہونے کے باوجود پانی کی تیز دھار سے سڑک پر تقریباً ڈیڑھ میٹر گڑھا ہوگیا۔

صبح جب محلے والوں نے دیکھا کہ یہ کامیاب ہوگیا ہے تو وہ سب جمع ہوکر آئے اور ٹیوب ویل بند کرادیا۔ کہنے لگے کہ اس لائٹ سے ہم تمہارا ٹیوب ویل نہیں چلنے دیں گے۔ اپنی لائٹ منظور کراؤ۔ ٹیوب ویل بند ہونے کے بعد یٰسین نماز کے لئے کہنے لگے۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ تم نے چار رکعت نماز پڑھنے کا نیم (نذر) کیا تھا، اب تمہیں نماز پڑھنی چاہئے بھلے ٹیوب ویل پھر نہ خراب ہوجائے۔ میں نے کہا، چلو پڑھتے ہیں۔ ہم کبیر پور کھیت کے قریب ایک گاؤں کی مسجد میں نماز پڑھنے جا رہے تھے کہ یٰسین نے کہا کہ اپنے ٹیوب ویل میں وضو کریں گے۔ ہم وہاں آئے، یٰسین نے وضو کیا اور مجھے اچھی طرح غسل کرایا، اس کے بعد ہم نے نماز ادا کی۔ نماز کے بعد یٰسین کہنے لگے کہ تم مسلمان ہوجاؤ ہم تمہاری بجلی بھی منظور کرادیں گے۔ میں نے کہا۔ مجھ سے مسلمان بھی پریشان ہیں۔ وہ مجھے کہاں رکھیں گے۔ یٰسین نے کہا، جب تم مسلمان ہوجاؤ گے تو تم ٹھیک ہوجاؤ گے اور اگر تم ٹھیک نہ بھی ہوگے تب بھی

مسلمان تمہیں رکھ لیں گے اور مسلمان نہ بھی رکھیں تو مرنے کے بعد اللہ تمہیں جنت میں رکھے گا۔ میں نے یقین سے کہا کہ تم مجھے ہرسولی مدرسے میں لے چلو، میں وہاں یہ معلوم کروں گا کہ مسلمان ہوجاؤں یا نہیں۔؟ ہم دونوں وہاں پہنچے۔ مولوی انیس صاحب سے ملاقات ہوئی، ان سے میں نے مسلمان ہونے کے بارے میں معلوم کیا، انہوں نے کہا کہ مسلمان ایسے نہیں بنتے، بلکہ جماعت میں جاکر نماز وغیرہ سیکھنی ہوگی۔

(۱) تم چلہ لگاؤ اور دلی مرکز چلے جاؤ، میں نے ان سے کہا کہ مجھے تو کچھ معلوم نہیں، تمہیں بھیج دو۔ انہوں نے مظفرنگر مرکز میں فون پر بات کی اور مظفرنگر جانے کو کہا۔ اس وقت میں تیار نہیں تھا، اس لئے میں نے اگلے دن جانے کا وعدہ کرلیا۔ جانے سے پہلے میں نے اپنی اماں کو بتایا کہ گھر والے مجھ سے بہت پریشان ہیں، اس لئے میں تو جارہا ہوں اور مسلمان ہوجاؤں گا۔ اس نے کہا اچھا! چلے جانا، لیکن کھانا تو کھالے۔ میں کھانا کھاکر اور دو گلاس دودھ پی کر راستے میں ایک شخص سے سات سو روپے لے کر مظفرنگر پہنچا۔ جہاں مرکز میں مولوی موسیٰ صاحب سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ یہاں تو کوئی جماعت نہیں جارہی ہے تم پھلت چلے جاؤ۔ پھلت سے بھی جماعت جاتی ہے، میں پھلت چلا گیا۔ وہاں ابا الیاس سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے شام کو مولوی کلیم صدیقی صاحب سے ملوایا۔ مولوی صاحب نے کلمہ پڑھوایا پھر میری زندگی کے حالات معلوم کئے۔ جب انہوں نے میرے حالات سنے تو انہوں نے مجھے بتایا کہ ایمان واسلام اصل میں ایمان وسلامتی میں خود رہنے، اور دوسروں کو امن وسلامتی میں رکھنے کا نام ہے۔ اس لئے اب تم مسلمان ہوگئے ہو تم اگر یہ چاہتے ہو کہ خود بھی امن وسلامتی میں رہو اور اس دنیا کے بعد ہمیشہ کی زندگی میں بھی سکون وچین اور امن وسلامتی میں رہو تو ضروری ہے کہ تم اس طرح زندگی گزارو کہ تم سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے اور ہر آدمی کے لئے امن وسلامتی کا ذریعہ بنو، اس کے لئے سب سے پہلے تمہیں نشے سے بچی توبہ کرنی ہوگی، اس لئے کہ سب سے زیادہ آدمی نشے کی حالت میں لوگوں کو ستاتا ہے۔ مولوی صاحب نے مجھ سے کہا کہ تم چودھری ہو، چودھری لوگ بڑے بہادر ہوتے ہیں۔ ایک جوان آدمی اگر کسی بات کا پکا ارادہ کرلے تو پہاڑ سے دودھ کی نہر کھود کر نکال سکتا ہے۔ ایک جوان مرد اگر پکا ارادہ کرنے تو نشہ چھوڑنا کوئی مشکل کام نہیں، مولوی صاحب نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا، پکا ارادہ کرو، مجھ سے وعدہ کرو کہ اب کسی طرح کا نشہ نہ کروگے۔ اب تم ایمان والے اور مسلمان ہوگئے ہو، اب تو نشہ بہت بڑا جرم ہے۔ میں نے مولوی صاحب سے وعدہ کیا۔ نشے کی مجھے اتنی عادت ہوگئی تھی کہ میں سوچتا تھا یہ عادت میرے جیون کے ساتھ ہی جائے گی۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ مجھ میں نشہ چھوڑنے کے ارادے کی بھی ہمت ہوجائے گی، مگر مولوی صاحب کے سامنے جب میں نے وعدہ کیا تو مجھے یہ نشہ چھوڑنا بالکل آسان کام لگا۔ شاید یہ میرے ایمان کی برکت تھی۔ میرے اللہ نے مجھے ہمت دی اور اس تجربے نے نہ صرف مجھے بہت سی برائیوں سے بچایا، بلکہ میرے دل میں یہ بات بیٹھ گئی کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بڑی ہمت دی ہے۔ پکا ارادہ کرکے انسان بڑے سے بڑے کام کرسکتا ہے۔ اس یقین کے ساتھ میں نے نہ جانے کتنے لوگوں سے نشہ اور بیڑی سگریٹ اور گٹکا چھڑوادیا۔ پانچ چھ لوگوں سے جوا اور سٹہ چھڑوادیا۔ دو لوگوں سے عورتوں سے ناجائز تعلقات چھڑوائے، بس میرے اللہ کا کرم ہے۔

مولوی صاحب نے میرٹھ بھیج کر میرا سرٹیفکیٹ بنوایا۔ اتفاق سے اگلے دن پھلت سے جماعت جانی تھی، میں ان کے ساتھ چلا گیا۔ وہاں نماز وغیرہ سیکھی، پھر چلہ پورا کرنے کے بعد پھلت واپس آگیا۔ مولوی صاحب سے ملاقات ہوئی۔ مولوی صاحب نے پوچھا۔ یہ زندگی اچھی ہے یا اسلام سے پہلے کی زندگی۔؟ میں نے بتایا، مولوی صاحب! مجھے تو بہت سکون ملا ہے۔ ان چالیس دنوں میں نشہ تو دور کی بات، کوئی نشہ کرنے والا بھی قریب سے نہیں گزرا اور میری صحت بھی اچھی ہوگئی ہے۔ مجھے تو یہ زندگی بہت اچھی لگی۔ مولوی صاحب نے پوچھا۔ اب کہاں رہنا چاہو گے؟ میں نے کہا۔ آپ جہاں کہیں گے، انہوں نے میری تعلیم کے بارے میں معلوم کیا۔ میں نے بتادیا، مولوی صاحب نے پوچھا۔ پڑھا سکتے ہو؟ میں نے کہا، چھوٹے بچوں کو پڑھا سکتا ہوں، مولوی صاحب نے مجھے سونی پت بھیج دیا۔

ایک سال بعد میری شادی ہوگئی، میری شادی الحمدللہ بہت دیندار اور پڑھی لکھی نیک لڑکی سے ہوئی، وہ لوگ سکھوتی ٹانڈہ ضلع میرٹھ (یوپی) کے رہنے والے ہیں۔ سکھوتی ٹانڈہ میں ہمارے ہندو رشتے دار بہت سے رہتے ہیں۔ اس خیال سے کہ کہیں وہ کوئی فتنہ فساد نہ کریں، مولوی صاحب نے میری شادی کا پروگرام کھتولی ضلع مظفرنگر (یوپی) میں میرے سارھو

(۱) نماز کی فرضیت کلمہ شہادت پڑھنے یعنی ایمان لانے کے بعد ہوتی ہے۔ نماز ارکان اسلام کا دوسرا رکن ہے نہ کہ پہلا۔ پہلا رکن شہادت کلمہ ہے۔ اسلام قبول کرنے کے خواہش مند کو اسلام قبول کروانے یا کلمہ توحید کی شہادت دلانے میں قطعی تاخیر نہ کرنی چاہئے کیونکہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ (مرتب)

...گھر سے بٹیا، وہ لوگ لڑکی کو لے کر کھتولی آگئے۔ مولوی صاحب دو
تین لوگوں کے ساتھ مجھے لے کر کھتولی گئے اور الحمدللہ سادگی سے سنت کے
مطابق نکاح اور رخصتی ہوئی۔ میرے والد بھی میرے ساتھ میرے نکاح
میں شریک تھے وہ بہت خوش تھے۔ مولوی صاحب کا بار بار شکریہ ادا کرتے
تھے اور کہتے تھے کہ آپ نے میرے لڑکے کو سدھار دیا۔ اس سے پورا علاقہ
پریشان تھا اور ہم سب لوگ عاجز تھے۔ پھلت رخصتی ہوئی تو میری والدہ
بھی آگئیں۔ میری اہلیہ سے مل کر خوشی سے روئیں اور بار بار ماتھا چومتی تھیں
کہ کیسی سوہنی بہو میرے مالک نے مجھے دی ہے۔ میری اہلیہ نے بھی دو
روز کی شادی کے باوجود میری والدہ کی خوب خدمت کی۔ اچھے گھرانے
میں شادی کی وجہ سے مجھے مضبوطی ملی اور مجھے اپنے دوستوں اور رشتے
داروں کو اسلام کی دعوت دینے میں بڑی قوت ملی۔

میرے والد صاحب کو جب معلوم ہوا کہ مولوی صاحب نے سکوتی
میں ہمارے رشتے داروں کے فتنے کے ڈر سے کھتولی لڑکی کو بلا کر شادی کی
ہے۔ تو انہوں نے مولوی صاحب سے کہا۔ مولوی صاحب! آپ مجھے
بے خبر کرتے، ہم کسی کے دباؤ میں نہیں رہتے۔ ان بے چاروں کو بے گھر
کیا۔ میں خود بارات لے کر سکوتی جاتا۔ میرے بیٹے نے کوئی جرم تو کیا
نہیں۔ مسلمان ہوگیا تو اچھا ہی کیا ہے۔ کیا تھا، کیا ہوگیا۔؟ میں سات جنم
تک آپ کا احسان نہیں اتار سکتا۔ میرے گاؤں والوں نے اس کے
مسلمان ہونے کے بعد پنچایت کی کہ تیرا بیٹا ادھرم (بے دین) ہوگیا ہے۔
ان پر سختی کرو تو میں نے صاف کہہ دیا کہ وہ ادھرم (بے دین) نہیں، بلکہ
دھارمک، (مذہبی) ہوگیا ہے۔ دھرم (مذہب) اپنا اپنا معاملہ ہے۔ میں
آپ میں سے کسی کا دیا نہیں کھاتا۔ اگر زیادہ کرو گے تو کھیت اور گھر بیچ کر
میں بھی اسکے پاس جا رہا ہوں۔ بیٹے کے ساتھ میں بھی مسلمان ہو جاؤں گا۔
جب ایسے بگڑے ہوئے کو مسلمانوں نے ایسا سدھار دیا تو مجھ میں بھی
سدھار آئے گا۔ کچھ لوگ ذرا غصے میں گالیاں دینے لگے تو میں پنچایت
سے چلا آیا اور میں نے کہا۔ ابھی ایس پی کے یہاں جا کر رپٹ لکھواؤں گا
کچھ لوگوں نے مجھے روکا اور پھر میٹھی میٹھی باتیں کرنے لگے۔ ہم تو تیری
بھلائی میں پنچایت کر رہے تھے۔ آدمی میں ہمت ہونی چاہئے۔ میں جب
اپنے گاؤں والوں سے نہیں ڈرا تو پھر سکوتی والوں کا کیا ڈر تھا۔؟ مولوی
صاحب نے فرمایا۔ ڈرتے تو ہم بھی نہیں، مگر شادی میں کوئی بات ہوتی تو
بدمزگی ہو جاتی۔

اور اب میں اپنی بیوی کے ساتھ سونی پت (ہریانہ) میں رہ رہا ہوں
میرے پڑوسی بہت اچھے ہیں۔ سب لوگ پانچوں وقت کے نمازی ہیں اور
میری عزت کرتے ہیں۔ مجھے ان سے بہت پیار ملا۔ وہ سب میرا بہت
خیال رکھتے ہیں۔ اصل میں جب میں سونی پت آیا تو مدرسے والوں نے
میرے لئے ایک کرائے کے مکان کا عیدگاہ کالونی میں انتظام کر دیا۔ سب
کو معلوم تھا کہ میں نے دو مہینے پہلے اسلام قبول کیا ہے۔ مجھے نماز کی پابندی
اور تسبیح وغیرہ پڑھتے دیکھ کر لوگوں کو شرم آتی۔ میں نے اپنی اہلیہ سے عورتوں
میں تعلیم شروع کرائی۔ میں گشت وغیرہ بھی پابندی سے کراتا تھا۔ رفتہ رفتہ
پڑوسی نماز پڑھنے لگے۔ بہت سے بچے میں نے مدرسے میں داخل کرائے
الحمدللہ کافی لوگ نماز کی پابندی کرنے لگے۔ میں نے اپنے گھر والوں سے
بھی ایسا پیار نہیں پایا۔ یہ محض میرے اللہ کا کرم اور اور میرے ایمان کا صدقہ
ہے۔ مولوی صاحب نے مجھے کلمہ پڑھوایا تھا تو اس وقت مجھے سمجھایا تھا کہ
اصل میں ایمان و اسلام خود امن و سلامتی سے رہنے اور دوسروں کو اپنے شر
سے بچا کر امن و سلامتی سے رکھنے کا نام ہے۔ اسلام امن و سلامتی ہے۔
امن و سلامتی، ایمان و اسلام سے نکلی ہے۔ ایمان و اسلام کے بغیر نہ دنیا
کے کسی آدمی کو خود امن و چین نصیب ہو سکتا ہے نہ دنیا کو بغیر اسلام و ایمان
کے کسی سے امن و سلامتی نصیب ہو سکتا ہے۔ اس پر میں نے مولوی
صاحب سے کہا بھی تھا کہ ساری دنیا کے اخباروں اور ٹی وی پر جو خبریں آتی
ہیں، ان سے یہ لگتا ہے کہ مسلمانوں نے ساری دنیا کے چین کو برباد کر رکھا
ہے۔ اور وہ اسلام و جہاد سے پوری دنیا کو آتنک واد (دہشت گردی) کی
آگ میں جھونک رہے ہیں۔ مولوی صاحب نے مجھے بتایا کہ یہ غلط
پروپیگنڈہ ہے۔ کچھ جذباتی مسلمانوں کی ناسمجھی کے بعض فیصلوں سے
فائدہ اٹھا کر اسلام مخالف لوگ اسلام اور مسلمانوں کی غلط تصویر پیش
کر رہے ہیں۔ اس کے باوجود اسلام دنیا میں پھیل رہا ہے۔ مولوی
صاحب نے چاروں طرف بیٹھے دسیوں لوگوں کا مجھ سے تعارف کرایا کہ
یہ سب ان ہی دنوں میں اندھیرے سے نکل کر اسلام کے سایہ رحمت میں
آئے ہیں۔ انہوں نے قرآن پاک کی آیت پڑھ کر بتایا کہ اس آیت میں
اللہ تعالیٰ نے کسی ایک آدمی کی ناحق جان لینے کو پوری دنیا کا قتل بتایا ہے،
اور قرآن پاک نے صاف اعلان کیا ہے۔

وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ○ اللہ بگاڑ کو پسند نہیں کرتا۔

(القرآن، البقرہ ۲:۲۰۵)

قرآن کو ماننے والے آتنک وادی (دہشت گرد) نہیں ہو سکتے۔
اسلام رحمت اور امن کا مذہب ہے۔ مولوی صاحب نے کہا کہ ہم لوگ تو

ٹکڑوں سے مسلمان ہیں۔ اس لئے یہ لئے مسلمان صرف نام کے اور ہی مسلمان ہیں۔ جیسے کسی جسم میں خون خراب ہو جائے تو زندگی کو معمول پر لانے اور صحت کو ٹھیک کرنے کے لئے نئے خون کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس دنیا کی امن وسلامتی کے لئے نئے خون کی یعنی دین سمجھ کر قرآن مجید کے اسلام قبول کرنے والے نومسلموں کی ضرورت ہے۔ اس لئے آپ لوگوں پر زیادہ ذمہ داری ہے اور اللہ کا شکر ہے کہ نئے لوگ یہ کام کر رہے ہیں۔ انھوں نے بتایا کہ عراق اور سعودی عرب میں مسلمانوں کو قتل کرنے اور ان سے لڑنے والے امریکی فوجی مسلمان ہو رہے ہیں اور ان فوجیوں کا اسلام کیسا ہوتا ہے اس کے کچھ قصے سنائے۔

میں یہ بتا رہا تھا کہ اللہ کا شکر ہے کہ میں نے اسلام میں امن وسلامتی پائی۔ میں اسلام سے پہلے گھر کے سائے سے محروم تھا۔ لوگوں کو ستانا، جنگلوں میں رہنا، لڑنا، مار دھاڑ کرنا میرا کام تھا۔ اب مسلمان ہونے کے بعد جس کے گھر میں جاتا ہوں مجھے پیار ملتا ہے۔ لوگ میرا اکرام کرتے ہیں۔ شاید میں ایسا مسلمان ہوں کہ اسلام قبول کرنے کے بعد میں نے کوئی پریشانی نہیں جھیلی۔ میرے ہندو خاندان کی طرف سے میری مخالفت کے بجائے میری عزت ہوئی۔ اب وہ میری بات کو عزت سے سنتے ہیں۔ مجھ سے مشکل معاملات میں مشورہ لیتے ہیں۔ میرے اللہ نے مجھ بگڑے کو کیسے سنوار دیا۔ میں جان بھی دیدوں تو اس کا شکر ادا نہیں کرسکتا۔

اللہ کا شکر ہے، مجھے کسی قسم کی پریشانی سے دوچار نہیں ہونا پڑا، کیونکہ میری تربیت اچھے عالموں کے سپرد رہی ہے۔ اسلام لانے کے بعد میں نے جو اطمینان وسکون حاصل کیا ہے۔ اس کے بارے میں تو میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے نعمتوں کے دروازے کھول رکھے ہیں۔ میں نے تو کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ میری اتنی اچھی زندگی ہو جائے گی۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ ہر مسلمان کو میری جیسی زندگی عطا فرمائے۔

الحمدللہ میں اور میری اہلیہ دونوں گھر جاتے ہیں، میری والدہ پر ان کے گھر والوں کا دباؤ ہے، ورنہ وہ اندر سے مسلمان ہوگئی ہیں۔ میں نے ایک بار ان کو کلمہ بھی پڑھوا دیا ہے۔ میرے ایک بھائی مولوی صاحب کے پاس آتے ہیں وہ مولوی صاحب سے بہت محبت کرتے ہیں، مجھے ایسا لگتا ہے کہ شاید مولوی صاحب نے ان کو کلمہ پڑھوا دیا ہے۔ اب وہ مندر بالکل نہیں جاتے، ان سے چھوٹا بھائی الحمدللہ سونی پت آیا۔ اس نے اور میرے ایک بھتیجے دونوں نے اسلام قبول کرلیا۔ ایک چلے میں گیا ہوا ہے، دوسرا کچھ روز کے بعد انشاءاللہ جماعت میں جائے گا۔ مجھے امید ہے کہ میرے بہت سے دوست بھی مسلمان ہو جائیں گے۔ وہ خود میرے اعمال دیکھ کر مولوی صاحب سے ملنے کے بڑے شائق (مشتاق) ہیں۔ مجھے جب بھی اپنے اسلام کا خیال آتا ہے، مجھے اپنے سارے رشتے دار اور دوست یاد آتے ہیں، میں دل سے ان کی ہدایت کے لئے خوب دعا کرتا ہوں۔

میں مسلمانوں کو یہ پیغام دینا چاہوں گا کہ اسلام کے اندر بہت سکون ہے۔ اور یہ بہت بڑی نعمت ہے۔ اور جو نماز کی پابندی کرے گا اسے سکون حاصل ہوگا اور جو نماز نہیں پڑھے گا اس کے لئے پچھتانا ہے۔ میں یہی پیغام دینا چاہوں گا کہ ہم سب مسلمان نماز کی قدر کرتے ہوئے اسے پابندی سے پڑھیں اور اسلام کی طرف لوگوں کو بلائیں، معلوم نہیں اللہ تعالیٰ کس کو ذریعہ بنا کر کامیابی اور کامرانی کا راستہ کھول دیں۔

سب سے ضروری بات یہ ہے کہ دنیا میں امن وچین اور سلامتی کے لئے دنیا کے لوگوں کو اسلام کے سائے میں آنا ضروری ہے۔ یہ کیسا اندھیر ہے کہ لوگ امن وشانتی اور چین سلامتی کے مذہب کو دہشت گردی سمجھنے لگے ہیں!؟ اس میں جہاں شیطانی چیلوں کا لوگوں کو اسلام اور جنت سے دور رکھنے کی سازش کا دخل ہے۔ وہیں مسلمانوں کے حالات بھی ان کی مدد کرتے ہیں۔ آپ علاقے کی جیلوں میں جاکر دیکھیں تو زیادہ تر قیدی مسلمان ہیں۔ حالانکہ جن سنکھیا (تعداد) ہندوؤں کی زیادہ ہے۔ جب میں ایک دو بار مظفرنگر جیل میں گیا تو وہاں یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ قیدیوں میں ۶۷ فی صد مسلمان تھے۔ جب کہ ہمارے ضلع میں مسلمان شاید ۳۰ یا ۳۵ فیصد ہوں گے۔ مسلمانوں کے اس اندھیرے کردار کا پردہ بس سازشی لوگوں کے سامنے اسلام سے دور رکھنے کے لئے لگا دیتے ہیں۔ اس سے دنیا امن سے محروم ہوتی جارہی ہے۔ میری درخواست ہے کہ ہر ایمان والے کو اپنا مقام سمجھنا چاہئے۔ کہ وہ ایمان والا اور مسلمان ہے، اس لئے وہ جہاں رہے اس کو یہ خیال رہنا چاہئے کہ وہ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نبی کا امتی ہے۔ اس کو اپنے آپ کو امن وسلامتی کا پیامبر سمجھنا چاہئے۔ کم از کم وہ جہاں رہے، لوگوں کو شر سے بچائے۔ وہ دوسروں کی امن وسلامتی کی فکر کرے گا، تو اللہ اس کو دنیا وآخرت میں سلامتی عطا فرمائیں گے۔ ہم اگر اپنے اسلام کا مطلب سمجھ لیں اور لوگوں کو السلام علیکم کا مطلب سمجھادیں کہ اسلام نے سلام کو پھیلانے کا حکم دیا ہے تو بس اسلام اور مسلمانوں کی حقیقی تصویر لوگوں کے سامنے آجائے گی۔ اس طرف بہت سوچنے کی ضرورت ہے۔ سلام کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ تم پر سلامتی ہو، چاروں طرف تم پر سلامتی ہو، اس کو پھیلانے کا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے، پھر اس دین کو ماننے والا کیسے ظالم ہوسکتا ہے۔؟ کیسے آتنک وادی (دہشت گرد) ہوسکتا ہے۔؟ (۲)



(۲) مستفاد از ماہنامہ ارمغان ولی اللہ، پھلت ضلع مظفرنگر (یوپی) مارچ ۲۰۰۶ء ص ۱۱۔۱۶

علاج بذریعہ صدقات

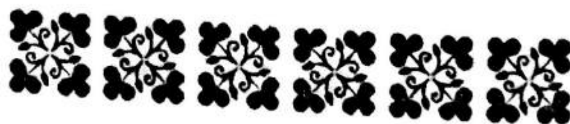
حسن الہاشمی

بروقت صدقہ دیجئے اور آسمانی آفتوں سے نجات حاصل کیجئے

ہر مذہب والے صدقہ کے نیک اثر کو تسلیم کرتے ہیں، مذہب اسلام نے بھی ہر مصیبت کو رد کرنے کے لئے صدقہ تجویز کیا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ صدقہ بہترین اعمال سے ہے، اگر چہ قضا کو کوئی چیز روک نہیں سکتی اور ہونے والی بات ہو کر رہتی ہے، مگر صدقہ سے بلائیں رد ہوتی ہیں اس سے بھی انکار نہیں، دوزخ کی آگ سرد ہو جاتی ہے، صدقہ دل کا نور ہے، سخی قرب الٰہی حاصل کرتا ہے، بخیل دوزخ کی آگ سے قریب ہوتا ہے، جو لوگ صدقہ بھی دیدیتے ہیں اور عبادت بھی کرتے ہیں ان کی بڑی شان ہے، صدقہ پہلے قرابت دار اور اپنے عزیز اور مسکین کو دینا بھی افضل ہے۔

سیارگان کی نحوست دور کرنے کے لئے نقشہ درج ذیل ہے۔ جس کو عاملین نے ایسے وقت کے لئے مقرر فرمایا ہے۔

سیاروں کے نام	نام سمت	اسمائے باری تعالیٰ	روزانہ پڑھنے کی تعداد	صدقہ دینے کا دن	اشیائے صدقات
قمر	مغرب	یانور السّمٰوٰت والاَرض	۳۶۰	پیر	سفید اشیاء مثلاً دودھ، چینی، آٹا، سفید کپڑے میں باندھ کر دیں
عطارد	مغرب	یاعلیم یا حکیم یا خبیر	۵۲۲	بدھ	سبز اشیاء مثلاً مونگ سبز، کپڑے میں باندھ کر دیں
زہرہ	مشرق	یالطیف یاحسیب یارحیم	۷۴۱	جمعہ	سفید اشیاء مثلاً چاول، چاندی، یاقوت، آٹا، چینی، سفید کپڑے میں باندھ کر دیں
شمس	مشرق	یااللہ یا مالك الملك	۹۴۲	اتوار	سرخ اشیاء مثلاً سونا، تانبہ، گیہوں سرخ کپڑے میں باندھ کر دیں
مریخ	جنوب	یاجلیل یا منتقم	۲۸۳	منگل	سرخ اشیاء مثلاً گڑ، تانبہ، دال مسور، مونگا، سرخ کپڑے میں باندھ کر دیں
مشتری	مشرق	یاحمید یا ھادی یا وھاب	۸۷۸	جمعرات	زرد اشیاء مثلاً سونا، دال، چنا، ہلدی، زرد کپڑے میں باندھ کر دیں
زحل	شمال	یااللہ یا جواد یا دائم	۵۷۳	ہفتہ	سیاہ اشیاء مثلاً لوہا، تیل، سرسوں ماش، سیاہ کپڑے میں باندھ کر دیں



جنات کی رہائش گاہ

آخری قسط

از عرفان سبحانی

چمگادڑوں والے کمرے کی چھت پر آگ کا بنا ہوا جو ہنڈولہ اترا تھا یہ غالباً شاہ جنات کی سواری تھی اس کی حفاظت کے لئے دسیوں جنات اس کے ساتھ تھے۔ اس ہنڈولہ کی آمد یہ ثابت کرتی تھی کہ حویلی کے کمروں میں گھمسان کی جنگ جاری ہے اور دو عاملوں نے ان جنات کو زبردست کشمکش میں مبتلا کر رکھا ہے اور یہ مجبور ہو گئے ہیں کہ اپنے بادشاہوں اور خاص الخاص اجنہ سے مدد حاصل کریں۔ جنگ جنگ ہی ہوتی ہے اور جنگ کے مناظر جہاں ہوش اڑا دینے والے ہوتے ہیں وہیں وہ مناظر دیکھنے سے اور ریکارڈ رکھنے کے قابل بھی ہوتے ہیں۔ ہمارے دلوں میں یہ خواہش مچلتی تھی کہ ہم اس مقابلہ آرائی کو جو انسانوں اور جنوں کے درمیان ہو رہی تھی اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ لیکن ہم مجبور اور بے بس تھے اور ہم یہ بھی جانتے تھے کہ اگر ہم نے اپنے قدم حصار سے باہر نکالے تو ہماری جانیں خطرے میں پڑ جائیں گی۔ کلن کا حشر ہماری آنکھوں کے سامنے تھا۔ اس کی ناگہانی موت نے ہمیں خوف اور دہشت سے دوچار کر دیا تھا۔ اور ہم حصار کے دائرے کے اندر خود کو محصور رکھنے پر مجبور تھے۔ کلن ایک ذرا سی غلطی سے اپنی جان گنوا بیٹھا تھا۔

حویلی کے اندرونی کمروں میں کہرام مچا ہوا تھا۔ ہمیں حیرت تھی کہ صرف دو انسان اتنے سارے جنوں کا مقابلہ کیسے کر رہے ہیں۔ اور ہمیں فخر تھا کہ اللہ نے ہمیں اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ اور فخر اس بات پر بھی تھا کہ اس نے ہمیں ایمان کی دولت عطا کی اور خوشی اس بات کی تھی کہ جنات کی دنیا میں پہنچ کر جہاں ہم بے دست و پا تھے اس نے اپنے فضل سے ہماری حفاظت کے لئے دو عاملوں کو بھیج دیا جو ہماری جانوں کی حفاظت کے لئے خود کو خطروں میں ڈالے ہوئے تھے۔ ہماری بدنصیبی تھی کہ ہم مسلمان ہوتے ہوئے قرآن کی تعلیم سے محروم تھے۔ اور ہمیں آیت الکرسی بھی یاد نہیں تھی اور اب ہمیں یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ آیات قرآنی کی طاقت کیا ہے۔ اور علوم قرآن کی کے ذریعہ ہم اس دنیا پر کس طرح فتح حاصل کر سکتے ہیں۔ ہم نے جنات کی ریشہ دوانیوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ ہم نے ان کی خطرناک منصوبہ بندیوں کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا ہے۔ ہم خواب میں نہیں حقیقت میں یہ دیکھ رہے تھے کہ جنات کے پاس کتنی طاقت ہے۔ وہ انسانوں کو نقصان پہنچانے کے لئے کتنے حربے استعمال کر سکتے ہیں۔ وہ انسانوں کو خوف زدہ کرنے کے لئے سانپ بن جاتے ہیں، گھوڑوں اور گدھوں کا روپ اختیار کر لیتے، خطرناک قسم کے کتے اور بلی بن کر حملہ کرتے ہیں اور ہاتھی بن کر ڈرانے اور اڑانے کی بھیانک سازش کر لیتے ہیں۔ کیسی کیسی حرکتیں تھیں جو ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھی تھیں۔ آج یہ تمام آپ بیتی ہم کسی کو سناتے ہیں تو وہ ہمارا یقین نہیں کرتا۔ اور سچ تو یہ ہے کہ اس طرح کی آپ بیتی اگر کوئی ہمیں سناتا تو ہم بھی اس کا یقین نہ کرتے اور اس کو پاگل سمجھتے۔ اور اس کا مذاق اڑاتے۔ اس آپ بیتی سے پہلے جسے آج میں نقل کر رہا ہوں میں تو جنات کے وجود ہی کا قائل نہیں تھا۔ اور عملیات کو تو میں ایک ڈھکوسلہ سمجھتا تھا۔ میں فطرتاً بہادر بھی تھا۔ اس لئے میرا زعم یہ تھا کہ اگر کوئی جن سامنے آ گیا تو میں اس کی گردن مروڑ دوں گا۔ میں اپنے دوستوں سے اسی طرح کی باتیں کیا کرتا تھا لیکن اس شکار کے دوران جب جنات کی رہائش گاہ میں مجھ پر اور میرے دوستوں پر یہ سب کچھ گزری جس کو آج میں قلم بند کر رہا ہوں تو مجھے یہ ماننا پڑا کہ ہمارے خالق نے جنات جیسی ایک مخلوق کو بھی پیدا کیا ہے۔ جن کی قوت اور جن کے اختیارات ہم سے زیادہ ہیں اور میں اس بات کا بھی قائل ہو گیا کہ جنات پر عاملین غلبہ حاصل کر سکتے ہیں اور یہ غلبہ علم و عمل کی بنیادوں پر حاصل ہوتا ہے۔ جسمانی قوتوں کی یہاں کوئی حیثیت نہیں ہے۔ میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا کہ جنات طرح طرح کے روپ اختیار کر کے ہمارے پاس آ رہے تھے لیکن حصار کے اندر آنے کی ان میں ہمت تھی اور نہ اختیار۔ دیکھنے میں تو یہ حصار کا دائرہ ہاتھ سے کھینچی ہوئی ایک لکیر ہی تو تھا لیکن یہ مضبوط اور محفوظ قلعے کے برابر تھا جہاں دشمن کی رسائی ممکن نہیں تھی۔

خطرناک آوازیں، سسکنے اور بلکنے کی آوازیں، مارو، بچاؤ کی آوازیں اور نہ سمجھ میں آنے والی کلمات کی آوازیں ایک بھیانک شور و غل کی طرح ہمارے کانوں میں پڑ رہی تھی اسی لمحے ایک خطرناک ہوش اڑا دینے والا

جن جس کے گلے میں آگ کی مالائیں پڑی ہوئی تھیں اور جس کی آنکھیں دوزخ کی شعلوں کی طرح دہک رہی تھیں۔ ہماری طرف آتا ہوا نظر آیا اس کے ہاتھ میں ایک تلوار بھی تھی جو آگ کی بنی ہوئی تھی اور اس کے دوسرے ہاتھ میں ایک لوہے کی زنجیر تھی شاید اس زنجیر کو بھی آگ میں تپایا گیا تھا کیونکہ اس کو دیکھ کر ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے اس کو کسی بھٹی میں تپا کر لایا گیا ہے۔ یہ جن زنجیر کو فضاؤں میں گھماتے ہوئے اور وحشیوں کی طرح چنگھاڑتے ہوئے پورے غصے کے ساتھ ہماری طرف بڑھ رہا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے چیلے بھی خطرناک طنزیہ ہنسی کے ساتھ اُچھلتے کودتے ہماری طرف آ رہے تھے۔ ہمیں اس کا اندازہ ہو گیا تھا ہمیں ختم کرنے کے لئے ان کو بطور خاص بلایا گیا ہے اور یہ شاہ جنات کے ہنڈولے کے ساتھ نازل ہوئے تھے۔ ہم حصار کی قوت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے تھے اور ہمارا یقین مضبوط تھا لیکن اس جن کو دیکھ کر ہمارے جسموں پر کپکپی طاری ہو گئی اور ہمیں ایسا لگا کہ یہ جن ہماری ہڈی پسلی توڑنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ اور ہم بھیانک موت سے ہمکنار ہو جائیں گے۔ ہم نے کلمہ پڑھنا شروع کیا تا کہ اگر ہم مرے بھی تو ہمارا خاتمہ ایمان پر ہو۔ چند لمحوں کے بعد وہ خطرناک جن، جس کا بھیانک ناک نقشہ آج بھی میرے جسم میں رونگٹے کھڑا کر دیتا ہے ہمارے روبرو آ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے ہم سے ایک گز کے فاصلے پر کھڑے ہو کر اپنا فیل نما پیر زمین پر مارا تو اس کی پوری ٹانگ زمین میں دھنس گئی۔ اس کی ٹانگیں لوہے کی طرح سخت تھیں۔ یہ منظر دیکھ کر ہمارے ہوش اڑ گئے اور ہم سب نے اپنی آنکھیں بند کر لیں لیکن جب اس جن نے ایک قہقہہ لگایا اس کے ایک زہریلے قہقہے سے حویلی کے در و دیوار کانپنے لگے۔ اس کے اس خطرناک قہقہے کی بدنما آواز سے ہم لرز گئے اور ہم نے اپنی آنکھیں پھر کھول لیں وہ زہریلی ہنسی ہنستے ہوئے بولا۔ آدم کے بیٹوں اپنی ماں حوا کو یاد کر لو۔ اب تمہارا خاتمہ ہونے والا ہے۔ یہ کہہ کر اس جن نے اپنی زنجیر کو پوری قوت کے ساتھ گھمایا۔ اس انداز سے کہ وہ زنجیر ہمارے جسموں کو گھائل کر دے اور ہماری کرچیاں بکھر جائیں۔ لیکن واہ رے اللہ تیری شان اور واہ رے کلام الٰہی تیری طاقت۔! وہ زنجیر حصار کی وجہ سے اس جن سے گھومی ہی نہیں۔ وہ ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا تھا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ اپنی قوت پوری طرح صرف کر رہا تھا اس کے چہرے پر غصہ بھی تھا اور غصہ میں انسان کی طاقت بھی دگنی ہو جاتی ہے اور جنوں کی طاقت تو کئی گنا بڑھ جاتی ہے لیکن اللہ کی قدرت اور اس کے کلام کی روحانیت کے قربان جائیے کہ وہ جن بے بس ہو گیا اور اس کے ہاتھ شل ہو گئے۔ وہ ہانپنے لگا۔ لیکن اس وقت پورے غصے کے ساتھ اس نے ہم پر حملہ کرنے کی آخری کوشش کی وہ چھلانگ لگا کر ہم تک پہنچنا چاہتا تھا لیکن وہ حصار سے باہر ہی گر گیا۔ اس کے ساتھیوں نے مدد کر کے اس کو دوبارہ کھڑا کیا۔ لیکن نہ جانے کیوں اس کا جسم کانپنے لگا اس کے منہ سے رال ٹپکنے لگی اور اس کی زبان باہر نکلی ہوئی تھی اس کی آنکھوں میں شعلے دہک رہے تھے لیکن اس کے چہرے پر شکست کے آثار نمایاں تھے اس نے ایک بار اپنا ہاتھ پھر ہماری طرف بڑھایا لیکن اس کا ہاتھ ایک طرف کو ڈھلک گیا جیسے کسی پر فالج کا حملہ ہو جاتا ہے اس نے ہمیں گھور کر دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں غصہ بھی تھا۔ شکست کا اعتراف بھی تھا اور انسانی علوم کے سامنے اس کی بے بسی بھی ظاہر تھی۔ اس کے بعد وہ اور اس کے ساتھی الٹے پاؤں لوٹ گئے۔ وہ چمگادڑوں والے کمرے میں داخل ہو گئے اندر کے شور و غل سے بہت وحشت ہو رہی تھی۔ رونے دھونے کی آوازیں بدستور آ رہی تھیں۔ ہمیں کچھ بھی اندازہ نہیں تھا کہ کون غالب ہے اور کون مغلوب۔ لیکن حصار کی قوت دیکھ کر ہمیں اس بات کا احساس ضرور تھا کہ جنات بہت آسانی سے مولوی افتخار اور مولوی ذوالفقار کو شکست نہیں دے سکتے۔ اور جب تک ان دونوں کو شکست نہیں ہو جاتی اس وقت تک ہمارے ساتھیوں کا کچھ بگڑنے والا نہیں ہے۔ اس جن کے واپس ہو جانے کے بعد چمگادڑوں والے کمرے سے تین عورتیں نکل کر ہماری طرف چلیں۔ یہ عورتیں بالکل سیاہ فام تھیں۔ ان کی ناک کے نتھنیں اتنے بڑے بڑے تھے کہ ہم ان میں اپنے ہاتھ کو گھسا سکتے تھے۔ ان کے کان اس قدر بڑے اور وحشتناک تھے کہ جن کو دیکھ کر ایک عجیب طرح کا خوف اور ڈر دل میں پیدا ہوتا تھا۔ ان کے دانت ہلدی سے بھی زیادہ زرد تھے اور ان کے بال اس طرح الجھے ہوئے تھے جس طرح سُتلی الجھ جاتی ہے۔ ان کے پیر اور ہاتھوں کے پنجے کھردرے، سیاہ اور اس قدر بدنما تھے جنہیں دیکھ کر تے ہونے لگتی تھی۔ ان کے جسموں سے بدبوئیں پھوٹ رہی تھیں۔ یہ تینوں عورتیں ہم سے ایک گز کے فاصلے پر آ کر کھڑی ہو گئیں۔ اور انہوں نے ایک ایک کر کے اپنے جسموں سے اپنے کپڑے اتار دیئے۔ حیرتناک بات تھی کہ ان کے جسموں پر اتنے بال تھے کہ اتنے بال تو مردوں کے جسم پر بھی نہیں ہوتے۔ اور ان کی شرم گاہیں بالوں سے پٹی ہوئی تھیں۔ ان کی شرمگاہوں سے خون ٹپک رہا تھا۔ وہ ہمیں اس طرح گھور گھور کر دیکھ رہی تھیں کہ جیسے ہم زندہ کو چبالیں گی اور جیسے ہمیں نگل کر ہی دم لیں گی۔ ان کو دیکھ کر ہمیں بہت وحشت ہو رہی تھی اور ہمارے قدموں میں ایک طرح کی

... پیدا ہو رہی تھی لیکن ہم مضبوطی کے ساتھ کھڑے ہوئے تھے اور ایک دوسرے سے آنکھوں ہی آنکھوں میں یہ کہہ رہے تھے کہ کلمن کا انجام سامنے ہے۔ حصار سے ادھر ادھر ہونے کی ضرورت نہیں۔ اگر ہم میں سے کوئی ذرا بھی حصار سے باہر نکلے گا تو اس کا انجام بھیانک ہوگا۔ جب ان سڑی ہوئی عورتوں نے یہ اندازہ کیا کہ ہم تو ان کی کسی بھی حرکت سے ٹس سے مس نہیں ہو رہے ہیں تو انہوں نے ایک ذلیل حرکت شروع کی انہوں نے اپنی شرم گاہوں میں اپنے ہاتھ گھسا کر انہیں چاٹنا شروع کیا۔ اس قبیح منظر کو دیکھ کر ہمیں اُبکائی آنے لگی۔ وہ عورتیں یہ ذلیل حرکت اس لئے کر رہی تھیں کہ تاکہ ہم اس ذلیل حرکت کی تاب نہ لا کر پریشان ہو جائیں، ہمارے جی متلانے لگیں اور ہمارے جسم کا کچھ بھی حصہ دائرہ حصار سے باہر آ جائے۔ یہ ذلیل حرکت دیکھ کر ہمارے سر چکرانے لگے اور یہ اندیشہ ہو گیا کہ ہم میں سے کوئی بے سدھ ہو کر گر پڑے گا اور گرنے کا مطلب یہ ہوگا کہ حصار ٹوٹ جائے اس لئے ہم نے خود کو سنبھالا اور ایک دوسرے کو سنبھلنے کی تلقین کی۔ چند منٹ تک وہ تینوں جنی عورتیں یہ ذلیل حرکت کرتی رہیں۔ ابھی وہ اس ذلیل حرکت میں مصروف ہی تھیں کہ حویلی میں ایک زبردست دھماکہ ہوا۔ اس کے بعد ہر طرف آگ کے گولے بکھرنے لگے۔ چمگادڑوں والے کمرے سے طرح طرح کی مخلوقات نکل کر بے تحاشہ حویلی کے مین گیٹ کی طرف بھاگنے لگیں۔ اچانک یہ تینوں عورتیں بھی ننگ دھڑنگ حویلی کے مین گیٹ سے باہر نکل گئیں۔ چند لمحوں تک حویلی کے در و دیوار پر شعلے برستے رہے۔ ہمارے ارد گرد بھی انگاروں کی بوچھاریں ہوتی رہیں لیکن کوئی ایک انگارہ بھی حصار کے اندر نہیں آ سکا۔ ہم پوری طرح محفوظ رہے لیکن ہمارے دلوں کا جو حال تھا وہ بس ہم ہی جانتے تھے۔ ہم ایک ایسے خوف اور دہشت کا شکار تھے جس کو الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔

یہ بات ہمارے سمجھ میں نہیں آئی کہ مختلف قسم کی مخلوقات جس میں سانپ، اژدہے، کتے، بلّیاں، ریچھ، ہاتھی اور سور موجود تھے یہ سب حویلی سے باہر کیوں چلے گئے اور تینوں جنی عورتیں بھی ہمیں ستانے کے بجائے بے تحاشہ بھاگتی ہوئی حویلی سے کیوں خارج ہو گئیں انہیں کس نے بھاگنے کا حکم دیا۔ کیا حویلی کے کمروں میں جو جنگ چل رہی تھی وہ کسی نتیجے پر پہنچ گئی تھی، کیا کسی گروہ کو دوسرے گروہ پر غلبہ حاصل ہو گیا تھا۔ کچھ بھی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔ ایک بار ہمارے ذہنوں میں یہ بات آ گئی کہ اپنی جگہ سے ہٹ کر دیکھیں کہ اب کمروں میں کیا چل رہا ہے۔ شہزادہ اور میں نے حصار سے باہر نکلنے کا ارادہ بھی کر لیا تھا لیکن ہمارے ساتھیوں نے سمجھایا کہ یہ غلطی نہ کریں کیونکہ ہمیں مغالطہ دیا جا رہا ہے کہ یہ کوئی چال ہو سکتی ہے اگر ہم حصار سے باہر ہو گئے تو سمجھ لیجئے کہ ہماری جانیں خطرے میں پڑ جائیں گی اور ہم کلمن میاں کی طرح بے موت مارے جائیں گے۔ ہمیں اس وقت تک حصار سے باہر نہیں جانا ہے جب تک مولوی افتخار اور مولوی ذوالفقار آ کر ہمارا حصار نہ کھولیں۔ دو گھنٹے گزر گئے جنگ ختم ہو جاتی اور ہمارے ساتھیوں کو جنات پر غلبہ مل جاتا تو وہ سب باہر آ جاتے کسی کا باہر نہ آنا اس بات کی علامت ہے کہ یا تو خدانخواستہ ہمارے ساتھی شہید ہو چکے ہیں یا پھر ابھی جنگ جاری ہے۔ تم ٹھیک کہتے ہو میں نے بولنے والے کی تائید کی اور اسی لمحے حویلی کے مین گیٹ سے ایک عجیب قسم کا انسان جس کا قد ۵ گز کا رہا ہوگا اندر داخل ہوا اور اس نے خود اعتمادی کے ساتھ ہماری طرف اپنی لمبی لمبی ٹانگوں سے چل کر بڑھنا شروع کیا۔ اس کے جسم پر کانٹے اُگے ہوئے تھے۔ اس کے سر پر سینگ بھی تھے یہ سانپ کی طرح پھنکارتا ہوا ہماری طرف آ رہا تھا۔ اس کے ہاتھوں کی اُنگلیاں ایک ایک فٹ کی تھیں اور ایک عجیب بات یہ تھی کہ اس کے بدنما پیر اُلٹے تھے۔ بچپن میں چھل پیریوں کی جو داستانیں ہم دادی اور نانی کی زبان سے سنا کرتے تھے یہ شخص اسی طرح کا تھا اس کے دونوں پاؤں اُلٹے تھے جنہیں دیکھ کر وحشت ہوتی تھی۔ اس نے غضبناک ہو کر ہماری طرف دیکھا اور اس نے اوپر کی جانب سے اپنا ہاتھ ہماری طرف بڑھانا شروع کیا۔ ایک دفعہ کو ہمیں یہ محسوس ہوا کہ یہ ہمیں نقصان پہنچانے میں کامیاب ہو جائے گا کیونکہ یہ اوپر سے حملہ کرنے کی پلاننگ کر رہا تھا لیکن پھر ہمیں اطمینان ہو گیا کیونکہ جب حویلی میں انگارے برس رہے تھے کوئی بھی انگارہ ہمارے سروں پر آ کر نہیں گر رہا تھا۔ چنانچہ وہی ہوا وہ بار بار اوپر سے ہاتھ ہماری طرف بڑھانے کی کوشش کرتا رہا لیکن بار بار اس کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ جب بھی وہ ہاتھ بڑھانے کا ارادہ کرتا اس کے ہاتھ میں نہ جانے کیا ہو جاتا کہ وہ ایک آہ اور ایک کراہ کے ساتھ اپنا ہاتھ سمیٹ لیتا، اپنے غلط ارادوں میں ناکامی کے بعد اس نے حویلی کی ایک دیوار پر اپنا گھونسہ مارا اور وہ دیوار مسمار ہو گئی۔ اس حرکت سے ہمیں اس کی قوت کا اندازہ ہوا کہ وہ دیوہیکل کس قدر طاقت ور تھا اگر اس کے ہاتھوں کے پنجے ہمارے سروں تک پہنچ جاتے تو ہمارا تو بھیجا ہی باہر ہو جاتا اور ہم چوں کئے بغیر ختم ہو جاتے۔ ہم سب اسی کو تک رہے تھے کہ اچانک ہم نے دیکھا کہ شاہ جنات کی سواری چمگادڑوں والے کمرے کی چھت سے آسمان کی طرف اڑنے لگی۔ اور اس کے ساتھ جنات کا ایک،

لشکر بھی اس کے ساتھ واپس ہونے لگا۔ کچھ جانور نما لوگ حویلی کے کمروں سے نکل کر حویلی کے مین گیٹ کی طرف جانے لگے۔ ان کے چلنے کا انداز بتارہا تھا کہ یہ بہت تھکے ہوئے ہیں۔ یہ جانور عجیب طرح کے تھے اس طرح کے جانوروں کے بارے میں نہ کبھی سنا تھا نہ اس طرح کی تصویریں کبھی ہماری نظروں سے گزری تھیں۔ ان کو واپس دیکھ کر ہمیں یہ اندازہ ہوا کہ جنات جنگ ہار گئے ہیں۔ وہ پانچ گز کا جن بھی ان کی واپسی کا منظر دیکھ کر حیرت زدہ تھا اور کبھی وہ ان کو دیکھ رہا تھا اور کبھی ہماری طرف۔ اس کے بعد اس نے ایک زوردار چیخ ماری، ایک وحشتناک چیخ اور پھر چیختا ہوا وہ بھی حویلی سے باہر چلا گیا۔

ہم شش و پنج میں تھے کہ ہوا کیا۔ اگر جنگ ختم ہوگئی تو ہمارے ساتھیوں کا کیا بنا، کیا وہ اس جنگ میں کام آگئے اور اگر وہ زندہ ہیں تو پھر باہر کیوں نہیں آرہے۔ ہمارے سوالوں کا کوئی جواب کسی طرح بھی نہیں مل رہا تھا۔ ہم ایک دوسرے کو سوالیہ نظروں سے گھور رہے تھے اور ہم میں سے ہر شخص سوال کرنے میں مشغول تھا جواب دینے کی پوزیشن میں کوئی بھی نہیں تھا۔ ابھی ہم سوالوں کی جنگل میں بھٹک رہے تھے کہ ہنڈولہ پھر آسمان سے زمین کی طرف آیا اور اس ہنڈولہ سے شہزاد کی بیوی نجمہ ہمیں اترتی ہوئی نظر آئی اس نے شہزاد کو دیکھ کر ہاتھ کے اشارے سے سلام کیا لیکن وہ دو جنوں کی حفاظت میں اندر کمرے میں چلی گئی۔ ہمارے کچھ بھی سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ کہاں سے آئی ہے اور اس کو جنوں کی حفاظت میں اندر کیوں لے جایا گیا ہے۔ ہماری بے چینی اور بڑھ گئی ہمیں اختلاج سا ہونے لگا۔ اور ہم سب وحشت زدہ ہوکر ایک دوسرے سے بے چینیوں کا اظہار کررہے تھے اور کوئی بھی کسی کو تسلی دینے کی پوزیشن میں نہیں تھا۔ نجمہ کا ہاتھ ہلا کر سلام کرنے کا مطلب تو یہ تھا کہ وہ مطمئن تھی اسے کوئی خوف اور ڈر نہیں تھا۔ اگر وہ خوفزدہ ہوتی تو وہ اس طرح ہاتھ ہلا کر اپنے شوہر سے مخاطب نہ ہوتی۔ لیکن یہ نجمہ کہاں گئی تھی اور جنات اس کو کہاں سے واپس لائے تھے۔ کیا جنات کی یہ بات درست تھی کہ انہوں نے اس کو سمندر کے پار پہنچادیا ہے لیکن ارجمند بانو عرف انجمن تو واپس آتی نظر نہیں آئی۔ جب کہ جنات نے تو اس کے بارے میں بھی کہا تھا کہ اس کو بھی سمندر پار پہنچادیا ہے۔ نجمہ کو دیکھ کر ہم عجیب سی الجھن اور کشمکش میں مبتلا ہوگئے تھے۔ ہمارے کسی بھی الجھے ہوئے سوال کا کوئی بھی جواب نہیں تھا۔ اندر کمروں میں اب موت کی سی خاموشی تھی۔ اسی پل پٹاپٹ زمین پر کچھ گرنا شروع ہوا۔ اللہ کی پناہ! ہم ایک بار پھر گھبرا گئے۔ ہم نے دیکھا اس بار بچھوؤں کی بارش ہورہی تھی، بچھو ہمارے قریب بھی آکر حصار سے باہر سیکڑوں کی تعداد میں برس رہے تھے اور ان کا رنگ بالکل سیاہ تھا آدھے فٹ کے بچھو زندگی میں کبھی نہیں دیکھے تھے۔ بچھو اتنی تعداد میں برس رہے تھے کہ زمین کا کوئی بھی حصہ خالی نہیں بچا تھا۔ ہر طرف بچھو ہی بچھو تھے۔ ہم نے دیکھا کہ یہ بچھو ایک دوسرے ہی کو ڈس رہے تھے ان بچھوؤں نے ہم تک پہنچنے کی بھی کوشش کئی بار کی تھی لیکن اللہ کا کرم تھا وہ حصار کے دائرہ سے باہر باہر رہے اور کوئی بھی بچھو حصار کے اندر داخل نہ ہوسکا۔ چند منٹ کے بعد ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چلی، پھر ایک ہرے رنگ کی روشنی فضاؤں میں بکھری اور اس کے بعد ایک گھنٹی کی آواز آئی۔ ہم ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کا لطف لے رہے تھے اور فضاؤں میں گھور گھور کر سبز رنگ کی روشنی کو سمجھنے کی کوشش کررہے تھے کہ یہ روشنی کہاں سے نمودار ہوئی اور اس کا سبب کیا ہے کہ اچانک سارے بچھو غائب ہوگئے۔ اور اچانک مولوی ذوالفقار اور مولوی افتخار ہمارے ساتھیوں کے ساتھ جس میں نجمہ اور ارجمند بھی شامل تھیں، ہنستے ہوئے کمرے سے باہر نکل کر ہماری طرف بڑھے، یہ سب لوگ حد سے زیادہ تھکے ہوئے محسوس ہورہے تھے۔ مولوی ذوالفقار نے بتایا کہ طویل ترین جنگ کے بعد جنات سے یہ معاہدہ ہوگیا ہے کہ ہم صبح ہوتے ہی جنات کی اس رہائش گاہ کو چھوڑ دیں گے اور پھر کبھی اس طرف آکر رہائش اختیار نہیں کریں گے۔ مولوی افتخار نے ایک غمگین خبر یہ سنائی کہ ہمارا ایک ساتھی گلزار قریشی اس جنگ میں شہید ہوگیا۔ انہوں نے بتایا کہ جنات نے نجمہ کو کسی جزیرے میں بھیج دیا تھا اور معاہدہ کے بعد اس کو وہ واپس لے کر آئے لیکن نجمہ اور ارجمند اب پوری طرح ٹھیک تھیں۔ مولوی افتخار نے جنات کے ساتھ جنگ کی ساری تفصیل سنائی جو خوفناک بھی تھی اور خاصی دلچسپ بھی۔ نجمہ بھابھی نے بھی بتایا کہ ان کے اوپر جزیرے میں کیا گزری۔ لیکن مولانا حسن الہاشمی کا حکم یہ ہے کہ داستان کافی طویل ہوگئی ہے اب اس داستان کو ختم کردو اس لئے آپ کا عرفان سبحانی آپ سے رخصت ہونے کی اجازت چاہتا ہے۔ اور آپ کو یہ نصیحت کرتا ہے کہ کلام الٰہی سے اپنا تعلق مضبوط رکھیں، کلام الٰہی ہی ہمیں دنیا کی آفتوں سے، جنات اور جادو جیسی چیزوں سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔ اگر مولوی افتخار اور مولوی ذوالفقار فرشتے بن کر ہمارے پاس نہ آتے تو ہم سب بے موت مرگئے ہوتے۔ دوستو! اب میں نے شکار سے بھی توبہ کرلی ہے کیونکہ مجھے اندازہ ہوگیا ہے کہ شکاریوں کا انجام بھی عبرتناک ہی ہوتا ہے۔ (ختم شد)



طنزیہ مضمون

اذانِ بت کدہ

ابو الخیال قریشی

اگرچہ بت ہیں اماموں کی آستینوں میں
مجھے ہے حکمِ اذاں لا الٰہ الا اللہ

عوام کی جہالت اور عاملین کی عیاری نے بہت ستم ڈھائے ہیں۔ اس بارے میں جب غور وفکر کرتا ہوں تو کلیجہ منہ تک آجاتا ہے۔ اور دل گھٹنوں میں آکر دھک دھک کرنے لگتا ہے اور جہاں تک عقل کا تعلق ہے تو وہ بے چاری مارے شرم کے کسی مریل بکری کی طرح منمنانے لگتی ہے۔ میں اس کو سمجھاتا ہوں اور تسلی دینے کی کوشش کرتا ہوں تو وہ مجھے اس طرح گھور کر دیکھتی ہے کہ جیسے وہ عنقریب بغاوت کردے گی اور میرے سر کی وادیوں سے نکل کر وحشت ناک صحراؤں میں بھٹک جائے گی اور پھر میں اسی طرح بے عقل کا انسان بن جاؤں گا جس طرح لاکھوں انسان بنا عقل کے دندنا رہے ہیں اور خود کو تیس مار خاں سمجھ کر گلی کوچوں میں اُچھلتے پھر رہے ہیں۔ اور مذہبی بحثوں میں مبتلا ہیں۔ اف میرے باپ کے اللہ تعالیٰ! ان مسلمانوں کا کیا ہوگا جو عقل نہ ہونے کی وجہ سے دن دہاڑے بے وقوف بن رہے ہیں اور ان عاملین کا حشر کیا ہوگا جو دونوں ہاتھوں سے اللہ کے بندوں کی جیبیں بھی کاٹ رہے ہیں اور ان کے عقیدوں کو بھی لوٹ کر دن کے اُجالوں اور رات کی تاریکیوں کے مزے لوٹ رہے ہیں۔

آپ سوچیں گے کہ آخر ہوا کیا۔؟ اے میرے معصوم عن الخطا سامعین! تھوڑا سا صبر کریں میں آپ کو سب کچھ سناؤں گا اور سب کچھ بتاؤں گا۔ اور وہ آئینہ بھی دکھاؤں گا جس میں آپ کو اپنی شکل بھی صاف صاف دکھائی دے گی۔ بس گزارش یہ ہے کہ جب آپ کو اپنا چہرہ نظر آئے تو آئینے پر تاؤ کھانے کی غلطی نہ کریں اور مجھ پر بھی اپنا غصہ نہ اُتاریں کیونکہ میں تو آپ کو صرف آئینے کے روبرو کر رہا ہوں آپ کے چہرے پر جو کچھ لکھا ہوا ہے اور جو کچھ آئینہ کا مطالعہ کر کے آپ پڑھ رہے ہیں اس کے ذمہ دار آپ خود ہیں۔ قصور نہ میرا ہے اور نہ اس آئینے کا جو آپ کی حقیقتوں کی چغلی کھا رہا ہے۔ آئینہ تو ویسے بھی بے زبان ہے وہ زبان سے کچھ بھی نہیں کہے گا وہ تو آپ کی شخصیت کے جو بھی نقش ونگار ہیں خاموشی کے ساتھ اس طرح اُبھارے گا جس طرح کھلی دھوپ میں آپ اپنا سایہ دیکھتے ہیں۔ یہ سایہ خود اُبھرتا ہے اس میں دھوپ کا قصور ہوتا ہے نہ بے چارے سورج کا کیا سمجھے؟ کیا کہا، بالکل نہیں سمجھے؟ تو پھر آپ کو سمجھانا آسان نہیں ہے۔ ہمارے بزرگ [illegible] کہ ہم نے اپنی عقلوں کو بے لگام چھوڑ رکھا ہے وہ کسی بھی وقت کسی کے بھی کھیت میں گھاس چرنے چلی جاتی ہے اور جب سروں میں عقل نہیں ہوتی باتوں کو سمجھنا اور حقیقتوں کا ادراک کرنا ناممکن ہوتا ہے۔ خیر چھوڑیں آپ جتنا سمجھیں سمجھیں، جو سمجھ میں نہ آئے وہ ایک دن وقت آپ کو خود سمجھا دے گا۔ آپ سے ایک اور گزارش یہ ہے کہ آپ آئینہ دیکھنا نہ چھوڑیں۔ یہ آئینہ ہی وہ مخلص دوست ہے جو برملا سچ بولتا ہے اور آپ کے چہرے کی اصل حقیقت کو واضح کرتا ہے۔ آپ نے ....؟ صوفی چالو زے کے چچا صوفی الحروف کے بڑے داماد خواجہ تلوار علی میرے دوستوں میں شامل ہیں اور وہ ہر ماہ کم سے کم ایک بار مجھ سے ملاقات کرنے کو اسلامی فریضہ سمجھتے ہیں۔ خواجہ تلوار علی کا حلیہ اس قدر شاندار ہے کہ اس کو دیکھ کر بڑے بڑے صوفیا احساس کمتری کا شکار ہوجاتے ہیں۔ میری بیگم نے تو ایک دن ان کی ایک جھلک دیکھ کر یہ فتویٰ دے دیا تھا کہ ماشاءاللہ صوفی تلوار علی تو اچھی خاصی درگاہ محسوس ہوتے ہیں۔ ان کی ایک خوبی یہ ہے کہ ان کے جسم اور ان کی روح کی مکمل ریسرچ کرنے کے بعد بھی آج تک کسی افلاطون کو یہ اندازہ نہیں ہو سکا ہے کہ کس مسلک سے تعلق رکھتے ہیں۔ دیوبندی یہ سمجھتے ہیں کہ یہ بریلوی ہیں اور بریلویوں کا گمان یہ ہے کہ یہ چودھویں صدی کے وہابی ہیں۔ شیعہ حضرات ان کو سنی سمجھ کر ان سے دور دور بھاگتے ہیں اور سنیوں کا گمان یہ ہے کہ یہ سوفی صد شیعہ ہیں۔ تبلیغی جماعت کے لوگ ان کو اپنی جماعت کا ممبر نہیں سمجھتے اور جماعت اسلامی کے لوگ انہیں نہ جانے کیا سمجھ کر ان سے مختصر رہنے کی تمنا کیں کرتے ہیں۔ عجیب قسم کے انسان ہیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ ایسے

لوگ صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں تو غلط نہیں ہوگا۔ وہ جب آتے ہیں تو مجھے اچھا نہیں لگتا۔ میں ان کی صحبت سے ہمیشہ بور ہوتا ہوں لیکن وہ جب نہیں آتے تو مجھے ان کا انتظار سا رہتا ہے۔ بقول شاعر ۔

عجیب دوگونہ عذاب است جان مجنوں را
بلائے صحبت لیلیٰ وفرقت لیلیٰ

غالباً آپ اس شعر کا مطلب نہیں سمجھے ہوں گے۔ نہ سمجھیں میں بھی آپ کو اس کا مطلب سمجھانے میں اپنا اور آپ کا وقت ضائع نہیں کروں گا میں آپ کو یہ بتانا چاہ رہا ہوں کہ ایک دن صبح ہی صبح صوفی تلوار علی میرے غریب خانہ پر آدھمکے۔ آپ یقین کریں کہ جب صبح ہی صبح کوئی دروازے کی کنڈی بجاتا ہے تو پہلے میں بانو کی طرف دیکھتا ہوں پھر دروازے کی طرف۔ اور بے چاری بانو۔ صبح ہی صبح کسی کے آنے پر اس طرح گھبرا جاتی ہے جیسے اچانک موت کے فرشتے کو دیکھ کر کسی کا دم نکل جائے۔ دراصل صبح ہی صبح آنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہماری بات بھی سنو اور ہمارے لئے ناشتے کی ذمہ داری بھی ادا کرو۔ مجھے کنڈی بجنے کی کچھ خوشی ہوئی کیونکہ اس وقت میں خود بھی اس موڈ میں تھا کہ کوئی دوست نازل ہو اور میں اس سے گپ شپ کروں۔ لیکن اپنی بیوی کا دل رکھتے ہوئے میں نے اپنے مذہبی حقوق کو بالائے طاق رکھ کر بڑے ہی دلبرانہ انداز میں کہا۔ لاحول ولاقوۃ۔ یہ کوئی آنے کا وقت ہے۔؟ کیا انہیں یہ اندازہ نہیں کہ ہم کتنے شریف لوگ ہیں اور شریفوں کے گھر کی کنڈی بجانے کا یہ وقت نہیں ہوتا۔؟ بانو تم جاکر کہہ دو کہ میں کئی دن سے گھر میں نہیں ہوں۔ مجھ سے ملنا ہو تو مجھے آس پاس کی کسی مسجد میں تلاش کریں۔

بانو بھی میری بیوی ہے۔ اور پچھلے ۲۰ برسوں سے میرے ساتھ رہ کر ایجاب وقبول کی سزائیں بھگت رہی ہے، منہ بنا کر بولی۔ جب آپ کا کوئی دوست آجاتا ہے تو کیا وہ بغیر کھائے پیئے جاتا ہے۔؟ اور کیا آپ گوارہ کرلیں گے کہ ان کے حلق میں کچھ انڈیلے بغیر انہیں روانہ کردیں۔ جائیے بیٹھک کھولئے میں ناشتہ تیار کرتی ہوں۔

ہاں بیگم کسی بہت بڑے واعظ سے سنا تھا کہ دانے دانے پر لکھا ہے کھانے والے کا نام۔

جی ہاں، واعظوں کی ایسی باتیں تو آپ کو ہر دم یاد رہتی ہیں لیکن واعظ لوگ کچھ اور بھی تو کہتے ہیں ان پر کبھی عمل کرنے کی آپ کو توفیق نہیں ہوتی۔

اب صبح ہی صبح میری کیوں کلاس لے رہی ہو۔ جب کہ تم جانتی ہو کہ مجھ جیسے شوہر خدا کی بنائی ہوئی اس کائنات میں بہت کم دستیاب ہوتے ہیں۔ بے شک میں تمہیں ہر ہفتے رُلاتا ہوں لیکن تمہارے ایک ایک آنسو کی قدر بھی کرتا ہوں۔

اب جائیے اور میری جان مت جلائیے۔ بانو نے جھلا کر کہا۔ وہ باہر کھڑے ہمیں کوس رہے ہوں گے۔

بیگم، میرے دوستوں میں کوسنے کی صلاحیت ہی نہیں ہے۔ اگر دروازہ نہیں کھولوں گا تو شام تک اس طرح ہاتھ باندھ کر کھڑے رہیں گے جس طرح کوئی نمازی نماز میں مشغول رہتا ہے۔ بانو نے میری بات ہی نہیں سنی اور وہ کچن میں چلی گئی۔ میں نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ خواجہ تلوار علی گھر کے دروازے پر پوری شان وشوکت کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں۔ چونکہ وہ ایک مدت کے بعد تشریف لائے تھے اس لئے میں نے خوشی کے ساتھ ساتھ حیرت کا بھی اظہار کیا۔ ماشاء اللہ، چشم بددور۔ آج کیسے راستہ بھول گئے۔

انہوں نے پوری گرم جوشی کے ساتھ معانقہ کیا۔ اس کے بعد ہم دونوں بیٹھک میں بیٹھ گئے۔ میں نے ان سے کہا خیریت تو ہے۔؟

فرضی صاحب خیریت نہیں ہے۔ اگر خیریت ہوتی تو میں صبح ہی صبح کیوں آپ کو پریشان کرتا۔

ہوا کیا۔؟'' میں نے حیران ہوکر ان سے پوچھا۔''

انہوں نے بتایا کہ ان کی بیٹی عروسہ کا تعلق کسی غیر مسلم لڑکے کے ساتھ چل رہا ہے۔ اور اب اس کی ضد یہ ہے کہ وہ اسی سے شادی کرے گی۔

لیکن یہ سب کب اور کیسے ہوا۔؟

فرضی صاحب وہی مخلوط تعلیم جس کے بارے میں ایک دن آپ نے کہا تھا کہ اس مخلوط تعلیم کے غلط نتائج سامنے آرہے ہیں۔ میری بیٹی جس کالج میں پڑھ رہی تھی اسی کالج میں ونود نام کا ایک لڑکا بھی پڑھتا تھا، بس ان دونوں میں محبت ہوگئی۔ اور مشکل یہ ہے کہ وہ لڑکا اسلام قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اب آپ ہی بتاؤ کہ ہم کیا کریں۔؟

میں نے کہا۔ بہت بری خبر ہے۔ اس طرح کی خبریں سن سن کر دل تڑپ اٹھتا ہے، لیکن سبھی غفلتوں میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ اور جب آپ جیسے متشرع لوگ بھی اس طرح کی غفلتوں کا شکار ہوجاتے ہیں اور آپ کی غفلتوں کی وجہ سے جب آپ جیسے باشرع لوگوں کی اولادیں بھی یوں بھٹکیں گی تو ہمہ شما کا کیا ہوگا وہ تو گناہوں کی دلدل میں جتنے بھی دھنس جائیں کم ہے۔

ٹھیک کہتے ہو۔ غلطی تو ہماری اپنی ہی ہے۔ لیکن اب آپ کوئی راستہ نکالیں۔ میں کئی تعویذ گنڈے والوں کے پاس بھی گیا کہ میری بیٹی کو اس لڑکے سے نفرت ہو جائے لیکن کچھ بھی کامیابی نہیں ملی۔

ایک عامل نے تو یہ بتایا ہے کہ کسی نے تمہاری لڑکی پر کچھ کرا دیا ہے اسی وجہ سے وہ بھٹک گئی ہے۔

بازاری عاملوں کے چکر میں نہ ہی پڑیں تو بہتر ہے۔'' میں نے ان کی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑتے ہوئے کہا۔'' ہوسکتا ہے کہ آپ کی بیٹی کو اس لڑکے نے کچھ کھلا دیا ہو۔ لیکن کھلانے کی ہمت بھی تو اسی وقت ہوگی جب آپ کی بیٹی اس سے ملتی ہوگی۔ دور بیٹھ کر تو کوئی کسی کو کچھ نہیں کھلا سکتا۔ اور خواجہ صاحب میں تو اس بات کا قائل ہوں کہ جب تک ہم اپنی غلطی کو محسوس نہیں کریں گے اللہ کی مدد نہیں آئے گی وہ لوگ نا سمجھ ہوتے ہیں جو اپنے گناہوں کا ذمہ دار دوسروں کو ٹھہراتے ہیں اور ایسے لوگ عمر بھر بے اطمینانی کے جنگل میں بھٹکتے ہیں۔ اس معاملے میں صحیح بات یہ ہے کہ لڑکیوں کو ایسے کالجوں میں پڑھانا جہاں مخلوط تعلیم ہوتی ہو احتیاط کے خلاف ہے اور پھر ان پر نظر نہ رکھنا مزید بدا احتیاطی کے درجہ میں آتا ہے۔

کیا آپ نے اپنی بیٹی کو موبائل بھی لے کر دے رکھا ہے۔؟

میں نے ان سے پوچھا۔

انہوں نے جواب دیا۔ ہاں، اس کی ماں کا کہنا تھا کہ اگر بیٹی کے پاس موبائل ہوگا تو ہم اس کی خیریت لے سکتے ہیں اور یہ معلوم کر سکتے ہیں کہ وہ اب کہاں ہے۔

اگر دیکھا جائے تو زیادہ تر لڑکیاں ماؤں کی نادانیوں کی وجہ سے اور اولاد کی بے جا طرف داریوں کی وجہ سے بگڑ رہی ہیں۔ جب سے موبائل بازی کا دور آیا ہے عشق بازی کرنا بہت آسان ہو گیا ہے۔ اگر میں یہ کہوں تو غلط نہیں ہوگا کہ موبائل کا اصل مصرف ہی عشق ہو گیا ہے۔ جسے دیکھو وہ کسی دیوار سے چپکا ہوا ہے یا کسی کھمبے کے نیچے کھڑا موبائل سے بات کرنے میں مصروف ہے اور موبائل پر بات کرتے ہوئے اس کا ناک نقشہ صاف طور پر یہ چغلی کھاتا ہے کہ بات چیت کسی لڑکی سے ہو رہی ہے۔

فرضی صاحب کچھ بھی ہو۔'' وہ بلکتے ہوئے بولے۔'' مجھے اس مصیبت سے نکالئے اور کسی بھی طرح میری آبرو بچایئے ورنہ میں خودکشی کرلوں گا۔

اس طرح کی باتیں کرنے سے کیا فائدہ۔!'' میں نے کسی قدر غصے سے کہا۔'' کیا آپ کو نہیں معلوم کہ خودکشی کرنا حرام ہے۔ اور فرمان رسولؐ یہ ہے کہ خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ بھی نہ پڑھو۔ خودکشی ایک طرح کا قتل ہے۔ اور قتل کرنے والا ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ اس کے بعد میں نے لہجہ بدلتے ہوئے کہا۔ خودکشی ایک طرح کی بزدلی بھی ہے کیونکہ خودکشی کرنے والا حالات سے راہ فرار اختیار کرتا ہے۔ اور خودکشی ایک طرح کی خودغرضی بھی ہے۔ خودکشی کرنے والا دوسروں کو مصائب میں چھوڑ کر خود بھاگ جاتا ہے جب کہ اس کو بھاگ کر سکون حاصل نہیں ہوتا۔ وہ دنیا سے جا کر اللہ کے عذاب میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ خودکشی وہ لوگ کرتے ہیں جو سو فی صد دنیادار ہوتے ہیں آپ جیسے صوفیوں میں پیدا ہونے والے لوگ بھی اگر خودکشی کرنے لگیں گے تو دنیاداروں کو مذاق اڑانے کا موقعہ ملے گا۔

تو میں کیا کروں۔؟

صبر کریں اور عقل و ہوش کے ساتھ کوئی تدبیر سوچیں۔ میں آپ کی ہر ممکن مدد کروں گا۔

ناشتہ خواجہ تلوار علی نے خوب دبا کر کیا۔ دوران ناشتہ ایسا نہیں لگتا تھا کہ انہیں کوئی غم اور کوئی پریشانی ہے۔ وہ تیز رفتاری کے ساتھ اپنے منہ میں لقمے دھکیلتے رہے۔ ان کو کھاتا دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کسی ایسے مقابلے میں آئے ہیں جہاں زیادہ کھانے پر کوئی میڈل ملنے والا ہے۔ چنانچہ انہوں نے میدان خوراک میں فل رفتاری کے ساتھ اپنے گھوڑے دوڑا دیئے تھے۔ ناشتے سے فارغ ہو کر انہوں نے بین الاقوامی قسم کی ایک ڈکار لی پھر رسمایہ فرمایا۔ یار آج تو بہت کھالیا۔ انہوں نے اپنے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پھر ایک ڈکار لی اور بولے۔ کھانا جب حلال کا ہوتا ہے تو اس کی لذت ہی کچھ الگ طرح کی ہوتی ہے اور فرضی صاحب آپ کی بیگم تو کھانا بنانے میں بہت ہی اسمارٹ ہیں۔ میرے کئی دوستوں کا دعویٰ ہے کہ اس جیسی کھانا بنانے والی کم سے کم اس کائنات میں کوئی پیدا نہیں ہوئی کھاتے ہوئے یہ احساس ہی نہیں ہوتا کہ ہم کتنا کھا گئے ہیں۔ ہر لقمے پر ہل من مزید کی صدائیں آتی رہتی ہیں۔ لیکن فرضی صاحب میں نے یہ محسوس کیا ہے کہ آپ بہت ہی کم کھا رہے تھے، کیا آپ کو کھانا اچھا نہیں لگ رہا تھا۔؟

جان من! سوری محترم خواجہ صاحب مولوی اپنے دستر خوان پر زیادہ چوکڑی نہیں بھر سکتا۔ میری صحیح رفتار دیکھنی ہو تو کسی اور کے دستر خوان پر دیکھنا۔

سچ کہہ رہے ہو اپنے دستر خوان پر تو ہم بھی کچھ سنبھل کر چلتے ہیں۔ اور دوسروں کے دستر خوان پر تو ہم خواہ مخواہ بھی [illegible]

ہیں۔ اور آپ کے دسترخوان پر تو فرضی صاحب ہرن کی طرح چوکڑی مارنے کو دل چاہتا ہے۔

ان باتوں کو چھوڑو۔ ''میں نے کہا۔'' اور یہ بتاؤ کہ تمہاری دوسری بیٹی سائرہ کیسی ہے۔؟ وہ کیا پڑھ رہی ہے۔

انہوں نے کہا۔ سائرہ پڑھنے میں شروع سے کمزور تھی۔ اس نے ٹرکر کے پڑھائی چھوڑ دی تھی۔

اور تمہارے تینوں بیٹوں کا کیا حال ہے۔؟

میرا بڑا بیٹا جس کا نام ذوالفقار ہے بہت ہی نیک اور نماز کا پابند ہے وہ بہت کم عمری سے دعوت کے کام میں لگا ہوا ہے۔ آئے دن جماعت میں جاتا رہتا ہے۔ اس لئے میں اس کو کچھ نہیں کہتا۔ اس کی دینداری دیکھو گے تو تم بھی رشک کرو گے۔ آج کل بھی چلے میں گیا ہوا ہے، اس کے ذوق چلہ کشی کا عالم یہ ہے کہ ایک بار اس کی ماں کی طبیعت حد سے زیادہ خراب تھی اور ڈاکٹروں نے اس کو جواب دیدیا تھا پورا خاندان جمع ہو گیا تھا اور اس کے بچنے کی کوئی امید نہیں تھی۔ ایسی حالت میں بھی اس نے اپنا سفر ملتوی نہیں کیا۔ اس کا کہنا تھا کہ یہ سب دنیاداری کی باتیں ہیں اور ان سب باتوں کا ذمہ دار اللہ تعالیٰ ہے وہ میری ماں کو ٹھیک کر دے گا۔ میں دین کے راستے پر نکل رہا ہوں اس کی برکت سے بھی میری ماں ٹھیک ہو سکتی ہے۔ ماں اس کو دیکھ کر تڑپتی رہ گئی لیکن وہ اس کو اس حال میں چھوڑ کر چار مہینے کی جماعت میں چلا گیا۔

وہ جب گھر میں ہوتا ہے تو ماں کی کتنی خدمت کرتا ہے۔؟

اس کو تعلیم سے فرصت ہی کہاں ملتی ہے جو وہ اس طرح کے جھمیلوں میں پڑے، فجر کے بعد وہ خود مسجد میں فضائل اعمال پڑھ کر لوگوں کو سناتا ہے، ظہر کے بعد بھی وہ ذکر و فکر میں رہتا ہے، عصر کے بعد پھر فضائل اعمال پڑھی جاتی ہے۔ اس کے بعد محلے میں گشت ہوتا ہے، مغرب کے بعد پھر مسجد میں تعلیم ہوتی ہے اور عشاء کے بعد جماعت کے لوگوں کا روزانہ مشورہ ہوتا ہے۔ اس بے چارے کے پاس وقت ہی کہاں ہے۔؟ جو وہ دنیاداری کے چکروں میں پڑے۔

ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔ کیا ماں کی خدمت کرنا بھی دنیاداری ہے۔'' میں نے پوچھا۔''

وہ تو صحیح ہے لیکن اس کا کہنا یہ ہے کہ میں نے دعوت کے لئے اپنی زندگی کھپانے کی قسم کھالی ہے اور میں یہ قسم پوری کر کے رہوں گا۔

مجھے یاد پڑتا ہے کہ آپنے ذوالفقار علی کو پرچون کی دکان بھی کرائی تھی۔

دو بار کرائی، لیکن ہوتا یہ تھا کہ وہ اکثر و بیشتر ذکر و تہلیل میں مشغول رہتا تھا اور اکثر ۳ دن کی جماعت میں چلا جاتا تھا۔ اس لئے دکان دونوں بار بنٹ گئی۔ مگر مجھے اس کا افسوس نہیں ہے کیونکہ دونوں بار اس کی دکان اس کے نیک کاموں کی وجہ سے انجام کو پہنچی۔ اور ذوالفقار کا کہنا یہ ہے کہ دعوت کے کام کے لئے میں ایسی ہزار دکانیں قربان کر سکتا ہوں۔ وہ کہتا ہے کہ صحابہ کرامؓ نے اپنی زندگیاں اللہ کے راستے میں قربان کر دی تھیں تو کیا ہم چھوٹی موٹی دکانیں قربان نہیں کر سکتے۔ وہ میری اولاد میں سب سے بڑا ہے میں نے کئی بار ارادہ کیا کہ اس کی شادی کر دوں لیکن وہ شادی کے لئے بھی تیار نہیں ہوتا۔ وہ سمجھتا ہے کہ شادی کے بعد وہ نون تیل ادرک کے چکر میں پڑ جائے گا اور دعوت کے کام میں خلل پیدا ہوگا۔

تو کیا تمام عمر کنوارہ رہے گا۔؟'' میں نے معانی خیز نظروں سے انہیں دیکھا۔''

خواجہ تلوار علی بولے، اس کا کہنا ہے کہ امت بھٹک رہی ہے۔ پہلے اسکو سیدھے راستے پر لے آئیں اس کے بعد شادی وادی کی سوچیں گے۔

عروسہ کی اس حرکت کی اس کو خبر ہے۔؟'' میں نے پوچھا۔''

ہاں خبر ہے۔ وہ کہتا ہے میں پہلے ہی کہتا تھا کہ امی اور دونوں بہنوں کو خواتین والی جماعت میں بھیجنا شروع کرو۔ ان میں سدھار آئے گا، آپ نے میری بات نہیں مانی اب اللہ کا عذاب بھگتو۔

تم اس کو نہیں سمجھاتے۔؟

کیا سمجھاؤں، وہ نیک کام میں لگا ہوا ہے میں اس کو اس کام سے روک بھی نہیں سکتا۔ وہ تو مجھے بھی کہتا رہتا ہے کہ ابا جی دو چار چلے دو۔ خالی محلئے اور نماز روزہ سے بخشش نہیں ہوگی۔

میں اس سے بات کروں گا۔'' میں نے کہا۔''

لیکن فرضی صاحب وہ آپ سے بات نہیں کرے گا۔ آپ برا نہ مانیں وہ تو آپ کو جماعت اسلامی کا آدمی سمجھتا ہے۔

تو کیا جماعت اسلامی کے لوگ مسلمان نہیں ہوتے۔'' میں نے کہا۔''

ذوالفقار علی کا کہنا یہ ہے کہ بس ہم تو جماعت کے ساتھیوں ہی کو اہمیت دیتے ہیں اور جو جماعت سے جڑا ہوا نہیں ہے اس کو اس لائق نہیں سمجھتے کہ ہم اس سے ملیں۔

ایک بار اس سے ملوائیے تو سہی، ہو سکتا ہے مجھے بھی چلے کی توفیق ہو جائے۔

کوشش کروں گا امید تو نہیں ہے کہ وہ آپ سے ملے گا۔ کیونکہ میری ایک بار بات ہوئی تھی تو اس نے آپ کے بارے میں کہا تھا کہ وہ تو مودودی لگتے ہیں اور مودودیوں سے ملنا جلنا ٹھیک نہیں ہے۔

آپ اس سے کہنا کہ اگر کوئی مودودی چلے میں جانے لگے تو کیا اس

کو اجازت نہیں ملے گی جب ایرے غیرے نتھو خیرے، کبوتر باز، پتنگ باز کے کام میں جڑ سکتے ہیں تو کیا مودودی اتنے گئے گزرے ہیں کہ اس دعوت کے کام میں نہیں جوڑے جاسکتے۔ چلو چھوڑو۔ یہ بتاؤ تمہارا دوسرا بیٹا کیا کررہا ہے۔

انہوں نے ایک ٹھنڈی سی آہ بھر کر کہا۔ وہ بھی کسی لڑکی کی محبت میں گرفتار ہے۔ بس ہر وقت موبائل پر باتیں کرتا رہتا ہے۔ اس نے ہائی اسکول کرنے کے بعد پڑھائی چھوڑ دی تھی کہ میں تو کمپیوٹر کا کام سیکھوں گا۔ کچھ دنوں دلچسپی کے ساتھ اس نے کام سیکھا بھی۔ اب تو نہ کچھ سیکھ رہا ہے نہ کچھ اور کررہا ہے، بس ایک ہی دھن ہے اس لڑکی سے میری شادی کراؤ۔

وہ لڑکی کون ہے۔؟

وہ لڑکی ہماری برادری کی نہیں ہے۔ ان کے اور ہمارے ماحول میں بہت فرق ہے۔ فرضی صاحب اس وقت گھر کا حال اچھا نہیں ہے۔ لوگ ہمیں دیندار سمجھتے ہیں لیکن ہمارے گھر کی صورت حال افسوسناک ہے۔ بیوی بچوں کا بے جا پارٹ لیتی ہے۔ اس لئے ایک ایک کرکے سب بچے بگڑ گئے اور ہٹ دھرم ہوگئے۔

آپ کے تیسرے بچے کا نام کیا ہے۔؟

اس کا نام اعجاز علی ہے۔ وہ نویں کلاس میں ۳ بار فیل ہوچکا ہے۔

کیا محنت نہیں کرتا۔؟

محنت تو بہت کرتا ہے لیکن پھر فیل ہوجاتا ہے۔ ایک بنگالی بابا کو دکھایا تھا انہوں نے بتایا ہے کہ کسی قریب کے رشتے دار نے کچھ ایسا کرار کھا ہے کہ امتحان میں پاس نہ ہو............ اور آپ نے یقین کرلیا۔؟'' میں نے انہیں گھورتے ہوئے کہا۔''

یقین نہ کروں تو کیا کروں۔'' انہوں نے پان کا بیڑہ منہ میں رکھتے ہوئے کہا۔'' بچہ رات دن پڑھتا ہے اور پھر فیل ہوجاتا ہے۔

فیل ہونے کی وجوہات دوسری بھی ہوسکتی ہیں۔ یہ سمجھنا کہ اس لئے فیل ہورہا ہے کہ کسی نے کچھ کرادیا ہے بہت بڑی نادانی کی بات ہے۔ کل کو آپ سے کوئی بنگالی یہ کہتے نظر آئیں گے کہ آپ کے گھر کا ماحول اس لئے خراب ہوگیا ہے کہ کسی نے کچھ کرار کھا ہے۔

میری بیوی سلمٰی کے بارے میں ایک عامل نے بتایا تھا کہ کسی نے ان کے پیٹ میں کوئی دوا ڈال دی ہے اس لئے آپ کا کہنا نہیں مانتیں۔

خواجہ صاحب آپ جیسے ہی پڑھے لکھے لوگ ان بازاری عاملوں کو کمک پہنچارہے ہیں، ان کی جہالت آمیز باتوں سے جب آپ جیسے متشرع لوگ بھی متاثر ہوں گے تو ان لوگوں کا کیا قصور ہے جو الف کے نام بے نہیں جانتے اس لئے عاملوں کی لچھے دار باتوں کی زد میں آجاتے ہیں۔ چلئے اب آپ جائیں میں شام کو آپ کے گھر پہنچوں گا اور پہلے عروسہ سے کچھ بات کروں گا پھر اس بارے میں کوئی اقدام کروں گا۔ آپ پریشان نہ ہوں میں عروسہ کو عشق ومحبت کے اس جال میں سے نکالنے کی کوشش کرونگا۔

فرضی صاحب میں عمر بھر آپ کا شکر گزار رہوں گا اور ہمیشہ آپ کی قدم بوسی کرتا رہوں گا۔

خواجہ تلوار علی کے جانے کے بعد میں گھر میں لوٹا تو بانو اخبار کی تلاوت میں مصروف تھی۔ پوچھنے لگی ان کا شان نزول کیا تھا۔؟

میں نے بانو کو روداد سنادی۔ اس نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جب صوفیوں اور مولویوں کی لڑکیاں بھی مخلوط تعلیم حاصل کریں گی اور ان کے ماں باپ ان کے ہاتھوں میں موبائل تھمادیں گے تو یہ ہی نتائج برآمد ہوں گے۔

آپ کو یاد ہے اس دن ہم صوفی کھڑے بڑے کے گھر گئے تھے تو ان کی لڑکی موبائل پر کس طرح ہنس ہنس کر باتیں کررہی تھی۔ مجھے تو اس پر بھی شک ہورہا تھا لیکن اس کی امی پر جوں تک نہیں رینگ رہی تھی۔

ہاں مجھے یاد ہے۔'' میں نے کہا۔'' اور اس کے بعد تم نے مجھے اشارہ بھی کیا تھا۔ ہم دونوں کو تشویش تھی لیکن ماں باپ کو کوئی احساس نہیں تھا۔ دراصل بیگم بات یہ ہے کہ انسان بالکل بے حس ہوچکے ہیں اور ان کی شرم اور غیرت تو کسی قبرستان میں دفن ہوگئی ہے۔ اس وقت ہم سب اس دور بے حیائی سے گزر رہے ہیں کہ قیامت کی خواہش کرنے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں۔ بے حیائی کے حمام میں دنیادار ہی ننگے نہیں ہیں بلکہ مولوی صوفی، مفتی الاں فلاں سب نے حسب ظرف اپنے کپڑے اتار دیئے ہیں اور ان سب کو ایک ہی رنگ میں دیکھ کر یہ شعر ذہن میں کلبلانے لگتا ہے۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود وایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

شام کو میں ونود سے ملا اور اس سے میں نے بات کی۔ پہلے تو وہ انکار کرنے لگا لیکن جب اس کو اس بات کا اندازہ ہوگیا کہ مجھے سب کچھ معلوم ہے تو وہ آہستہ آہستہ کھل گیا اور اس نے عروسہ سے محبت کا اقرار کرلیا۔ میں نے اس سے کہا کہ ہمارے مذہب میں مسلمان لڑکی کی شادی ہندو لڑکے سے نہیں ہوسکتی۔ اگر تم عروسہ سے شادی کرنا چاہتے ہو تو تمہیں اسلام قبول کرنا پڑے گا۔ اس نے اسلام قبول کرنے سے صاف انکار کردیا۔ اس نے کہا کہ وہ اپنے ماں باپ کا اکلوتا بیٹا ہے اور وہ اپنے ماں باپ کو کوئی تکلیف نہیں پہنچانا چاہتا۔ اس نے صاف صاف کہہ دیا کہ اگر عروسہ مجھے مسلمان بنانے کی ضد کرے گی تو میں اس کو چھوڑ دوں گا اس سے ملنے کے بعد میں خواجہ تلوار علی کے گھر پہنچا اور میں نے عروسہ سے

بات کی۔ مجھے یہ کیفیت دیکھ کر دکھ ہوا کہ عروسہ بے تکلف مجھ سے بات کر رہی تھی اور میں دوران گفتگو یہ سوچ رہا تھا کہ آج کل کی لڑکیاں کس قدر بے شرم ہوگئی ہیں۔ میں نے عروسہ کو سمجھایا کہ بہت اچھی جگہ لیکن تم یہ بات یاد رکھو کہ اگر تم اس لڑکے سے شادی کروگی تو تمہارے ماں باپ کی عزت کا جنازہ نکل جائے گا، ان کی بدنامی ہوگی اور ان کے ساتھ ساتھ اسلام کی اور مسلمانوں کی بھی رسوائی ہوگی۔ کیا تم اپنے ماں باپ کی خاطر امت مسلمہ کی خاطر اور مذہب اسلام کی خاطر کوئی قربانی نہیں دے سکتیں۔ جب تم یہ کہہ رہی ہو کہ تم دونوں ایک دوسرے سے والہانہ پیار کرتے ہو اور ایک دوسرے کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی دینے کو تیار ہو تو پھر ونود تمہاری خاطر اپنا مذہب بدلنے سے کیوں انکار کر رہا ہے۔ اور جب وہ اپنے ماں باپ کی خاطر تمہیں چھوڑنے کو تیار ہے تو تم اپنے ماں باپ کی خاطر اس کو کیوں نہیں چھوڑ سکتیں۔ اسی طرح کی کئی دلیلیں جب میں نے عروسہ کے سامنے رکھیں تو وہ پسیج گئی۔ اور اس نے ونود کو نظر انداز کرنے کا فیصلہ کرلیا لیکن دکھ کی بات یہ تھی کہ خواجہ تلوار علی کے گھر میں عروسہ کی بدنامی کا احساس صرف خواجہ تلوار علی اور ان کی اہلیہ کو تھا۔ باقی اہل خانہ اپنی اپنی کھال میں مست تھے۔ ذوالفقار علی تو چار مہینے کی جماعت میں گیا ہوا تھا۔ ان کا منجھلا بیٹا صبح ہی سے لاپتہ تھا۔ جس کے بارے میں معلوم ہوا تھا کہ وہ بھی کسی لڑکی سے عشق فرما رہا ہے۔ چھوٹا بیٹا گھر میں موجود تھا لیکن گھنٹوں سے ٹی وی سے چپکا ہوا تھا۔ میں نے خواجہ صاحب سے کہا۔

خواجہ جی تمہارے اس بیٹے کی بار بار فیل ہونے کی وجہ یہ ٹی وی ہے۔ خدا کے لئے اس کو سمجھاؤ۔ جو بچے اس انداز سے ٹی وی کو چپکے رہتے ہیں تو وہ کیسے امتحان میں پاس ہو سکتے ہیں۔ میں نے انہیں سمجھایا کہ عروسہ کی شادی کا جلد از جلد بندوبست کرو اور بہت اچھے رشتے کی انتظار میں اس کی عمر خراب مت کر دینا اور ہاں ابھی تو اس نے ونود کو چھوڑنے کا وعدہ کرلیا ہے لیکن اگر آپ نے اس کی شادی میں دیر لگائی تو یہ پھر بھٹک سکتی ہے۔

اللہ کا فضل تھا کہ خواجہ تلوار علی کا مسئلہ بہت آسانی سے حل ہو گیا تھا اور عروسہ تھوڑی دیر سمجھانے سے ہی سمجھ گئی تھی۔ اس سے مجھے اس بات کا اندازہ ہو گیا تھا کہ آج کل کے بچوں میں سمجھنے کی صلاحیت ہے لیکن ماں باپ میں انہیں سمجھانے کی کوشش نہیں کرتے۔ اگر بچوں کی تربیت شروع سے تو کی جائے تو بچے گمراہ ہونے سے محفوظ رہیں لیکن ماں باپ بچوں کو بے لگام چھوڑ دیتے ہیں تو پھر بچے بھٹک جاتے ہیں۔ آج کل کمسن بچوں کو موبائل لے کر دینا خطرے کی گھنٹی ہے لیکن یہ گھنٹیاں ماں باپ اپنے بچوں کے گلے میں خود ہی باندھ رہے ہیں۔ جب کہ ماں باپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ ان کا اصل سرمایہ ان کے بچے ہیں اگر یہ سرمایہ ضائع ہو جائے تو ماں باپ کے دامن میں پچھتاوے کے سوا کیا بچے گا۔ اپنی بیوی بانو پر رشک آنے لگا جو ... بچوں کی تربیت اس انداز سے کر رہی ہے۔ میں خود حیران ہو جاتا ہوں۔ بانو کا حال یہ ہے کہ وہ بچوں کے ساتھ دوستانہ انداز رکھتی ہے لیکن دوسرے ہی دن کسی بچے کے غلط کام کی بھی رسید کرتی رہتی ہے۔ وہ اچھی بات پر بچوں کو پچکارتی ہے اور غلط بات پر ان کے رخسار پر بھی رسید کرتی ہے۔ میری موجودگی میں بچے اگر زور سے بولتے ہیں تو وہ ان کو اس طرح گھور کر دیکھتی ہے کہ بچے سہم کر رہ جاتے ہیں اس نے بارہا بچوں کو یہ سمجھایا ہے کہ باپ کی موجودگی میں، استاد کی موجودگی میں، اور اپنے بڑوں کی موجودگی میں اونچی آواز کے ساتھ بولنا بدتہذیبی ہے اور یہ بدتہذیبی جہالت اور تمردی کو جنم لیتی ہے اس نے اپنے بچوں کو بارہا یہ سمجھایا ہے کہ جو بچے اپنے بڑوں کے سامنے بلند آواز سے بات کرتے ہیں وہ بدتمیز ہوتے ہیں اور اپنے مذہب سے بھی نابلد ہوتے ہیں۔ اس طرح کی نصیحتوں کا اثر یہ ہے کہ میرے بچے میرے گھر میں آنے کے بعد پرسکون ہو جاتے ہیں۔ نہ دنگا کرتے ہیں، نہ ان کی آواز سنائی دیتی ہے۔ لیکن خواجہ تلوار علی کے گھر کا حال اچھا نہیں تھا۔ ان کی اولاد اپنی من مانیوں میں مبتلا تھی۔ جو ان کے لئے سوہان روح بنا ہوا تھا۔ لیکن اس میں بچوں سے زیادہ وہ قصوروار تھے انہوں نے اپنے ہر بچے کو بے لگام چھوڑ رکھا تھا اس لئے ان کا ہر بچہ ان کی نافرمانی کرنے پر مجبور تھا۔ میں نے خواجہ تلوار علی سے کہا۔

محترم ہم دنیا کے سامنے خود کو دیندار ثابت کرتے ہیں لیکن ہمارے گھروں کا حال بہت خراب ہے اگر کوئی ہمارے گھر میں جھانک کر دیکھے تو اس کو مایوسی کے سوا کچھ ہاتھ نہیں لگے گا۔ آئینہ ہماری شخصیت کے اصل خدوخال کو واضح کرتا ہے لیکن ہم کسی آئینے کے روبرو کھڑے ہونے سے کتراتے ہیں۔

مسلمانوں کا کردار، ان کی شکل وصورت، ان کا انداز گفتگو، ان کی چال ڈھال، ان کا رہن سہن، ان کا ظاہر و باطن اور ان کا اخلاق و کردار سب کچھ بدل چکا ہے۔ جو دینداری کے دعوے کرتے ہیں وہ بھی بالکل کورے ہیں اور ان کے دامن میں دلنشیں باتوں کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ ایک حقیقت پسند مسلمان آج آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر یہ شعر پڑھنے پر مجبور ہے۔

آئینہ تک مری صورت کا شناسا نہ رہا
وقت نے مجھ سے مجھے چھین لیا ہے یارو

(یار زندہ صحبت باقی)

☆☆☆☆☆☆☆

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

قسط نمبر: ۱۰۴

سمون کی اس گفتگو پر اموں نے خفگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا اے اموں! ایسی گفتگو کر کے تم معاملے کو بگاڑنے اور تعلقات کو کشیدہ کرنے لگے ہو تو میں سمجھتا ہوں اس طرح تم تو ہمیں تیس کتانی جوڑے مہیا کرنے سے بچنا چاہتے ہو۔ اگر تمہارے یہ ارادے ہیں تو پھر اے سمون! تمہاری طرف سے یہ انتہائی بے جا اور ناانصافی کا معاملہ ہوگا۔''

سمون بولا۔''اے اموں! یہ تمہارا ظن اور گمان ہے۔ میں تیس کتانی جوڑوں کے وعدے پر قائم ہوں اور اس سے پھروں گا نہیں۔ تم نے میری پہیلی کا درست جواب دیدیا ہے۔ اب تم سب جاؤ اور چند ہی یوم تک اپنی شرط کے مطابق میں تم لوگوں کو تیس کتانی جوڑے مہیا کروں گا۔''

سمون کا یہ جواب پا کر اموں مطمئن ہو گیا، پھر وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں سے چلا گیا اموں اور اس کے ساتھیوں کے جانے کے بعد سمون دیوان خانہ سے نکل کر اپنی بیوی کے پاس آیا جو اس وقت اپنے ماں باپ کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔ سمون کو غصے کی حالت میں دیکھ کر دومہ کانپ سی گئی تھی اور اس کا رنگ ہلدی ہو کر رہ گیا۔ سمون اس کے قریب آیا اور سنگین لہجے میں اس نے اسے مخاطب کر کے کہا۔

''اے دومہ! تو نے کیوں میرے ساتھ دھوکا کیا۔ تو نے کیوں اور کس بنا پر میری پہیلی کا جواب اموں اور اس کے ساتھیوں سے کہہ دیا؟ وہ پہیلی کوئی عام پہیلی نہ تھی جو پہلے سے لوگوں کے اندر رائج ہو اور ان کہی پہیلی کا جواب میں جانتا تھا یا تم، قسم مجھے اپنے خداوندکی یہ اموں اور اس کے ساتھی اگر ساری عمر بھی اس پہیلی پر سوچتے رہتے تو اس کا جواب نہ پا سکتے اس لئے کہ یہ پہیلی تو میرے تجربہ اور میرے مشاہدہ پر مبنی ہے۔ اے دومہ اس پہیلی کا جواب تمہارے علاوہ میں نے کسی اور سے نہیں کہا اور مجھے قسم خداوندلم یزل کی تمہارے علاوہ اور کوئی نہیں جس نے اس پہیلی کا جواب اموں اور اس کے ساتھیوں سے کہا۔ اے دومہ! کیا تم مجھے اس بے اعتباری اور دھوکا دہی کی وجہ بتاؤ گی۔؟

سمون کی ان باتوں کا دومہ نے کوئی جواب نہ دیا اور اس کی گردن خجالت اور شرمندگی سے جھک گئی جو اس کے مجرم ہونے کا مکمل اظہار تھا اس کی یہ حالت دیکھتے ہوئے سمون کا غصہ اور غضب پہلے کی نسبت اور زیادہ بھڑک اٹھا پھر اس نے کھولتے لہجے اور کاٹ کھانے والے انداز میں دومہ کو مخاطب کر کے کہا۔

''اے دومہ! تو ایک مکار و فریبی دھوکے باز کمینی اور گھٹیا رذیل عورت ہے۔ تو نے مجھے دھوکا دیا ہے اور میں تجھے اس دھوکے کی سزا ضرور دوں گا۔''

دومہ کے کچھ کہنے سے پہلے ہی اس کے باپ سلمیا نے سمون کو مخاطب کر کے انتہائی غصے کی حالت میں کہا۔''اے سمون! یہاں سے دفع ہو جاؤ جو الفاظ تم نے میری بیٹی سے متعلق کہے ہیں وہ میرے لئے نہ صرف ناگوار اور ناقابل برداشت ہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ تیرے جیسا گھٹیا اور کمینہ انسان میری بیٹی کے قابل ہی نہیں ہے پس تو یہاں سے دور ہو اور آئندہ میرے اور میری بیٹی کے سامنے آنے کی کوشش نہ کرنا۔''

سمون نے سلمیا کی ان سخت اور ناگوار باتوں کا کوئی جواب نہ دیا اور سلمیا کے گھر سے چلا گیا۔

□□□□□□□□□

یوناف اور قرطیسہ تمنت نام کی بستی کے مغربی حصے میں نمودار ہوئے۔ اسی لمحے ابلیکا نے اس کی گردن پر لمس دیا اور ابھی ابلیکا اس سے کچھ کہنے ہی والی تھی کہ یوناف نے پہلے ہی اسے مخاطب کر کے پوچھا۔ ''اے ابلیکا! اب جب کہ میں فلسطین کی اس بستی تمنت میں ہوں تو تم مجھے عزازیل اور اس کے ساتھیوں کی تفصیل کہو کہ وہ کس طرح نیکی کے اس نمائندے سمون کے خلاف حرکت میں آتے ہیں۔''

ا تو ریت میں اس کا نام سمسون ہی لکھا ہے۔

ابلیکا بولی۔ ''اے یوناف! عزازیل اور اس کے ساتھی یہاں پہنچ تو چکے ہیں لیکن ابھی سمسون ایک اور مصیبت اور دکھ میں مبتلا ہو گیا ہے۔''

یوناف نے چونک کر پوچھا۔ ''کیسا دکھ اور تکلیف۔''

اس کے جواب میں ابلیکا نے یوناف کو سمسون کی دومہ کے ساتھ شادی، امون اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ پہیلی کی شرط اور پھر وہ پہیلی ہار کر سلمیا کے گھر سے بے عزت کر کے نکالے جانے کے حالات تفصیل سے کہہ دیئے تھے۔

اس پر یوناف کچھ دیر سوچتا رہا پھر بولا۔ ''اے ابلیکا! میں سمجھتا ہوں کہ اس موقع پر عزازیل اور اس کے ساتھیوں نے ابھی تک سمسون کے خلاف کوئی کارروائی ہی نہیں کی تو میں اور تم نے ارض فلسطین میں آ کر غلطی کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اب جب کہ عزازیل اور اس کے ساتھی دو حصوں میں بٹے ہوئے ہیں میں بڑی آسانی کے ساتھ روفاش کو ٹھکانے لگا سکتا ہوں۔ عزازیل اپنے ساتھیوں کے علاوہ عارب، بیوسا اور نبیطہ کے ساتھ ارض فلسطین میں ہے جب کہ روفاش کے پاس غربی افریقہ میں اس وقت قب اور خوفہ ہی ہیں، لہٰذا میں روفاش کا خاتمہ کرنے کے بعد ارض فلسطین میں آ کر عزازیل اور اس کے ساتھیوں سے سمسون کا دفاع کر سکتا ہوں۔

اے ابلیکا! اب تم ایک کام کرنا، تم غربی افریقہ میں قب اور خوفہ پر نگاہ رکھنا اور وہ جب ایک دوسرے سے علیحدہ ہوں تو پھر دیکھنا میں کیسے روفاش پر حملہ آور ہو کر اس کا خاتمہ اور انجام خراب کرتا ہوں اور روفاش کا خاتمہ کرنے کے بعد میں دوبارہ سمسون کی مدد کے لئے ارض فلسطین میں آ داخل ہوں گا۔''

یوناف کے خاموش ہونے پر ابلیکا نے پوچھا۔ ''اے یوناف! سارا لائحہ عمل درست ہے اور میں اس سے مکمل طور پر اتفاق بھی کرتی ہوں لیکن اب اس وقت سمسون کا کیا کرنا چاہئے۔ جب کہ وہ سخت ضرورت مند ہے۔

یوناف نے پوچھا۔ ''اے ابلیکا! کیا ضرورت مند سے تمہارا مطلب یہ ہے کہ سمسون اپنی پہیلی والی شرط ہار گیا ہے اور فی الوقت اسے تیس کتانی جوڑوں کی سخت ضرورت ہے۔؟''

ابلیکا نے اس بار گنگناتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''ہاں میرا یہی مطلب ہے اور سمسون کو یہ سامان فراہم کرنے کے لئے میرے پاس ایک عمدہ اور بہترین حل ہے۔''

یوناف نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔ ''تمہارے پاس اس کا کیا حل ہے۔ ابلیکا! بتاؤ تا کہ اسی کے مطابق سمسون کی مدد کی جا سکے۔''

ابلیکا پھر بولی۔ ''اے یوناف! یہاں سے قریب ہی اسقلون نام کا ایک بہت بڑا قصبہ ہے۔ اس اسقلون کا شمالی حصہ کوہستانی ہے اور ان کوہستانوں کے ایک غار کے اندر راہزنوں کا مسکن ہے۔ اور لوگوں کو لوٹ لوٹ کر اس غار کے اندر بہت کچھ جمع کر دیا ہے وہ سب رہزن ہر وقت اس غار میں نہیں رہتے بلکہ ان کے کچھ ساتھی غار کی حفاظت کے لئے وہاں رہتے ہیں اور ان کی اکثریت تجارتی کاروانوں یا قافلوں کو لوٹنے کے لئے باہر ہی رہتی ہے۔ پس اے یوناف! میں اس غار کی طرف رہنمائی کروں گی سمسون اس غار پر حملہ آور ہو اور تم اس کی مدد کرو تو سمسون اپنی شرط کے مطابق تیس جوانوں کو تیس کتانی جوڑے مہیا کر سکتا ہے۔''

یوناف نے فوراً کہا۔ ''اے ابلیکا! میں اس کے لئے آمادہ ہوں۔ اب اس وقت تم مجھ سے یہ کہو کہ سمسون کہاں ہے۔؟''

ابلیکا بولی۔ ''اے یوناف! سمسون اس وقت اس بستی کے شمالی حصہ میں اپنی شرط ہارنے کے بعد اپنے سسر اور بیوی سے ناراض ہو کر اپنی بستی صرعہ کی طرف جا رہا ہے۔''

اس پر یوناف نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔ ''اے ابلیکا! میں اس سے وہیں ملتا ہوں اور میں اس سے مل کر معاملہ طے کرتا ہوں۔''

پھر یوناف نے اپنے قریب کھڑی حسین قرطیسہ کی طرف دیکھا اور پوچھا۔ ''اے قرطیسہ! تم نے ابلیکا کے ساتھ میری گفتگو سنی؟ تمہارا اس سے متعلق کیا خیال ہے۔؟''

قرطیسہ نے اپنی کھنکتی آواز میں اور رنگ و حسن بکھیرتی ادا سے کہا۔ اے یوناف! سمسون سے متعلق میں آپ اور ابلیکا کے فیصلوں سے مکمل طور پر اتفاق کرتی ہوں لیکن یہاں تک روفاش کو ختم کرنے کا سوال ہے اس سے متعلق میں آپ سے بعد میں گفتگو کروں گی۔ اس لئے کہ روفاش کا خاتمہ کوئی آسان کام نہیں ہے۔ یہ ایک دشوار اور دقت طلب معاملہ ہے۔ اور اس میں پڑنے والا خود بھی روفاش سے نقصان اٹھا سکتا ہے۔''

قرطیسہ کی ان باتوں کے جواب میں یوناف نے اس سے پوچھا۔ ''اے قرطیسہ پہلے یہ کہو! تم روفاش کے خاتمے پر خفا اور دکھی تو نہ ہوگی۔''

قرطیسہ نے فوراً یوناف کے شانے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ ''ہرگز نہیں، میں تو خود چاہتی ہوں کہ روفاش کا خاتمہ ہو یہ میری بھی خواہش ہے اور رو روفاش کے خاتمے پر تو مجھے اپنے ایک بدترین دشمن سے نجات مل

جائے گی۔"

قرطیسہ کی ان باتوں پر یوناف خاموش ہوا اور بولا۔"اے قرطیسہ! پہلے مجھے سمون کا معاملہ طے کر لینے دو اس کے بعد جب میں روفاش کی طرف رجوع کروں گا تو ضرور تم سے مشورہ کروں گا اس لئے کہ اس کے خاتمے کے لئے تمہارا مشورہ یقیناً میرے لئے سود مند ثابت ہوگا۔ اب آؤ سمون کی طرف چلیں اور اس کا مسئلہ بھی حل کریں۔"

اس کے ساتھ ہی یوناف نے قرطیسہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔ اپنی سری قوتوں کو اس نے استعمال کیا اور پھر وہ قرطیسہ کے ساتھ وہاں سے غائب ہو گیا۔

سلمیا سے ناراض ہو کر اس کے گھر سے نکل کر سمون اپنی بستی صرعہ کی طرف جا رہا تھا اس کے پیچھے تھوڑے ہی فاصلے پر یوناف قرطیسہ کے ساتھ نمودار ہوا اور پھر اس نے زور سے پکارا۔ سمون! سمون! ٹھہرو میری بات سنو۔"

اس کے پکارنے پر سمون اپنی جگہ پر رک گیا پھر وہ مڑ کر یوناف اور قرطیسہ کی طرف دیکھنے لگا۔ یوناف اور قرطیسہ اس کے قریب آئے اور قبل اس کے کہ یوناف گفتگو کا آغاز کرتا سمون نے خود ہی یوناف کو مخاطب کر کے پوچھا۔"اے اجنبی! میں نہیں جانتا تو کون ہے اور کیوں تم نے آواز دے کر مجھے روکا ہے تم دونوں ہی میرے لئے اجنبی ہو اور تم دونوں کے چہرے میرے لئے آشنا نہیں۔"

یوناف سمون کے قریب ہوا اور اسے مخاطب کر کے کہا۔"اے سمون! میرا نام یوناف ہے، میرے ساتھ یہ میری بیوی قرطیسہ ہے۔ بس تم یہ سمجھو کہ ہم دونوں نیکی کے نمائندے ہیں اور اپنی بیوی کی وجہ سے تم نے جو شرط ہاری ہے اس سلسلے میں، ہم دونوں تمہاری مدد کرنا چاہتے ہیں۔"

سمون کی غم اور دکھ کے باعث گردن جھک گئی۔ پھر اس نے ایک لمبی آہ بھرتے ہوئے کہا۔"اگر وہ میری بچھیا کو ہل نہ جوتتے تو وہ کبھی میری پہیلی نہ بوجھ سکتے تھے۔"

یوناف نے غور سے سمون کی طرف دیکھا۔"اے سمون کھل کر کہو تم کیا کہنا چاہتے ہو، میرے سامنے پہیلیاں نہ ڈالو، یہ بچھیا سے تمہارا کیا مطلب اور اسے ہل جوتنے کا اشارہ کس طرف ہے۔"

سمون نے اس بار بڑے نرم اور کسی قدر پرسکون لہجے میں کہا۔ "بچھیا سے مراد میری بیوی ہے، میرے کہنے کا مطلب ہے کہ اگر وہ تمیں عیار جو میرے رقیب ہیں دھوکا دہی سے کام لے کر میری بیوی کو اپنے ساتھ ملا کر پہیلی کا جواب حاصل نہ کر لیتے تو وہ کبھی اس پہیلی کو بوجھ نہ سکتے تھے جو پہیلی میں نے ڈالی تھی اس کا جواب صرف مجھے اور میری بیوی کو معلوم تھا پس میری بیوی نے پہیلی کا جواب انہیں بتا دیا اس طرح اس نے نہ صرف ایک بیوی کی حیثیت سے میرے ساتھ دھوکا کیا ہے بلکہ........"

یوناف نے فوراً بات کاٹتے ہوئے کہا۔"بلکہ تمہیں مالی مشکلات سے بھی دوچار کر دیا ہے اس لئے پہیلی بوجھ لینے کے بعد تم اپنے ان تمیں رقیبوں کو کتانی جوڑے مہیا کرنے کے لئے پابند ہو۔"

اس انکشاف پر سمون نے چونک کر یوناف کی طرف دیکھا پھر اس نے پوچھا۔"اے اپنے آپ کو نیکی کا نمائندہ کہنے والے تمہیں میرے حالات کی کیسے خبر ہوئی۔"

یوناف نے آگے بڑھ کر سمون کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔"اے سمون! نیکی کے ایک نمائندے کی حیثیت سے میں عموماً مافوق الفطرت انداز میں اور غیر متوقع طور پر بہت سے حالات جان جاتا ہوں۔ ایسے ہی میں تمہارے حالات بھی اور یہ حالات جاننے کے بعد اب میں تمہاری طرف آیا ہوں تا کہ تمہارے ان تمیں رقیبوں کے لئے تمیں کتانی جوڑے حاصل کرنے میں تمہاری مدد کروں۔ سوائے سمون! تم میرے ساتھ اسقلون کی طرف چلو تا کہ وہاں سے تم میری رہنمائی میں اپنے لئے تمیں کتانی جوڑے حاصل کر سکو۔"

سمون چند ثانیوں تک غور سے یوناف کی طرف دیکھتا رہا۔ پھر اس نے کسی قدر تعجب خیز انداز میں پوچھا۔"اے یوناف نیکی کے نمائندے کی حیثیت سے میں تمہارے ساتھ ہر جگہ جانے کو تیار ہوں پر تم پہلے مجھ سے تو کہو کہ وہاں سے میرے لئے کیسے تمیں کتانی جوڑے حاصل کرو گے۔"

یوناف نے نرم لہجے میں کہا۔"اے سمون دیکھو اسقلون نام کی بستی سے باہر ایک کوہستانی غار کے اندر کچھ رہزن رہتے ہیں اور ہم دونوں ان پر حملہ آور ہوں گے اور انہیں ان کی غار میں سے بھگا کر وہاں سے تم اپنے لئے تمیں کتانی لباس حاصل کر لینا اور اس طرح تم اپنی ہاری ہوئی شرط پوری کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔"

سمون نے تعجب سے یوناف کی طرف دیکھا اور پوچھا"ہم یوناف! ہم دونوں کیسے ان رہزنوں کے غار کو ان سے خالی کرا کر وہاں داخل ہو سکیں گے اور اپنی مانگ اور شرط کے مطابق وہاں سے تمیں کتانی لباس حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔"؟ یوناف نے سمون کی

ڈھارس بندھائی اور کہا۔ "اے سمسون یہ سارا کام تم مجھ پر چھوڑ دو۔ غار میں خالی کراؤں گا تم اس غار میں داخل ہو کر اپنی شرط کا سامان حاصل کر لینا پس تم ایک بار میرے ساتھ چلنے کی حامی بھرو۔"

سمسون نے خوشی کے اظہار میں کہا۔ اے یوناف! میں تو ابھی اور اسی وقت تمہارے ساتھ اسقلون کے اس غار کی طرف جانے کو تیار ہوں۔"

پس سمسون کو ساتھ لے کر یوناف فوراً اسقلون کی طرف بڑھنے لگا جب کہ یوناف کی ہدایت کے مطابق ابلیکا اس غار کی طرف راہنمائی کر رہی تھی۔ غار کے منہ پر جا کر یوناف نے سرگوشی کے انداز میں کہا۔ "اے سمسون تم یہیں غار کے منہ پر ہی کھڑے رہو۔ میں اندر داخل ہوتا ہوں اور وہاں راہزنوں کے جس قدر ساتھی بھی ہیں میں انہیں غار سے بھاگنے پر مجبور کروں گا۔ اس طرح جب وہ غار کے منہ سے نکل کر باہر آنا شروع ہوں گے تو تم ان پر اپنی تلوار برسا برسا کر ان کا خاتمہ شروع کر دینا اور جب ان کے سب ساتھیوں کا صفایا ہو جائے گا تو پھر تم غار میں داخل ہو کر اپنی پسندیدہ اشیاء وہاں سے حاصل کر لینا۔"

سمسون نے کسی قدر مضحکہ خیز انداز میں یوناف کی طرف دیکھا اور پوچھا۔ "اے میرے چارہ گر، یہ طریقہ کار تو بہت اچھا ہے اور بظاہر اس میں بہتری کے بڑے امکان بھی ہیں پر میں تو اس تفکر میں ہوں کہ کیونکر ایسا ممکن ہوگا کہ تم غار میں داخل ہو کر جس قدر بھی لوگ وہاں ہیں انہیں باہر بھاگنے پر مجبور کر دو۔

یوناف نے پھر سرگوشی کی۔ "اے سمسون تم اس امر کو بھول جاؤ کہ میں ان لوگوں کو غار سے نکلنے پر کیسے مجبور کروں گا۔ یہ میرا کام ہے اور میں اپنا کام کرنا خوب جانتا ہوں۔ بس تم اپنے کام کے لئے مستعد رہو اور جو بھی غار سے نکلتا ہے اس کا کام تمام کرتے رہو پھر دیکھنا کیسے ہم دونوں اپنے مقصد میں کامیاب ہوتے ہیں۔"

سمسون اس بار یوناف کی پراعتماد باتوں سے بے نیاز ہوا تھا۔ لہٰذا فوراً اس نے اپنی تلوار کھینچ لی اور ممنونیت کے انداز میں اس نے یوناف کی طرف دیکھا اور دھیمی آواز میں کہا۔ "میں غار سے باہر نکلنے والوں سے نمٹنے کے لئے تیار ہوں جو بھی غار سے باہر نکلا۔ میں اس کی گردن کاٹتا چلا جاؤں گا۔ اس طرح نہ صرف ان گناہگار راہزنوں کا بھی خاتمہ ہو جائے گا اور لوگ ان کی رہزنی سے محفوظ ہو جائیں گے۔ بلکہ میرا کام بھی ہو جائے گا پر اے یوناف غار میں داخل ہونے سے قبل اپنی بیوی کو کسی محفوظ جگہ کھڑی کرتے جاؤ تاکہ اس کی حفاظت سے میں اور تم دونوں بے فکر رہیں۔"

یوناف نے ایک بار غور سے اپنے پہلو میں کھڑی قرطیسہ کی طرف دیکھا پھر اس کے لبوں پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ نمودار ہوئی اس نے کہا۔ "اے سمسون! یہ قرطیسہ کوئی عام لڑکی نہیں ہے۔ مجھے یا تمہیں اس کی حفاظت کے لئے فکرمند ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس لئے کہ یہ اپنی حفاظت کرنا خوب جانتی ہے۔ یہ تو میرے ساتھ اس غار میں داخل ہوگی اور ان رہزنوں کو باہر نکالنے میں میری معاون اور مددگار ثابت ہوگی۔ اب تم مستعد ہو جاؤ کہ میں غار میں داخل ہوتا ہوں۔"

سمسون فوراً اپنی تلوار لہرا کر غار کے منہ پر کھڑا ہو گیا۔ یوناف نے غار میں داخل ہوتے ہوئے قرطیسہ کے کان میں سرگوشی کی۔ "قرطیسہ! قرطیسہ! تم غار میں داخل ہونے کے بعد اپنی چیتے کی ہیئت بدل لینا پھر دیکھنا غار کے اندر جس قدر بھی راہزن ہوئے وہ کیسے باہر اپنی موت کی طرف بھاگتے ہیں۔"

جواب میں قرطیسہ کے چہرے پر عید کی بشارتوں جیسی خوش گوار مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔ اس کی خوابوں میں بھری گہری جھیل، آنکھوں میں ایک چمک پیدا ہو گئی تھی پھر اس نے اپنے لہجے کی بھرپور کھنک میں کہا۔ "اے میرے رفیق! جیسا آپ چاہیں گے میں ایسا ہی کروں گی۔"

یوناف نے جواب میں کچھ نہ کہا۔ اس لئے کہ وہ دونوں غار میں کافی آگے بڑھ گئے تھے۔ اندر بیٹھے راہزنوں نے ان دونوں کو دیکھ لیا تھا لہٰذا ان میں سے ایک نے روح و جسم کی دیواریں ہلانے والی ہولناک آواز میں پوچھا۔ "تم دونوں کون ہو اور کیوں ہمارے اس غار میں داخل ہوئے ہو، لگتا ہے تم دونوں ان علاقوں میں اجنبی ہو ورنہ اپنے آپ کو موت کے حوالے کرنے کے لئے تم یوں ہمارے غار میں بے دھڑک داخل نہ ہوتے۔

جب وہ راہزن خاموش ہوا۔ تب غار کے اندر یوناف کی آواز اپنی پوری ہولناکیوں کے ساتھ گونجی۔ "اے راہزنو! ہم دونوں اس لئے غار میں داخل ہوئے ہیں تاکہ یہاں کے لوگوں کو تمہاری بدسرشت، تمہاری لوٹ مار اور تمہارے خاک و خون کے کھیل سے نجات ملے۔ قبل اس کے کہ اس غار کے اندر میں نعرہ بلند کروں، قبل اس کے کہ میں سچ کا شعلہ بن کر تمہاری روحوں کو روگی کر دوں، قبل اس کے کہ میں آہن گر کی طرح تمہیں انگاروں کی بھٹی کے موج و گرداب میں ڈالوں۔ قبل اس کے کہ اس غار کے اندر میں تم سب کی لوٹ کھسوٹ شروع کروں تم سب اس غار کو خالی کر کے نکل بھاگو۔"

یوناف کی اس گفتگو پر ان سب نے مضحکہ خیز قہقہے لگانے شروع کر دیئے پھر ان میں سے ایک اٹھا اپنی تلوار اس نے کھینچی اور اپنے ساتھیوں

کو مخاطب کر کے کہا۔ ’’یہ دونوں شاید اپنے اپنے جسم کے سرد خانوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اے میرے ساتھیو! دیکھو میں کیسے ان دونوں کے سران کے تن سے جدا کرتا ہوں۔‘‘

اسی لمحے یوناف نے قرطیسہ کی طرف دیکھتے ہوئے معنی خیز اشارہ کیا اس پر قرطیسہ حرکت میں آئی اور چند ہی ساعتوں بعد یوناف کے پہلو میں جہاں قرطیسہ کھڑی تھی وہاں ایک بڑی جسامت کا خونخوار اور سیاہ رنگ کا چیتا نمودار ہوگیا۔ ان راہزنوں نے جب اپنے سامنے اپنی آنکھوں سے قرطیسہ کو لڑکی سے چیتے میں تبدیل ہوتے دیکھا تو ان سب کی حالت، راکھ کے کھیت، دھول کے کھلیان اور ریت کے اڑتے بگولوں جیسی ہو کر رہ گئی وہ ایسا محسوس کر رہے تھے جیسے کوئی ابلیس اپنی بدترین حالت میں ان کے سامنے ناچ اٹھا ہو۔

جو راہزن اپنی تلوار سونت کر یوناف اور قرطیسہ کی طرف بڑھا تھا اس کے ہاتھ سے تلوار چھوٹ کر زمین پر گر گئی تھی پھر دہشت زدہ سے ہو کر سب اٹھ کھڑے ہوئے اور غار کے منہ کی طرف بھاگتے ہوئے وہ غار سے باہر نکلنا شروع ہوگئے۔ جبکہ باہر کھڑے سمسون نے ان کا قتل عام شروع کر دیا تھا۔ جب سارے راہزن باہر نکل گئے تب قرطیسہ اپنی اصل حالت میں آ گئی، اسے لے کر یوناف جب دوبارہ غار سے نکلا تو اس نے دیکھا غار کے منہ پر سمسون اپنی ننگی تلوار لئے کھڑا تھا۔ یوناف کو دیکھتے ہوئے سمسون نے اپنی تلوار ایک طرف پھینک دی۔ آگے بڑھ کر اس نے یوناف کو اپنے ساتھ لپیٹ لیا اور بڑی ممنونیت سے کہا۔ ’’اے یوناف! تم واقعی ایک حیرت انگیز اور مافوق البشر ہو جب تم اپنی بیوی کے ساتھ اس غار میں داخل ہوئے تھے تو میں تم دونوں کی سلامتی سے متعلق بے حد فکرمند تھا اور میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ اگر غار کے اندر راہزنوں نے تم دونوں پر حملہ آور ہونے کی کوشش کی تو میں ضرور تم دونوں کی مدد کے لئے غار میں داخل ہو جاؤں گا۔

اے یوناف! تمہارے اور ان کے درمیان جو گفتگو ہوئی وہ میں سن رہا تھا۔ پھر اس گفتگو کے دوران مجھے یہ بھی احساس ہوا تھا کہ ایک رہزن اپنی تلوار سونت کر تمہاری طرف بڑھا بھی تھا۔ اس موقع پر میں نے غار کے اندر داخل ہو کر تمہاری مدد کرنے کا ارادہ کیا تھا پھر نہ جانے تم نے ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا کہ وہ خوف سے لرزتے کانپتے اور شور کرتے ہوئے غار سے باہر بھاگنے لگے تھے۔ پھر میں نے غار میں داخل ہونے کا ارادہ ترک کر کے غار سے نکل بھاگنے والوں کا قتل عام شروع کر دیا تھا اور اے یوناف تم دیکھتے ہو کہ میں نے سب کا صفایا کر دیا ہے۔‘‘

سمسون سے علیحدہ ہونے کے بعد یوناف نے اس کا شانہ تھپتھپایا اور کہا۔ ’’اے سمسون میں نے تمہیں پہلے ہی بتا دیا تھا کہ نیکی کے ایک نمائندے کی حیثیت سے مافوق الفطرت انسان ہوں۔

اے سمسون! قسم مجھے اپنے اس رب کی جو کائنات کی ہر شئے کا ظاہر و باطن جانتا ہے جو ظاہر و خفیہ ہر شئے کا علم رکھنے والا ہے۔ یہ رہزن اگر اس سے زیادہ ہوتے تب بھی میں انہیں نکال باہر کرتا۔ اے سمسون! اگر میں نہ بھی ہوتا تو ان رہزنوں کو تو میری یہ بیوی قرطیسہ بھی غار سے بھگا سکتی تھی اور سنو سمسون! اب جب کہ رہزن ذلت کی موت مارے جا چکے ہیں تو اس غار میں داخل ہو اور جس چیز کی ضرورت محسوس کرتے ہو اٹھا لاؤ۔‘‘

سمسون نے ایک بار احسان مندی اور ممنونیت سے یوناف کی طرف دیکھا پھر اپنی خون آلود تلوار زمین پر گرا کر صاف کی اور اسے نیام میں کر کے وہ غار میں داخل ہوگیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد جب سمسون غار سے نکلا تو یوناف اور قرطیسہ نے دیکھا، وہ ایک گٹھڑی اٹھائے ہوئے تھا۔ اس موقع پر یوناف نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

’’اے سمسون! اس گٹھڑی میں تم نے کیا کیا باندھا ہے۔‘‘؟

سمسون نے اس گٹھڑی کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ ’’اے میرے دوست اس گٹھڑی میں تیس کتانی جوڑے ہیں اور کچھ نقدی جو ادھر اُدھر بکھری پڑی تھی وہ بھی میں نے ایک تھیلی میں ڈال کر اس گٹھڑی کے اندر رکھ دی ہے۔‘‘

اس پر یوناف نے پوچھا۔ ’’اے سمسون! کیا ان تیس کتانی جوڑوں کے علاوہ تم نے اپنے لئے وہاں سے کچھ بھی پسند نہ کیا۔ یہ تیس جوڑے تو تم ان تیس جوانوں کو دے دو گے جن کے ساتھ تم نے شرط باندھ رکھی ہے پھر تمہارے پاس کیا بچے گا۔‘‘؟

سمسون نے بڑے انکسار سے کہا۔ ’’اے میرے محسن! میرے عظیم دوست میں لالچ کا قائل نہیں۔ یہ نقدی جو میں نے وہاں سے اٹھائی ہے اسے بھی میں لوگوں کی مدد کے علاوہ فلاحی کاموں پر خرچ کر دوں گا۔‘‘

اے یوناف! میرے بھائی! تم جانتے ہو گے کہ میں بنی اسرائیل کا قاضی بھی ہوں۔ لہٰذا مجھے لوگوں کی بہتری کے کام کرنا پڑتے ہیں۔ میں قاضی نہ ہوتا تب بھی ایسے کام کرتا۔ بہرحال اس غار سے جتنی نقدی اٹھائی

---

۲ گھر کو آگ لگا دینے کی اس دھمکی کا ذکر توریت میں بھی ہے۔

ہے اسے میں یتیموں، مساکین، مسافروں اور دیگر ضرورت مندوں پر خرچ کروں گا۔ اس طرح وہ میرے حق میں دعا کریں گے اور ان لوگوں کی دعائیں میرے حق میں میرے خداوند کی رضا مندی اور اور خوشنودی کا باعث بنیں گی اے یوناف کیا ہمیں اب یہاں سے چلنا چاہئے۔"

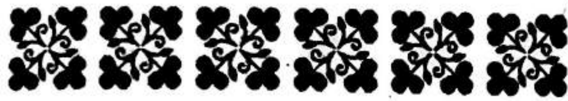
یوناف نے سمون کی تائید کی۔ "تم ٹھیک کہتے ہو، سمون آؤ اب یہاں سے چلیں۔"

تینوں اس کوہستانی سلسلے سے نکل کر پہلے اسقلون آئے اور وہاں سے وہ تمنت نام کی بستی میں داخل ہوئے اور اپنی شرط کے مطابق سمون نے وہ تیس کتانی جوڑے ان تیس جوانوں کو دیدیئے جن کے ساتھ اس نے شرط باندھی تھی۔ اس کے بعد اس نے یوناف کو مخاطب کرکے کہا۔ "اے میرے عزیز بھائی! میرے عظیم محسن! میری خواہش ہے کہ تم میرے ساتھ میرے گھر چلو تاکہ میں چند دن تم دونوں میاں بیوی کی ضیافت اور خدمت کروں۔ سنو میرے مہربانو! ہم گھر کے تین ہی افراد ہیں۔ میرے ماں باپ اور میں بس۔ تم دونوں میرے ساتھ چلو۔ میرے ماں باپ تم دونوں کو دیکھ کر بے حد خوش ہوں گے۔"

یوناف نے خوش دلی سے کہا۔ "اے سمون! میں تمہارے اس جذبے کی قدر کرتا ہوں لیکن فی الوقت میں تمہارے ساتھ نہ جاسکوں گا۔ اس لئے کہ مجھے ابھی ایک بہت بڑے کام سے نمٹنا ہے۔ ہاں میں کبھی تم سے ملنے تمہارے ہاں ضرور آؤں گا، اور شاید یہ وقت بہت جلد آئے۔ اے سمون! اب تم اپنے گھر جاؤ۔"

سمون نے یوناف سے مصافحہ کیا اور پوچھا۔ اگر کبھی مجھے آپ سے ملنا ہو تو میں کہاں آپ سے مل سکتا ہوں۔"

یوناف مسکرایا اور بولا۔ "سمون! میرے بھائی میں ایک خانہ بدوش انسان ہوں۔ بہرحال تم فکرمند نہ ہو۔ میں عنقریب تم سے ملنے خود ہی آجاؤں گا، بس اب تم جاؤ۔"



مجموعہ اسم اعظم عمل مصطفائی

جعفری از زاہد

دعائیں مناجات اسم اعظم لے کر حاضر ہوا ہوں۔ یہ دعائیں اسم اعظم آپ کو حقیقی فائدہ دیں گی۔ دعا کے لئے صبح یا بعد از نماز عشاء کا وقت مقرر کریں۔ جگہ وقت ایک ہی ہو جگہ پاک صاف ہو۔ حصار کے لئے سورۃ فاتحہ آیت الکرسی، چاروں قل پڑھ کر عمل شروع کریں۔ ۱۴ دن کا عمل شروع کریں۔ اگر ۱۴ دن میں کام نہ ہو تو پھر ۴۱ دن تک جاری رکھیں۔ جتنا بھی عمل جاری رکھیں گے اور زود اثر ہوتا جائے گا۔ اگر عمل منقطع ہو جائے تو پھر سے شروع کریں۔

ہر آنے والا دور انسان کے لئے مشکل ترین دور ہے، انسانی ضروریات بڑھتی جارہی ہے وسائل کم ہوتے جارہے ہیں۔ انسان، انسان کا دشمن ہوتا جارہا ہے، قتل و غارت گری عام ہوتی جارہی ہے۔ آئندہ چند سال اس دنیا کے لئے بہت خطرناک ہیں۔ ہر انسان چاہتا ہے کہ میں راتوں رات امیر سے امیر تر ہو جاؤں، انسان عالم غیب سے غیبی امداد کا منتظر رہتا ہے۔ تو ایسے میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے محمد وآل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بہترین وسیلہ بنایا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے۔ میرے تک پہنچنے کا وسیلہ ڈھونڈو۔ انہوں نے اپنی جان کا نذرانہ دے کر اللہ کی مرضیاں خرید لی ہیں۔ وہ کائنات کے وارث ہیں، خدا کی زمین پر حجت خدا ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت سے القابات و اعزازات سے نوازا ہے۔ جیسے ایک جنرل منیجر، جنرل، آئی جی، ڈی آئی جی، جی ایم سرجن، ناظم، ایم این اے، ایم پی اے، مختلف رینک ہوتے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ان کو رحمت العالمین مشکل کشا، باب المراد، باب الحوائج یہ سب ائمہ طاہرین معصومین حجت خدا وارث کائنات مشکل کشا ہیں۔ پوری کائنات ان کے دست مبارک میں مسخر ہے وہ اذن الٰہی سے عالم امکان کا نظام چلا رہے ہیں۔ جیسے امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ارشاد ہے۔ میں زمین سے زیادہ آسمان کے راستے جانتا ہوں، علوم باطنہ آپ تک پہنچانے کے بعد آپ جب جوہر ملکوتیہ سے فیضیاب ہوں گے تو بندہ ناچیز کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

تقدیر کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) تقدیر مبرم (۲) تقدیر معلق۔

تقدیر مبرم جو نہ ٹلنے والی ہو جیسے موت۔ یا رزق انسان کو ایسے دوسرا ... ہے جیسے موت۔ دوسری تقدیر معلق جیسے آپ حضرات نہیں پاتے ہو۔ جیسے حالات کامل بخار ہیں سب تقدیر معلق کے لئے ہوتے ہیں۔ آپ ... دعا کریں گے۔ دعا سے ... دعا عبادت کا مغز ہے۔ ... حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ سب سے عاجز شخص وہ ہے جو دعا نہ کرے جیسے ایک بچہ رو رو کر ماں سے دودھ طلب کرتا ہے۔ امیر کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا فرمان ہے کہ تم اللہ کا دروازہ کھٹکھٹاتے رہو گے تو ایک دن کھل کر رہے گا۔ اللہ خود فرماتا ہے تم مجھے یاد کرو، عاجزی خلوص دل، دماغ صاف ہو، ارادہ قوی ہو مانگنے کا سلیقہ ہو جو بھی ارادہ ہو جائز ... حلال کے لئے ہو الحاح و زاری سے دعا کرو۔ محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسم اعظم رب پاک کے اسماء الٰہی کائنات کے شہنشاہوں کے وسیلے سے چہاردہ معصومین، امام زمانہ علیہ السلام کے وسیلے سے، جیسا کہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ امام زمانہ حجت خدا کے وسیلے سے مانگو ہمارے بارہویں آقا امام زمانہ موجود ہیں۔ کائنات ایک منٹ بھی حجت خدا سے خالی نہیں رہ سکتی۔ امام زمانہ کا واسطہ دینا دعا کی قبولیت کے لئے شرط ہے۔ ان کے وسیلے سے کچھ مل جائے تو وہ مقام فقر کی اولیٰ منزل پر فیض ہو جاتا ہے۔ محمد وآل محمد نے اسم اعظم کی جو تعریف فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ حرف الف سے شروع ہو اور کسی بھی حرف میں نقطہ نہ ہو ایسا لفظ صرف اور صرف اللہ ہی ہے۔ جیسے (لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ) یہ اسم اعظم ہے۔

اسم اعظم: حضرت امام علی زین العابدین رضی اللہ عنہ نے خواب میں دیکھا کہ اسم اعظم (اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم) حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں آپ کو اللہ کا وہ اسم اعظم نہ بتا دوں جو حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں پڑھا۔ (لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ) حضرت خضر علیہ السلام نے عالم خواب میں حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا تھا یہ اسم اعظم ہے۔ (یَا ھُوَ یَا مَنْ لَا ھُوَ) لیلۃ الحریر کی رات آپ رضی اللہ عنہ کے لبوں پر یہ اسم اعظم جاری تھا۔ حضرت امام خمینی علیہ الرحمہ کا بھی یہی فرمان ہے میرا خود آزمودہ

ہے، ابوالائمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کوئی مشکل پیش آتی تھی تو آپ (کھٰیٰعٓصٓ یا حٰمٓ عٓسٓقٓ) ورد کا کثرت سے تلاوت فرماتے تھے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ (کھٰیٰعٓصٓ) اسم اعظم ہے۔

اسم اعظم عمل مصطفائی

پیغمبر اعظم حبیب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسم اعظم باری تعالیٰ یہ ہے۔ کسی بھی اہم حاجت کے لئے بعد از نماز فجر یا عشاء کے بعد پڑھیں۔ یہ نہایت ہی مجرب ہے۔

(۱) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔ (سورۂ آیت الکرسی)

(۲) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَیَجْمَعَنَّکُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَا رَیْبَ فِیْهِ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِیْثًا۔ (سورۂ نساء)

(۳) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی۔ (سورۂ طٰہٰ)

(۴) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔ (سورۂ نمل)

(۵) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَعَلَی اللّٰهِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ (سورۂ تغابن) ۱۱ مرتبہ درود شریف، ۱۱ مرتبہ آیت تطہیر اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ ۱۱ مرتبہ یَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ (۱۱ مرتبہ اسمائے اعظم) آخر میں ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ جتنی بھی اہم حاجت ہو ۱۴ دن عمل کریں۔ انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔ ۱۲ روپے کسی سادات غریب عورت کو صدقہ دیں۔

اسم اعظم (یا علی)

یہ بھی ایک اسم اعظم ہے۔ اپنے نام کے عدد کے مطابق یا اللہ کے اس نام کو ایک ہزار مرتبہ پکارا یا دن رات میں ایک ہی وقت میں بارہ ہزار مرتب پکارا جائے تو جو بھی حاجت مشروع رکھتا ہو انشاء اللہ پوری ہوگی۔ اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

اکسیر اعظم سریع الاثر

جناب حضرت آصف بن برخیا وزیر حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا ہے، عجیب اثرات کی حامل ہے، کسی بھی اہم ترین حاجت کے لئے نہایت ہی مجرب اور پرتاثیر ہے۔ بعد از نماز عشاء ورد جاری رکھیں۔ اس دعا اسم اعظم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردے زندہ کیا کرتے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الطَّاهِرُ الْمُطَهِّرُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ الْکَبِیْرُ الْمُتَعَالِ الْمَنَّانُ یَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَفْعَلَ بِیْ کَذَا کَذَا۔ یہاں بجائے کذا کذا کے اپنی حاجت بیان کریں اور آخر میں درود شریف پڑھیں۔

اسمائے اعظم

یہ اسمائے اعظم مختلف پیغمبروں اور مختلف ائمہ طاہرین و معصومین وامہات المؤمنین سے منسوب ہیں۔ زندگی میں کامیابی کے لئے ان کا وظیفہ جاری رکھیں جو بھی حاجت چاہے طلب کرے۔ انشاء اللہ مستجاب ہوگی۔ (۱) حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اسم اعظم ہے۔ روزانہ ۷۸۶ مرتبہ حاجت کے لئے پڑھیں۔

(۲) اَللّٰهُمَّ فَاِنَّ لَکَ الْحَمْدَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ یَا حَنَّانُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔

(۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَسْمَآئِکَ الْحُسْنٰی کُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَآ اَعْلَمُ وَاَسْئَلُکَ بِاِسْمِکَ الْعَظِیْمِ الْاَعْظَمِ الْکَبِیْرِ الْاَکْبَرِ۔

(۴) یَا فَارِجَ الْهَمِّ وَیَا کَاشِفَ الْغَمِّ یَا هُوَ فِی الْعَهْدِ وَیَا حَیُّ اَ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

(۵) حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا زوجہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ یہ اسم اعظم ہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَسْمَآئِکَ الْحُسْنٰی مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَآ اَعْلَمُ وَاَسْئَلُکَ بِاِسْمِکَ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیْتَ بِهٖ اَحْبَبْتَ وَاِذَا اَسْئَلْتُ بِهٖ اَعْطَیْتَ فَاِنَّ لَکَ الْحَمْدَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔

(۶) حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ یہ اسم اعظم ہے۔ یہ بہت ہی مجرب اور پرتاثیر ہے، کسی بھی حاجت کے لئے اپنا ورد رکھیں، دنیا میں انشاء اللہ کامیابیاں آپ کے قدم چومیں گی۔ اول و آخر ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا اللّٰهُ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَذُالْاَسْمَآءِ الْعِظَامِ وَذُوالْعِزِّ الَّذِیْ لَا یُرَامُ وَاِلٰهُکُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

یہ سورۂ رزق کے لئے نہایت مجرب ہیں۔ سورۂ واقعہ، سورۂ مزمل،

سورۂ شوریٰ، سورۂ ق، سورۃ القریش، سورۂ القارعہ، سورۂ الم نشرح، سورۂ انفطار۔ جن کتب کے حوالے لئے گئے، مصباح کفعمی، اسباب النجات، کتاب تسہل، کتاب فروس سے شیخ مفید علیہ الرحمہ، تحفۃ العوام، احمد والترمذی، النسائی، تفسیر انوار نجف، تقدیر سلیمانی، الکافی، حیات القلوب، صاحب مہج الدعوت، فضل الدعا، احسن الحدیث۔

دعا کی قبولیت کے لئے شرط

ایک سائل نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا کہ مولا میں ائمہ معصومین کا واسطہ دے کر دعا کرتا ہوں لیکن میری دعا مستجاب نہیں ہوتی۔ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم چہاردہ معصومین علیہ السلام کا واسطہ بھی ضرور دیا کرو لیکن یاد رکھو کہ اس وقت زمین پر میں خدا کی حجت ہوں۔ امام زمانہ کا واسطہ دینے سے دعا ضرور مستجاب ہوتی ہے۔ لہٰذا دعا کی قبولیت کے لئے اپنے گناہوں کا اقرار کرنا، مومن کے لئے غائبانہ دعا کرنا اول و آخر درود شریف پڑھنا اور امام زمانہ حجت خدا وارث کائنات محمد مہدی علیہ السلام کا واسطہ دینے سے دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ امام زمانہ کا فرمان ہے کہ میرے ظہور کے لئے شریکۃ الحسینؑ حضرت بی بی زینب سلام اللہ علیہا کا واسطہ دیا کرو، میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ آپ دعا کی قبولیت کے لئے امام زمانہ کو مسافرہ شام، ثانی زہرا، ام المصائب، ملیکۃ الحجاب، معرومۃ المسرت، شریکۃ الحسین، محافظ نسل امامت حضرت بی بی زینب سلام اللہ علیہا کا واسطہ دیا کرو۔ اللہ عز وجل شانہ آپ کی تمام دعائیں قبول فرمائے اور آپ کو صحت وسلامتی سے رکھے۔ اپنے وظیفہ دعاؤں کی کامیابی پر بندہ ناچیز کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔



کل امر مرھون باوقاتہا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۰۱۸ء کے بہترین اوقات عملیات

حضور پُر نور المرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ کل امر مرھون باوقاتہا یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔ فرمودۂ پاک کے بعد کسی چون وچرا کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ صرف اسی پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہٰذا بعد از بسیار تحقیق مدقق ۲۰۱۸ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کواکب کا استخراج کیا گیا ہے تاکہ عامل حضرات فیض یاب ہو سکیں۔

نظرات کے اثرات مندرجہ ذیل ہیں

علم النجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مدِ نظر رکھا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تثلیث (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر ہے بغض وعداوت منافی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد وترقی وغیرہ سعد اعمال کیے جائیں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔

تسدیس (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد دنیاوی امور سرانجام دینے اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ (ا)

یہ نظر نحس اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ وجدل، مقابلہ اور عداوت کی تاثیر ہر دو ستاروں کی منسوبات میں پائی جاتی ہے۔ دو افراد میں جھگڑے، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ نحس اعمال کیے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔

تربیع (ع)

یہ نظر نحس اصغر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ اس کی تاثیر دوری میں نہیں ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام نحس اعمال کیے جا سکتے ہیں۔ اگر دونوں دوست ہوں تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

قران (ن)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان سعد سیاروں کا سعد، نحس ستاروں کا نحس قران ہوتا ہے۔

سعد کواکب: قمر، عطارد، زہرہ، مشتری ہیں۔

نحس کواکب: شمس، مریخ، زحل ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ سٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا مقامی وقت جمع یا تفریق کر کے مقامی وقت نکالا جا سکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے عین اوقات ہیں۔ قمری نظرات کا ۶ گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد ہے۔ علم نجوم کے مطابق جنتری لیا اہم کواکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء مکمل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیے جا رہے ہیں تاکہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور فائدہ حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہو کر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ تا ۲۴ لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو ۲۴ لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرانات اجتماع قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا وہ ان سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی نحس ہوں گے۔

فہرست نظرات برائے عاملین ۲۰۱۰ء

اچھے برے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحہ پر نظر ڈالیں

اکتوبر

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم اکتوبر	شمس وزحل	قران	۱۱-۶
یکم اکتوبر	قمروزحل	تربیع	۱۸-۹
۲/اکتوبر	قمرومشتری	تثلیث	۳۶-۱۸
۳/اکتوبر	قمروزحل	تسدیس	۲۲-۱۳
۳/اکتوبر	قمرومریخ	تربیع	۱۸-۲۱
۴/اکتوبر	زہرہ ومریخ	قران	۲۵-۳
۵/اکتوبر	قمرومریخ	تسدیس	۱۱-۰۰
۶/اکتوبر	قمرومشتری	مقابلہ	۴۱-۱۹
۷/اکتوبر	قمروعطارد	قران	۳۸-۱۱
۷/اکتوبر	قمروزحل	قران	۵۳-۱۴
۷/اکتوبر	قمروشمس	قران	۱۴-۰۰
۸/اکتوبر	عطاردوزحل	قران	۵-۱۷
۹/اکتوبر	زحل وزہرہ	قران	۵-۲۳
۱۰/اکتوبر	قمرومشتری	تثلیث	۳۹-۲۰
۱۱/اکتوبر	قمروزحل	تسدیس	۳۱-۱۹
۱۲/اکتوبر	قمروشمس	تسدیس	۱۴-۱۳
۱۳/اکتوبر	قمرومشتری	تربیع	۴۶-۱
۱۴/اکتوبر	قمروزحل	تربیع	۲۸-۳
۱۵/اکتوبر	قمرومریخ	تسدیس	۳-۱
۱۶/اکتوبر	قمروزحل	تثلیث	۱۰-۱۵
۱۷/اکتوبر	قمروعطارد	تثلیث	۲۵-۲۱
۱۹/اکتوبر	قمروزہرہ	تثلیث	۳۱-۶
۲۰/اکتوبر	قمرومشتری	قران	۴۴-۱۰
۲۱/اکتوبر	مریخ ومشتری	تثلیث	۱۱-۷
۲۳/اکتوبر	قمروشمس	مقابلہ	۶-۷
۲۵/اکتوبر	قمرومشتری	تسدیس	۵۷-۶
۲۶/اکتوبر	قمروزحل	تثلیث	۲۹-۱۳
۲۸/اکتوبر	قمروزہرہ	تثلیث	۳۳-۱۱
۲۹/اکتوبر	شمس وزہرہ	قران	۴۰-۶
۳۱/اکتوبر	قمروعطارد	تربیع	۴۱-۱۰

نومبر

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم نومبر	قمرومریخ	تربیع	۱۴-۱۴
۲نومبر	قمروعطارد	تسدیس	۴۷-۱۸
۳نومبر	قمرومریخ	تسدیس	۷-۱۸
۴نومبر	قمروزحل	قران	۳-۶
۵نومبر	قمرومشتری	تثلیث	۱۵-۳
۶نومبر	قمروشمس	قران	۲۲-۱۰
۷نومبر	قمرومشتری	تثلیث	۱۷-۳
۸نومبر	قمرومریخ	قران	۱۳-۳
۹نومبر	قمروزہرہ	تسدیس	۵-۱۸
۱۰نومبر	قمروزحل	تربیع	۲۶-۱۸
۱۱نومبر	قمرومشتری	تسدیس	۳۴-۱۵
۱۲نومبر	قمروعطارد	تسدیس	۵۱-۱۳
۱۳نومبر	قمروشمس	تربیع	۸-۲۲
۱۴نومبر	قمروزہرہ	تثلیث	۳-۱۲
۱۵نومبر	مریخ وزحل	تسدیس	۲۷-۱۱
۱۶نومبر	قمرومشتری	قران	۲۵-۱۵
۱۸نومبر	قمروعطارد	تثلیث	۵۵-۶
۱۸نومبر	عطاردوزحل	تسدیس	۳۸-۷
۱۹نومبر	قمروزہرہ	مقابلہ	۱-۱۱
۲۰نومبر	عطاردومریخ	قران	۲۳-۰۰
۲۱نومبر	قمرومشتری	تسدیس	۱۰-۱۲
۲۱نومبر	قمروشمس	مقابلہ	۵۶-۲۲
۲۳نومبر	قمروزحل	تثلیث	۳۳-۱
۲۴نومبر	قمروزہرہ	تثلیث	۲۵-۳
۲۵نومبر	قمروزحل	تربیع	۳۴-۷
۲۶نومبر	قمروشمس	تثلیث	۴۴-۱۸
۲۷نومبر	قمروزحل	تسدیس	۴-۱۲
۲۸نومبر	قمروزہرہ	تسدیس	۵۹-۱۳
۲۹نومبر	مریخ ومشتری	تربیع	۲۰-۲۰
۳۰نومبر	قمروعطارد	تربیع	۴۶-۱۶

دسمبر

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم دسمبر	قمروشمس	تسدیس	۳۴-۸
یکم دسمبر	قمروزحل	قران	۱۸-۱۸
۲دسمبر	قمرومریخ	تسدیس	۰۰-۱۴
۴دسمبر	قمرومشتری	تثلیث	۵۸-۱۴
۵دسمبر	قمروشمس	قران	۶-۲۴
۶دسمبر	قمروزحل	تسدیس	۴۶-۱
۶دسمبر	قمرومشتری	تربیع	۵۷-۱۷
۷دسمبر	قمرومریخ	قران	۱۶-۳
۷دسمبر	قمروزحل	تسدیس	۴۹-۱۴
۸دسمبر	قمروزحل	تربیع	۴۸-۸
۹دسمبر	قمرومشتری	تسدیس	۵۲-۱
۱۰دسمبر	قمروزحل	تثلیث	۵۹-۱۸
۱۱دسمبر	عطاردوزہرہ	تسدیس	۱۹-۲
۱۲دسمبر	قمروعطارد	تسدیس	۳۳-۱۱
۱۳دسمبر	قمروشمس	تربیع	۴۸-۱۹
۱۴دسمبر	قمرومشتری	قران	۲۴-۲
۱۴دسمبر	عطاردومریخ	قران	۳۵-۹
۱۵دسمبر	قمروزحل	مقابلہ	۱۳-۲۰
۱۷دسمبر	شمس ومشتری	تربیع	۱۶-۳
۱۸دسمبر	قمرومشتری	تسدیس	۵۲-۲۳
۲۰دسمبر	شمس وعطارد	قران	۵۲-۶
۲۱دسمبر	قمرومشتری	تربیع	۳۱-۶
۲۲دسمبر	عطاردومشتری	تربیع	۴۸-۶
۲۳دسمبر	قمرومشتری	تثلیث	۴۰-۱۰
۲۴دسمبر	قمروزحل	تسدیس	۴۵-۲۱
۲۶دسمبر	قمروشمس	تثلیث	۲۵-۳
۲۷دسمبر	قمرومشتری	مقابلہ	۱۹-۱۶
۲۹دسمبر	قمرومریخ	تربیع	۱۲-۲
۳۰دسمبر	قمروشمس	تسدیس	۴۰-۱۷
[illegible]	قمروزہرہ	قران	۴۱-۱۸

فہرست نظرات ۲۰۱۰ء — عاملین کی سہولت کے لئے

تثلیث

تاریخ	سیارے	وقت نظر
۲/اکتوبر	قمرومشتری	۱۸_۳۶
۱۰/اکتوبر	قمرومشتری	۲۰_۳۹
۱۶/اکتوبر	قمروزحل	۱۵_۱۰
۱۷/اکتوبر	قمروعطارد	۲۱_۲۵
۲۱/اکتوبر	مریخ ومشتری	۷_۱۱
۲۶/اکتوبر	قمروزحل	۱۳_۲۹
۲۸/اکتوبر	قمروزہرہ	۱۱_۳۳
۵/اکتوبر	قمرومشتری	۳_۱۵
۱۴/نومبر	قمروزہرہ	۱۲_۳
۱۸/نومبر	قمروعطارد	۶_۵۵
۲۳/نومبر	قمروزحل	۱_۳۳
۲۴/نومبر	قمروزہرہ	۳_۲۵
۴/دسمبر	قمرومشتری	۱۲_۵۸
۱۰/دسمبر	قمروزحل	۱۸_۵۹
۲۳/دسمبر	قمرومشتری	۱۰_۴۰

تسدیس

تاریخ	سیارے	وقت نظر
۳/اکتوبر	قمروزحل	۱۳_۲۲
۱۵/اکتوبر	قمرومریخ	۰۰_۱۱
۲۵/اکتوبر	قمرومشتری	۶_۵۷
۲/نومبر	قمروعطارد	۱۸_۴۷
۳/نومبر	قمرومریخ	۱۸_۷
۹/نومبر	قمروزہرہ	۱۸_۵
۱۱/نومبر	قمرومشتری	۱۵_۳۴
۱۲/نومبر	قمروعطارد	۱۳_۵۱
۱۵/نومبر	مریخ وزحل	۱۱_۲۷
۱۸/نومبر	عطارد وزحل	۷_۳۸
۲۱/نومبر	قمرومشتری	۱۲_۱۰
۲۷/نومبر	قمروزحل	۱۲_۴
۲۸/نومبر	قمروزہرہ	۳_۵۹
یکم/دسمبر	قمروشمس	۸_۳۲
۲/دسمبر	قمرومریخ	۱۳_۰۰
۶/دسمبر	قمروزحل	۱_۴۶
۷/دسمبر	قمروزحل	۱۳_۲۹
۱۱/دسمبر	عطارد وزحل	۱۸_۵۹
۱۲/دسمبر	قمروعطارد	۲_۱۹
۱۸/دسمبر	قمرومشتری	۲۳_۵۲
۲۴/دسمبر	قمروزحل	۲۱_۴۵
۳۰/دسمبر	قمروشمس	۱۷_۲۰

قران

تاریخ	سیارے	وقت نظر
یکم/اکتوبر	شمس وزحل	۶_۱۱
۷/اکتوبر	قمروعطارد	۱۱_۳۸
۷/اکتوبر	قمروزحل	۱۴_۵۳
۷/اکتوبر	قمروشمس	۰۰_۱۴
۸/اکتوبر	عطارد وزہرہ	۱۷_۵
۹/اکتوبر	زہرہ زحل	۲۳_۵
۲۰/اکتوبر	قمرومشتری	۱۰_۴۴
۲۹/اکتوبر	شمس وزہرہ	۶_۴۰
۶/نومبر	قمروشمس	۱۰_۲۲
۸/نومبر	قمرومریخ	۳_۱۳
۲۰/نومبر	عطارد ومریخ	۰۰_۲۳
یکم/دسمبر	قمروزحل	۱۸_۱۸
۵/دسمبر	قمروشمس	۲۳_۶
۷/دسمبر	قمرومریخ	۳_۱۶
۱۴/دسمبر	قمرومشتری	۲_۲۴
۱۴/دسمبر	عطارد ومریخ	۹_۳۵
۲۰/دسمبر	شمس وعطارد	۶_۵۲
۳۱/دسمبر	قمروزہرہ	۱۸_۴۱

تربیع

تاریخ	سیارے	وقت نظر
یکم/اکتوبر	قمروزحل	۹_۱۸
۳/اکتوبر	قمرومریخ	۲۱_۱۸
۱۳/اکتوبر	قمرومشتری	۱_۴۶
۱۴/اکتوبر	قمروزحل	۳_۲۸
۳۱/اکتوبر	قمروعطارد	۱۰_۴۱
یکم/نومبر	قمرومریخ	۱۴_۱۴
۱۰/نومبر	قمروزحل	۱۸_۲۶
۱۳/نومبر	قمروشمس	۲۲_۸
۲۵/نومبر	قمروزحل	۷_۳۴
۲۹/نومبر	مریخ ومشتری	۲۰_۲۰
۳۰/نومبر	قمروعطارد	۱۶_۴۶
۶/دسمبر	قمرومشتری	۱۷_۵۷
۸/دسمبر	قمروزحل	۸_۴۸
۱۳/دسمبر	قمروشمس	۱۹_۲۸
۱۷/دسمبر	شمس ومشتری	۳_۱۶
۲۱/دسمبر	قمرومشری	۶_۳۱
۲۲/دسمبر	عطارد ومشتری	۶_۲۸

مقابلہ

تاریخ	سیارے	وقت نظر
۶/اکتوبر	قمرومشتری	۱۹_۴۱
۲۳/اکتوبر	قمروشمس	۷_۶
۱۹/نومبر	قمروزہرہ	۱۱_۱
۲۱/نومبر	قمروشمس	۲۲_۵۶
۱۵/دسمبر	قمروزحل	۲۰_۱۳
۲۷/دسمبر	قمرومشتری	۱۶_۱۹

☆☆☆☆☆☆☆

شرف قمر

۲۳؍اکتوبر بروز ہفتہ کو ۱۱ بج کر ۵۵ منٹ سے ۱۳ بج کر ۵۰ منٹ تک۔ اس کے بعد ۱۹؍نومبر بروز جمعہ کو ۱۹ بج کر ۲۸ منٹ سے ۲۱ بج کر ۲۳ منٹ تک۔ اس کے بعد ۱۷؍دسمبر بروز جمعہ صبح ۴ بج کر ۱۴ منٹ سے ۶ بج کر ۹ منٹ تک قمر حالت شرف میں رہے گا۔ یہ اوقات مثبت کاموں کے لئے بہتر مانے گئے ہیں۔ اپنے مثبت کاموں کو جیسے محبت، رزق، کامیابی، عمل فتوحات وغیرہ کو ان اوقات میں انجام دیں۔ انشاء اللہ نتائج جلد برآمد ہوں گے۔

ہبوط قمر

۹؍اکتوبر بروز ہفتہ صبح ۴ بج کر ۳۹ منٹ سے ۶ بج کر ۱۷ منٹ تک۔ اس کے بعد ۵؍نومبر بروز جمعہ کو ۱۹ بج کر ۲۸ منٹ سے ۲۱ بج کر ۲۳ منٹ تک۔ اس کے بعد ۳۰؍دسمبر بروز جمعرات صبح ۵ بج کر ۴۹ منٹ سے ۷ بج کر ۳۳ منٹ تک قمر حالت ہبوط میں رہے گا۔ یہ اوقات منفی کاموں کے لئے بہتر مانے گئے ہیں۔ منفی کاموں کو جیسے نفرت، عداوت، عہدے سے گرانا، تبادلہ کرانا وغیرہ کو ان اوقات میں انجام دیں۔ انشاء اللہ مطلوبہ نتائج جلد برآمد ہوں گے لیکن یاد رکھیں منفی کام ناگزیر حالات میں کریں خواہ مخواہ کسی کو پریشان کرنا شرعاً غلط ہے۔ اور اس سے عامل کی آخرت برباد ہوجاتی ہے۔

اوج عطارد

۲۳؍اکتوبر بروز ہفتہ کو عطارد ۱۳ بج کر ۳۲ منٹ سے ۲۴؍اکتوبر بروز اتوار ۴ بج کر ۱۶ منٹ تک حالت اوج میں رہے گا۔ جن حضرات سے شرف عطارد کا وقت ضائع ہوگیا ہو وہ اس وقت کی قدر کریں۔ اور اوج عطارد کے اوقات میں تعلیم، صحافت، کتب نویسی جیسے کاموں کے لئے نقوش تیار کریں۔ انشاء اللہ بہتر نتائج جلد برآمد ہوں گے۔

تحویل آفتاب

۲۳؍اکتوبر بروز ہفتہ کو ۱۸ بج کر ۵ منٹ آفتاب برج عقرب میں داخل ہوگا۔ ۲۲؍نومبر بروز پیر کو ۱۵ بج کر ۴۴ منٹ پر آفتاب برج قوس میں داخل ہوگا۔ ۲۲؍دسمبر بروز بدھ کو صبح ۵ بج کر ۸ منٹ پر آفتاب برج جدی میں داخل ہوگا۔ یہ اوقات دعا کی قبولیت کے اوقات ہیں۔ اپنے اللہ کے حضور میں اپنی خواہشات اور ضروریات رکھیں۔ انشاء اللہ بہت جلد پوری ہوگی۔

منزل شرطین

۲۲؍اکتوبر کو رات ۸ بج کر ۲۰ منٹ پر چاند منزل شرطین میں ہوگا۔

۱۹؍نومبر کو رات ۳ بج کر ۵۷ منٹ پر چاند منزل شرطین میں داخل ہوگا۔

۱۶؍دسمبر کو دوپہر ۱۲ بج کر ۳۶ منٹ پر چاند منزل شرطین میں داخل ہوگا۔

حروف تہجی کی زکوٰۃ ادا نکالنے والے حضرات ان اوقات کا فائدہ اٹھائیں۔

رجعت واستقامت

عطارد۔ حالت استقامت ۱۳؍اکتوبر ۲۰ بج کر ۳۳ منٹ در برج میزان۔ ۲۱؍اکتوبر ۱۸ بج کر ۳۲ منٹ در برج عقرب۔ ۹؍نومبر ۵ بج کر ۱۳ منٹ در برج قوس۔ یکم دسمبر ۵ بج کر ۴۰ منٹ در برج جدی۔

عطارد۔ حالت رجعت۔ ۱۰؍دسمبر ۱۷ بج کر ۳۴ منٹ در برج جدی ۱۸؍دسمبر ۲۰ بج کر ۲۳ منٹ در برج قوس۔

عطارد۔ حالت استقامت۔ ۳۰؍دسمبر ۲۲ بج کر ۵۰ منٹ در برج قوس۔

رجعت واستقامت

زہرہ، رجعت ۸؍اکتوبر ۱۲ بج کر ۳۵ منٹ در برج عقرب۔ ۸؍نومبر ۸ بج کر ۳۵ منٹ در برج میزان۔

استقامت: ۱۹؍نومبر ۲ بج کر ۷ منٹ در برج میزان۔ ۳۰؍نومبر ۲ بج کر ۳ منٹ در برج عقرب۔

رجعت واستقامت

مریخ، استقامت ۱۶؍اکتوبر ۲۱ بج کر ۳ منٹ در برج اسد۔ رجعت، ۲۰؍دسمبر ۱۸ بج کر ۵۷ منٹ در برج اسد۔

رجعت واستقامت

مشتری، استقامت ۱۸؍نومبر ۲۲ بج کر ۲۳ منٹ در برج حوت۔ زحل، استقامت ۲۹؍اکتوبر در برج میزان۔

□□□□

تثلیث قمر وزحل

۲۶؍اکتوبر ۱۳ بج کر ۲۹ منٹ سے ۲۳ بج کر ۲۹ منٹ تک۔ ناراض میاں بیوی کو راضی کرنے اور ایک دوسرے کی محبت میں گرفتار کرنے کے لیے من پسند شادی کے لئے مندرجہ ذیل نقش تیار کریں۔ طالب کے گلے میں ڈالیں یا کسی پھل دار درخت پر لٹکائیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۱۹۹۸	۳۳۵۹۸۸	۱۲۵۹۹۴
۲۰۹۹۹۰	یہاں مقصد لکھیں	۲۹۳۹۹۰
۲۵۱۹۹۲	۱۶۷۹۹۲	۸۳۹۹۶

قران عطارد ومریخ

۲۰؍نومبر، صفر بج کر ۲۳ منٹ سے ۲۱ نومبر ۱۸ بج کر پچاس منٹ تک علم میں اضافہ کے لئے نادعلی کو باوضو لکھ کر اپنے پاس رکھیں۔ یا اس نقش کو بنا کر اپنے گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

۱۵۹۶	۱۶۰۹	۱۶۰۶	۱۶۰۳
۱۶۰۷	۱۶۰۲	۱۵۹۷	۱۶۰۸
۱۶۰۱	۱۶۰۴	۱۶۱۱	۱۵۹۸
۱۶۱۰	۱۵۹۹	۱۶۰۰	۱۶۰۵

قران زہرہ زحل

۹؍اکتوبر ۲۳ بج کر ۵ منٹ سے ۱۰؍اکتوبر ۱۸ بج کر ۳۰ منٹ تک محبت کے عمل کریں۔ میاں بیوی کی محبت کے لئے اس نقش کو لکھ کر طالب کے گلے میں ڈالیں یا کسی پھل دار درخت پر لٹکائیں۔

۷۸۶

۴۱۹۹۸	۳۳۵۹۸۸	۱۲۵۹۹۴
۲۰۹۹۹۰	یہاں مقصد لکھیں	۲۹۳۹۹۰
۲۵۱۹۹۲	۱۶۷۹۹۲	۸۳۹۹۶

تربیع شمس ومشتری

۱۷؍دسمبر ۳ بج کر ۱۶ منٹ سے ۱۸ دسمبر ۵ بج کر ۱۷ منٹ تک دشمنوں کی زبان بند کرنے کے لئے یہ نقش لکھیں اور اس کو قبرستان میں دبا دیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۲۹	۱۸۳۸	۶۸۷
۱۱۴۵	یہاں مقصد لکھیں	۱۶۰۹
۱۳۸۰	۹۱۶	۴۵۸

تربیع عطارد ومشتری

۲۲؍دسمبر ۶ بج کر ۲۸ منٹ سے ۲۲؍دسمبر صفر بج کر ۱۰ منٹ تک دشمنوں میں افتراق پیدا کرنے کے لئے ناجائز تعلقات ختم کرانے کے لئے یہ نقش لکھ کر قبرستان میں دفن کر دیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۸۸	۳۹۰۷	۱۴۶۴
۲۴۴۰	یہاں مقصد لکھیں	۳۴۱۹
۲۹۳۱	۱۹۵۲	۹۷۶

شمس وعطارد قران

۲۰؍دسمبر ۶ بج کر ۵۲ منٹ سے ۲۰؍دسمبر ۱۶ بج کر ۵۳ منٹ تک برائے حصول تعلیم، برائے کامیابی امتحان اس نقش کو لکھ کر گلے میں ڈالیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یاعلیم	یاعلیم	یاعلیم
یاعلیم	یاعلیم	یاعلیم
یاعلیم	یاعلیم	یاعلیم

اس رفتار سے لکھیں۔

۷۸۶

۸	۱	۶
۳	۵	۷
۴	۹	۲

مقابلہ عطارد و مشتری

یکم/اکتوبر ۱۵/بج کر ۲۱ منٹ سے ۱۲/اکتوبر ۱۶ بج کر ۴۵ منٹ تک۔ ناجائز تعلقات ختم کرانے کے لئے اس نقش کو لکھ کر قبرستان میں دفن کریں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۸۸	۳۹۰۷	۱۴۶۴
۲۴۴۰	یہاں مقصد لکھیں	۳۴۱۹
۲۹۳۱	۱۹۵۲	۹۷۶

مجرب و آزمودہ عمل برائے ترقی

ھـــدایات : چاند کی پہلی تاریخ سے اس عمل کی ابتدا کرنی ہے۔

گوشت کسی بھی قسم کا کھانا مکمل طور پر بند کردیں۔

نماز پانچ وقت باجماعت ادا کریں۔

دن بھر مکروہات سے بچنے کے لئے باوضو رہتے ہوئے درود پاک سے اپنے منہ کو معطر رکھیں۔

ہر نماز سے پہلے اور ہر نماز کے بعد ایک تسبیح استغفار کی ضرور پڑھیں۔

عمل: سورۂ رحمٰن کی آیات نمبر ایک سے گیارہ تک کلام پاک میں سے دیکھ کر زبانی یاد کرلیں۔ پھر روزانہ چالیس دن تک ۳۳ مرتبہ آیات باوضو ہوکر قرآن حکیم میں دیکھ کر لکھیں۔ اَلرَّحْمٰنُ ○ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ○ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ ○ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ○ وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ یَسْجُدَانِ ○ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِیْزَانَ ○ اَلَّا تَطْغَوْا فِی الْمِیْزَانِ ○ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ○ فِیْهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ○ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّیْحَانُ ○

بعد نماز فجر جب سورج طلوع ہونا شروع ہو اس کا اندازہ اس طرح کرلیں کہ سورج اپنی جگہ سے نکل کر آپ کے سامنے آجائے اور سورج کی کرنیں پھیلی ہوئی ہوں۔ جس طرح ریڈیم دھات اپنا کام سورج پھر بجلی کی طاقت کے شمول سے کرتی ہے۔ جس سے ریڈیو بنایا گیا ہے۔ اسی طرح سورۂ رحمٰن کی یہ آیات تسخیر بجالاتی ہیں اور ابر موسم کی صورت میں جب سورج نہیں نکلتا تو ریڈیوں کی آواز پست ہوجاتی ہے۔ اسی طرح دوران چلہ اگر مطلع غبار آلود ہوجائے تو عمل کمزور ہوجاتا ہے۔ اس عمل کو کرنے کے موسم گرما زیادہ مناسب رہتا ہے۔ اب سورج کے سامنے منہ کرکے یہ آیات ۳۳ مرتبہ پڑھنا شروع کریں۔ جب ۳۳ مرتبہ مکمل ہوجائے تو اپنے داہنے ہاتھ کی کلمے والی انگلی سے سورج پر اشارہ کرتے ہوئے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ○ سات مرتبہ پڑھیں۔ اب یہ ایک تسبیح مکمل ہوئی، اسی طرح سات مرتبہ اس عمل کو کریں۔

یہ زکوٰۃ ہے، بعد ختم چلہ ختم ہونے کے روزانہ ایک تسبیح اپنے معمول میں رکھیں۔ آپ بلا جھجک آنے والوں کو کمال اخلاق سے بٹھایا کریں اور خوش مزاجی سے لوگوں سے پیش آئیں۔ یہ عمل چالیس دن کا ہے اس عمل کے پہلے عشرہ میں عام لوگوں کی آمد، دوسرے عشرے میں خاص خاص لوگوں کی آمد، تیسرے عشرے میں رئیسوں، جاگیرداروں اور نوجوانوں سے ملاقات، چوتھے عشرے میں رات دن لوگوں کا ہجوم لگا رہتا ہے۔ اگر آپ کا تجارتی کاروبار ہے تو سب خریداری کریں گے۔ ہر شخص آپ کی دکان پر خود بخود کھنچا چلا آئے گا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

لاشریک

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے پاس ایک عورت آئی، کہا اے شیخ اگر اللہ نے پردے کا حکم نہ دیا ہوتا تو میں اپنے چہرے سے نقاب اٹھا کے تجھے دکھاتی کہ اللہ نے مجھے کیا جمال بخشا ہے۔ لیکن اس کے باوجود میرا خاوند دوسری شادی کرنا چاہتا ہے۔ یہ سن کر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ پر غشی طاری ہوگئی لوگ بڑے حیران ہوئے کہ یہ کس بات پر غشی ہے جب ہوش میں آئے تو فرمایا لوگو! یہ ایک مخلوق ہے جو اپنی محبت میں شریک کو برداشت نہیں کر رہی ہے وہ دو جہاں کا بادشاہ اپنی محبت میں شرکت کیسے برداشت کرے گا۔؟

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

2 کروڑ ریال کی لاگت سے بنے گا غلاف کعبہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بھوپال گیس متاثرین کے ساتھ انصاف نہیں ہوا

25 سال بعد بھی متاثرین کو مایوسی

[illegible]

٭٭٭٭

آخری صفحہ

عبادت کا دائرہ صرف نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ عبادات کا مفہوم بہت وسیع ہے، انتہائی عاجزی وانکاری کے ساتھ جو کام بھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ورضا جوئی کے لئے رسول اکرم ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے پر کیا جائے وہ عبادت میں داخل ہے۔ عبادت یہ ہے کہ انسان اپنی زندگی میں ہروقت ہر حال میں اللہ بندگی واطاعت کرے، اس کی ہر حرکت اس حد کے اندر ہو جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کی ہے، اس کا ہر فعل اس طریقہ پر ہو جو اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے، جو زندگی اس طرح بسر کی جائے گی وہ بندگی ہوگی۔ ہمارا چلنا، پھرنا، سونا، جاگنا، کھانا، پینا، لین دین، خرید وفروخت، تجارت وصنعت، شادی بیاہ، خوشی وغمی غرض سب کچھ اللہ کے قانون کے مطابق ہو۔

رسول اکرم ﷺ نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

اِنَّکَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً یَبْتَغِیْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ عَلَیْهَا حَتَّی اللُّقْمَةَ الَّتِیْ تَضْعُهَا فِیْ اِمْرَأَتِكَ.

اللہ کی رضا جوئی کے لئے جو کچھ بھی تم خرچ کروگے اس پر تمہیں اجر ملے گا حتی کہ اس لقمہ پر بھی جو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالوگے۔

گویا پوری زندگی، زندگی بخشنے والے کی خوشنودی میں بسر ہو، اسی کی عبادت کی جائے، جس نے سب کچھ عطا کیا ہے، اسی کی بندگی کی جائے جس کی کرم فرمائیوں کی حد نہیں، اسی سے خوف کھایا جائے جس کی ناراضگی سے کوئی پناہ نہیں ہے، اسی سے مانگا جائے جو دے کر خوش ہوتا ہے، جس کے خزانے میں کوئی کمی نہیں ہے، اسی سے اپنے گناہوں کی معافی مانگی جائے جو غفور رحیم ہے۔

یہ بات ذہن نشین رہنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے جس عبات وبندگی کے لئے انسان کو پیدا کیا ہے جس کا اس سے مطالبہ ہے اللہ تعالیٰ کو اس کی ضرورت نہیں ہے، وہ ہر چیز سے بے نیاز ہے (اَللّٰهُ الصَّمَدُ) وہ کسی کا محتاج نہیں، سب اس کے محتاج ہیں۔

یٰاَیُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ اِلَی اللّٰهِ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ (الفاطر:۱۵)

وہ ایسا مالک نہیں ہے جو اپنے غلاموں سے کہے میرے لئے کما کر لاؤ، یا میرے لئے کھانا لاکر رکھو، اللہ کی ذات ان تخیلات سے پاک وبرتر ہے، وہ ان سے اپنے لئے روزی کیا طلب کرتا وہ تو خود ان کو اپنے پاس سے روزی پہنچاتا ہے، بندگی وعبادت کا حکم تو صرف اس لئے دیا گیا ہے کہ بندہ اس کی شہنشاہیت، عظمت وکبریائی کا قولاً وفعلاً اعتراف کرکے اس کے خصوصی الطاف واحسانات کا مستحق بن جائے۔

(بہ شکریہ ماہنامہ الرشاد، اعظم گڑھ)

TILISMATI DUNIYA
(MONTHLY)
ABULMALI,DEOBAND-247554

ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند

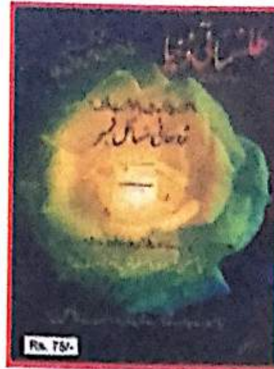
R.N.I.66796/92
RNP/SHN/61
2009-11



Rs.100/=



Rs.75/=

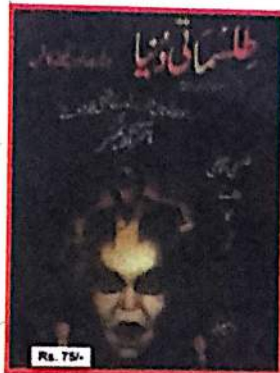


Rs.75/=

ماہنامہ طلسماتی دنیا
کے
خصوصی نمبرات



Rs.60/=



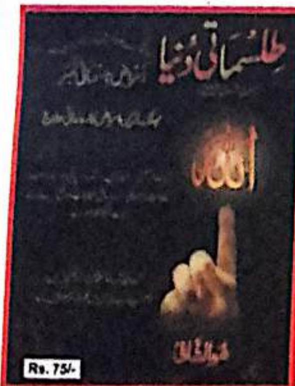
Rs.75/=



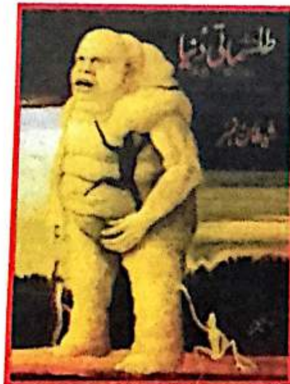
Rs.100/=



Rs.50/=



Rs.75/=



Rs.60/=



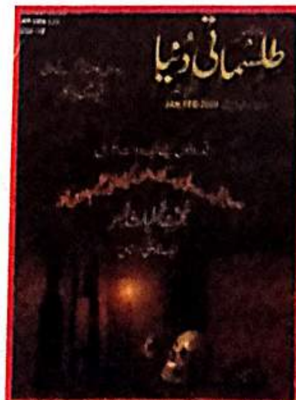
Rs.75/=



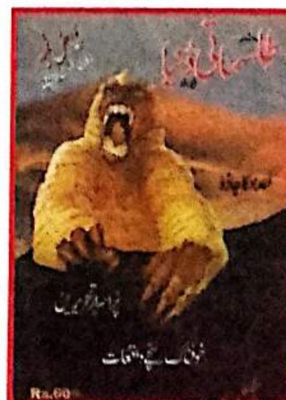
Rs.60/=



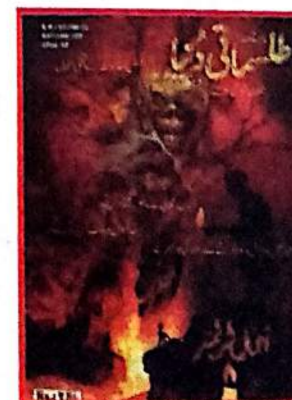
Rs.75/=



Rs.75/=



Rs.60/=



Rs.75/=

DANISH AAMRI 09997247030